

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ
مباحثات

بروز بدھ مورخہ یکم جولائی 1998
(بمطابق 6 ربیع الاول 1419 ہجری)

شمارہ 13

جلد 11



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

1

1 - تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

10

2 - نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز بدھ مورخہ یکم جولائی 1998ء بمطابق
6 ربیع الاول 1419ھ صبح دس بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، ہدایت اللہ چیمکنی مسند صدارت پر مستکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَ
يَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ - لَيْلًا يَغْلَمُ أَهْلَ الْكِتَابِ
أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ
دُوًّا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ - صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ -

(ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لاؤ۔ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ نور بخشنے گا جس کی
روشنی میں تم چلو گے اور تمہارے قصور معاف کر دے گا۔ اللہ بڑا معاف کرنے والا اور
مہربان ہے۔ (تم کو یہ روش اختیار کرنی چاہئے) تاکہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے کہ اللہ
کے فضل پر ان کا کوئی اجارہ نہیں ہے اور یہ کہ اللہ کا فضل اس کے اپنے ہی ہاتھ میں
ہے۔ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور وہ بڑے فضل والا ہے۔

حاجی محمد عدیل، جناب سیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں مختصراً ایک پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بے شک جس مسئلے کی طرف میں حکومت کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اگر بعد میں -----

جناب سیکر، حاجی صاحب! ایک منٹ، یہ دس بجکر پچیس منٹ ہے۔ جی، ٹھیک ہے؟

حاجی محمد عدیل، حکومت کی جانب سے بے شک ٹی بریک کے بعد وضاحت آ جائے، کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ Questions' Hour کا وقت ضائع ہو۔ جناب سیکر! ہمارے یہ واٹ پیپر میں صفحہ نمبر 64 پر صفحہ 63 اور صفحہ 61 پر فارن کرنسی Loans کا ذکر ہے۔ اس میں Page 64 پر صرف مارک اپ 154.240 ملین ہے اور Principal Amount کی Payment جو اس سال ہے، وہ 238.884 ملین ہے۔ اس کے علاوہ صفحہ 63 پر Consortium loans وغیرہ جو ہیں، مختلف ہیں۔ ان میں ایک ہے 8163.826 ملین روپے، دوسرا Loan ہے صفحہ 61 پر 4705.796 ملین روپے۔ جناب سیکر! ان میں جب ورکنگ جو کی گئی ہے، وہ صفحہ 63 پر اگر دکھیں گے فنانس منسٹر تو وہ 40.70 rupees per dollar کے حساب سے کی گئی ہے۔ جناب سیکر! کل مارکیٹ میں ڈالر کا ریٹ 55 روپے تک پہنچ گیا تھا بلکہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز نے کہا کہ چونکہ عوام کا جکوبنت پر اعتماد ختم ہو گیا ہے، اسلئے ڈالر کی قیمت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ جناب سیکر! میں چاہتا ہوں کہ فنانس منسٹر ایک پالیسی بیان دیں کہ اب چونکہ وزیر اعظم صاحب نے بھی کل فرما دیا ہے کہ جی وہ فارن کرنسی اکاؤنٹس پر پابندی ختم کی گئی ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ لوگ پیسے نکال سکتے ہیں۔ پیسے نکالیں گے تو وہ چھبالیس روپے کے حساب سے نکالیں گے کہ پچپن روپے کے حساب سے نکالیں گے؟ وہ الگ مسئلہ ہے لیکن پراونشل گورنمنٹ میں جو Short-coming پیدا ہو رہی ہے۔ اس پر ابھی وہ کیسے کرے گی، اس مسئلے کا کیا حل ہے؟ میں صرف یہی چاہتا ہوں کہ اگر ٹی بریک

کے بعد وزیر خزانہ ہمیں بتائیں کہ یہ صوبہ۔ یعنی وہ یہ کہہ دیں گے کہ یہ جی مرکز کا مسئلہ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ یہ Liability صوبے کے ذمے اس وائٹ پیپر کے حساب سے چالیں روپے ستر پیسے ہے۔ اب چالیں روپے ستر پیسے کے حساب سے ہے جبکہ آئینشل چھیلیس روپے ہے اور مارکیٹ میں ریٹ پیچین روپے ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں آئینشل ریٹ اور بلیک ریٹ یا مارکیٹ ریٹ میں نو روپے کا فرق آج تک نہیں ہوا ہے۔ یہ پہلی مرتبہ پاکستان کی پچاس سالہ تاریخ میں ہوا ہے۔ ایک روپے کا فرق ہوتا ہے، ڈیڑھ روپے کا فرق ہوتا ہے، دو یا چار کا فرق ہوتا ہے۔ پہلی مرتبہ پاکستان میں یہ ہوا ہے اور جو کل اگر آپ نے بی بی سی سنا ہو یا آج کے اخبارات پڑھے ہیں تو وہ کہہ رہے ہیں کہ

"Pakistan is on the verge of financial bankruptcy". Thank

you very much.

جناب یوسف ایوب خان (وزیر تجارت): سیکر صاحب! حاجی صاحب جو بات کر رہے ہیں، کتنا فرق آ رہا ہے Between official rate and black market rate تو امرجنسی لگی ہوئی ہے۔ Transaction فارن کرنسی میں سرکاری سطح پر تو ہو ہی نہیں رہی ہے جی، تو Naturally ایسی امرجنسی پاکستان میں پہلے شاید لگی ہوئی ہو، ہماری یاد میں تو نہیں ہے لیکن امرجنسی کی وجہ سے گورنمنٹ لیول کی تو کوئی Transactions ہو ہی نہیں رہی ہیں۔

جناب فرید خان طوفان: زہ خو یوسف ایوب صاحب او حاجی صاحب چہ کومہ نکتہ اوچتہ کرے دہ، د دے پہ Technicalities کنے نہ خم۔ یوہ ضروری خبرہ چہ یوسف ایوب صاحب اوکرہ چہ پہ ملک کنیں ایمرجنسی دہ، دا د ایمرجنسی لگولو بنیاد چہ کوم وو، ہغہ د فارن کرنسی اکاؤنٹس وو، چہ ہغہ نے Freeze کرل۔ اوس پرائم منسٹر صاحب مہربانی اوکرہ او

ہفہ Freeze نے ختم کرو او ہفہ پابندی نے ختمہ کرہ، بحال نے کرل۔ نوزہ
 دا وایم چہ کہ حکومت، زمونر د دے صوبے حکومت د نورو صوبو نہ
 مخکنے شی۔ د دے ایمرجنسی بنیاد چہ کوم وو پہ دے ملک کنس، ہفہ
 صرف دا وو چہ خلق بہر تہ کومے پیسے لیری، ہفہ تکلیف بہ راخی۔
 اقتصادی بحران دے۔ د ہفے د پارہ نے ایمرجنسی لگولے وہ او دا فارن
 کرنسی اکاؤنٹ نے Freeze کرے وو۔ اوس پروں پرائم منسٹر مہربانی
 اوکرہ، ہفہ نے بحال کرل نو د ایمرجنسی لگولو بنیاد ختم شو۔ نو داسے
 ولے نہ وانی چہ زمونر صوبائی حکومت، پرائم منسٹر صاحب تہ دا
 Proposal ورکری، سفارش اوکری چہ دا ایمرجنسی چہ کومہ دہ، د دے
 اوس دساتلو بنیاد پاتے نہ شو نو دا دختہ کرے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سپیکر! آئریبل منسٹر نے یہ کہا کہ ایمرجنسی — جناب
 سپیکر، پاکستان میں فنانشل ایمرجنسی نہیں لگائی ہے۔ پہلے بات تو یہ ہے، یہ غلط ہے، کوئی
 کہے کہ فنانشل ایمرجنسی، اور میں تو فنانش کی بات کر رہا ہوں۔ دوسرا یہ ہے کہ اگر
 آئینشل ریٹ بھی دیں تو چھ روپے کا فرق ہے۔ چالیس روپے ستر پیسے آپ کے وائٹ
 پیپر میں اس کے آنے ہیں جبکہ آئینشل ریٹ چھیالیس روپے ہے۔ جناب، میں تو یہ جاننا
 چاہتا ہوں کہ پراونشل گورنمنٹ اس فرق کو کیسے کم کرے گی؟ اس کیلئے کیا کوئی ایکٹ
 ایڈ اسے ملے گی؟ کیا وہ کوئی فالو کوئی ٹیکس ٹیکس لگائے گی؟
 This is my point. Thank you.

ارباب محمد ایوب جان: سپیکر صاحب! دیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب!
 خنگہ منسٹر صاحب چہ اوونیل چہ ستیت بنک پہ والر کنسے Dealing نہ
 کوی۔ ستاسو پہ نوٹس کنسے بہ دا خبرہ راغلی وی۔ تھیک دہ چہ کوم

پاکستانی سٹیزن دی یا دے ملک مونږ خلق يو که د چا فارن اکاؤنٽس وو، هغه Freeze شو خو جناب سپيڪر صاحب، په دپلوميٽس، ايمبيسيز او هغه ڪمپنيانے چه کوم د بهر ملڪونو نه دلته لگيا دي بزنس کوي، سٽيٽ بنڪ د هغوي سره په دالر ڪنڊے Dealing کوي او د هغوي مختلف ريٽس دي۔ زه به ستاسو په وساطت جناب سپيڪر صاحب، يوسف ايوب صاحب ته دا او وائيم چه پکارده چه لږ غوندے دوي تياري کوي او هافس ته راخي۔ دلته پاڪستان ڪنڊے دوه صورت حال دي۔ فارن ايڪسچينج Dealing کوي جي، فارن اکاؤنٽس چه کوم دي، يو فارن ايڪسچينج ما ستاسو په خدمت ڪنڊے عرض او ڪرو چه د پاڪستاني خلقو هغه نڙے منجمد ڪرو جي، دويم دا وو چه کوم Foreign investors دلته راڱلے دي او کوم Diplomates دي او کوم لگيا دي په دے سفارتخانو ڪنڊے، نو د هغوي د پاره د نن نه يو دوه ورځے، درے ورځے مخڪنڊے د سٽيٽ بنڪ ريٽ چه وو، هغه Forty-two وو۔ ڪله چه زمونږ د خپلو خلقو د پاره، د بعضے خلقو بچي به سبق وائي، بعضے خلق به د علاج د پاره بهرتلے وي، نو د هغوي ريٽ Fifty-two او Fifty، زما په خيال نن حاجي عديل صاحب ته به پته وي چه Fifty-two, fifty-five به وي، نو د هغوي سره خو رعايت لگيا دے ڪيري۔ دا بالڪل Confirm ده۔ زه On the floor of the House دا خبره کوم جناب سپيڪر صاحب، چه سٽيٽ بنڪ لگيا د هغوي سره مختلف رويه کوي او د خپل بتاريانو سره۔۔ دا پورس هاتهيان دي جي نو په خپل فوج باندے او په خپلو خلقو او په عوامو باندے راخي او دا به دل ول ڪري۔ هغوي د پاره بياليس روپے ريٽ اينڊے دے او زمونږ د پاره نڙے پچين روپے ريٽ اينڊے دے تھينڪ يو، سر۔

جناب عبدالسبحان خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالسبحان خان: سپیکر صاحب! زما Privilege motion دے جی۔ دا فرنٹیئر پوسٹ ڈانگریزی اخبار 15 جون، باندے جی۔

جناب سپیکر: Privilege motion دے؟

جناب عبدالسبحان خان: پہ پوائنٹ آف آرڈر کنے Privilege motion دے۔

جناب سپیکر: دا خو Questions' Hour دے جی، Questions' Hour دے۔

جناب عبدالسبحان خان: ما اووے کہ تاسو د رول 53, 54 لاندے اجازت راکر پی

جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ Questions' Hour کنے یوشے ہم نشی کیدے جی۔

جناب عبدالسبحان خان: نو دا بیا د راشی کنہ جی۔ زما گزارش دا وو چہ زہ نے

تاسو تہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: د هغه نه روستو بیا دغه اوکری۔ پہ Questions' Hour کنے

خو تاسو اوس دا پوائنٹ آف آرڈر چہ کوئی جی کنہ نو دا ہم ما جی تاسو تہ

مخکنے وارننگ درکرو چہ دس بجکر پچیس منٹ دی، گیارہ بجکر پچیس

شی نو زہ بہ درنہ Questions' Hour withdraw کوم۔ هغه خو تاسو خپله

خبرہ کوئی، Privilege motion can't be entertained at this stage. د هغه

نه پس داخل نے کری، بیا نے اوکری۔ مسٹر نیک عمل خان!

جناب نیک عمل خان: دا خو جی د کرنسی خبرے کوئی، زہ خو جی د گرمی

خبرہ کوم۔ د گرمی خبرہ کوم چہ جی گرمی نن سبا دیرہ زیاتہ شوے ده۔۔۔

جناب سپیکر: د گرمی خبرہ؟

جناب نیک عمل خان: او جی، نن سبا گرمی دیرہ زیاتہ شوے دہ۔

جناب سپیکر: پہ ہفتے کنبے بہ زہ ہم مخکنیے یوہ خبرہ اوکرم۔ د گرمی بارہ کنبے یو ریکویسٹ تاسو تہ کوم جی۔ تاسو نن اخبارونہ اوگورنی مہربانی اوکری۔ پہ اخبارونو کنبے نے لیکلے دی چہ غوک پکنے اودہ ناست دی "اونگتھے ہیں" او بل نے پکنے داسے لیکلے دی چہ غوبڑ تہ نے موبائل نیولے وی، پہ ہفتے باندے خبرے کوی او بل نے پکنے داسے لیکلے دی چہ اخبارونہ تاسو ناست نے گورنی، غوک فلانے اخبار گوری۔ نو لڑہ مہربانی اوکری جی۔ دا خو بالکل د رولز کھلم کھلا مخالفت دے چہ تاسو نے کوئی۔ نوزہ بہ ستاسو نہ دا توقع لرم کہ چا لہ لڑ خوب ورشی، انسان دے، دیر کمزورے دے نو ہفتہ د لڑ بہر اوخی، ہلتہ غسل خانے درتہ فرست کلاس مونڑ جوڑے کرے دی، مخ لاس اوینختی او بیا راشنی او یا لارشی کورتہ، اودہ شتی، خیر دے خو داسے لڑہ مہربانی اوکری، د ہاؤس لڑ غوندے تقدس اوساتی او پہ دے کنبی لڑ Co-operation راسرہ اوکری۔ جی!

جناب نجم الدین: پوائنٹ آف آرڈر۔ سر! زہ یو درخواست کوم جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آن کریں جی۔

جناب نجم الدین: سر! زہ لڑ درخواست کوم۔۔۔۔

حاجی محمد عدیل: وہ اونگہ رہے ہیں، جو اخبار پڑھ رہے تھے اور جو سو رہے تھے، ان تینوں کے فوٹو آئے ہیں اخبار میں۔ آپ سب اسمبلی کو تو۔ ہم تو جاگ رہے تھے۔

جناب سپیکر: میں خاص کسی کو پوائنٹ آفٹ نہیں کر رہا ہوں۔ میں تو General آپ

سے عرض کر رہا ہوں کہ یہ ذرا Please check this habit

جناب نیک عمل خان: جناب سپیکر صاحب! یوہ ضروری خبرہ ده۔ پہ سوات رانیزی کنہے پہ بخیلہ، تھانہ او الہ دھند دھیری کنہے بہ چھتیانے جی د گرمی پہ جولائی کنہے وے، اوس ہغہ چھتیانے نے جی پہ اگست کنہے کرے دی۔ ہلتہ خلق لکیا دی جلوسونہ اوباسی او لکیا دی نورخرابے پیدا کوی، نو مہربانی د اوکرے شی چہ د اگست دا چھتیانے د ورلہ پہ جولائی کنہے کری او د پنخلسو ورخو پہ خانے د ورلہ میاشت ورکری۔ بلہ لویہ خبرہ دا ده چہ ملاکنڈ ایجنسی بجلی پیدا کوی، پہ درگنی کنہے مونہہ بجلی پیدا کوف او د تولو نہ زیات لوڈ شیدنک پہ مونہہ کیری او د تولو نہ زیاتہ گرمی ہلتہ ده۔ مہربانی د اوکرے شی دا لوڈ شیدنک د کم کرے شی او دغہ داوشی۔

جناب سپیکر: جی، نجم الدین خان!

جناب نجم الدین: سر! زما یو درخواست دے، حاجی صاحب تہ مے درخواست دے، تاسو تہ مے درخواست دے، فرید طوفان تہ مے درخواست دے، مونہہ قوم رالیزلے یو، زمونہ جی تقریباً شپہر میاشتے اوشے چہ Assembly Questions مو دی، تاسو زمونہ تائم راواخلی دا پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے ختم شی۔ مونہہ ہغہ خپلو خلقو لہ غہ جواب ورکرو؟ یا خو مونہہ تہ اووایی چہ دے اسمبلی تہ مہ راحی چہ مونہہ بہر اوخو او بہر کینو۔ او کہ نہ وی نو قسم پہ خدانے زمونہ تائم پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے تیر شی۔ د دے د پارہ خان لہ تائم مقرر کری، خان لہ خبرے اوکری۔ زما دے تولو رونرو تہ دا Request دے او دا مے درخواست دے چہ کم از کم مونہہ جی خپل قوم رالیزلی یو چہ د ہغوی مسئلے بہ پہ دے اسمبلی کنہے اوچھپرو او ہغے تہ مونہہ غوک نہ پرییدی جی۔

جناب سپيڪر: ترڻو پورے ڇه زما تعلق دے، ما خو خپل پوزيشن هم په هغه ساعت ڇه په پوائنٽ آف آرڊر ستاسو يو آئريبل ممبر پاسيدو نو ما ورته اووے ڇه ٻانم هغه دے؟ 10:25 ۾ ورته اووے۔ مطلب ۽ هم دا وو ڇه قانوني ديوے گهنٽه نه سوازه يو سيکنڊ هم اخوا ديخوا نشم تله او هڻگه ڇه ما وقتاً فوقتاً عرض ڪرے دے ڇه زه به Strictly د قانون مطابق خم، باقي ستاسو خپله خوبه ده۔

جناب منظور خان جدون: زه سپيڪر صاحب، يو Request به كوم۔ Questions خو زمونڙه دي، زه Request كوم ڇه حاجي عدليل ته تاسو په روزانه سيشن ڪنن جي آدها گهنٽه ورڪوئي ڇه خپله، د حلقے او د پاڪستان په سطح مسئله ڇه كوم دي، دے او چتوي۔

جناب سپيڪر: زه خو ستاسو په حساب پوهه نه شوم۔ ڪله خو وائين ڇه دا سٽ ورله دلته ورڪوئي، ڪله ورته وائين ڇه نيمه گهنٽه، آخر حاجي عدليل صاحب پسه تاسو و له داسه لڙيدله يئ؟

وزير مال: خير دے جي د هاف ٽانم نه پس ورله ورڪوئي خڪه ڇه بيا په گياره ڪسانو ڪنن۔۔۔۔

جناب سپيڪر: مسٽر محمد طاؤس خان۔ جي!

جناب عبدالسبحان خان: د سٽ نه هم تاسو د قلندڙ مؤمنڊ هغه شعر جو رکرو

ستا دراتلو د خواني مرگ اقرار په طمع طمع

لاڙه خواني په تيريدو شوه ته به ڪله راخه

Mr. Speaker: Honourable Muhammad Taus Khan, MPA, to please ask his Question No. 479. Muhammad Taus Khan, MPA. Lapsed.

Honourable Ghafoor Khan Jadoon, MPA, to please ask his
Question No. 493

* 493 جناب غفور خان جدون: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں

گے کہ۔

(ا) صوابی۔ جاگلیرہ سڑک کی تعمیر کیلئے ٹینڈر کن کن اخبارات میں مشتہر کیا گیا تھا،
(ب) جن ٹھیکداروں نے سڑک کی تعمیر میں حصہ لیا تھا، انکے ناموں کی تفصیل فراہم کی
جانے،

(ج) مذکورہ سڑک پر تاحال کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، فی کلومیٹر کے حساب سے اخراجات
کی تفصیل فراہم کی جانے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر تعمیرات و مواصلات): (ا) حکومت کی پالیسی کے مطابق
تمام سرکاری اشتہارات ڈائریکٹر انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کو بھیجے جاتے ہیں۔ ڈائریکٹر اطلاعات
منظور شدہ قواعد کے تحت مختلف اخبارات کو اشتہار شائع کرنے کیلئے دے دیتے ہیں۔

راخبار کے تراشے منسلک ہیں۔)

(ب) (1) محمد خیل کنسٹرکشن کمپنی،

(2) سیمکون پرائیویٹ لمیٹڈ،

(3) خان میر حسن پرائیویٹ لمیٹڈ،

(4) محمد اسحاق خٹک پرائیویٹ لمیٹڈ،

(5) شیئر کنسٹرکشن کمپنی،

(6) نصر اللہ خان، انعام اللہ خان اینڈ کمپنی۔

(ج) مذکورہ سڑک پر اب تک 33 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں جو کہ فی کلومیٹر 4.700

ملین روپے بنتا ہے۔

جناب غفور خان جدون، سپیکر صاحب! دے کنبے بہ زہ صرف دا عرض اوکرمہ جی چہ زہ د چیف منسٹر صاحب، د صوبائی وزیر، سیکریٹری سی اینڈ ڈبلیو او د ہفہ د سٹاف ڈیر زیات مشکور او ممنون یم جی چہ د پاکستان پہ تاریخ کنبے پہ رومی خل دا واقعہ دے کنبے راغلہ چہ صوابی جہانگیرہ روڈ کنبے پچاسی لاکھ روپے کنسلٹنٹ جرمانہ شو او د ہفہ نہ پچاسی لاکھ روپے پہ دے سرک کنبے دوی وصول کرے او د چیف منسٹر صاحب او د منسٹر صاحب پہ خصوصی ہدایت باندے پچاسی لاکھ روپی د NESPAK نہ وصول کری دی او ہلتہ نہ لے کرے دی او دا فیصلہ نہ کرے دہ چہ دے اگست پورے یو کروڑ، ستر لاکھ روپی یو Payment ورتہ او شو او اسی لاکھ روپی نے ورتہ دوبارہ ورکے۔ چہ د ہر خانے نہ چیف منسٹر صاحب او صوبائی وزیر او د سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ ورلہ پیدا کرے، خو زمونر دا یقین دے انشاء اللہ تعالیٰ چہ 30 اگست 1998 پورے د صوابی۔ جہانگیرہ روڈ چہ کلومیٹر تکرہ چہ کومہ دہ، دا بہ Complete شی او یقین دا دے چہ انشاء اللہ تعالیٰ د صوابی نہ تر جہانگیری پورے پہ Surfacing کنبے بہ نہ ہم اچوی۔ پہ دے کال کنبے بہ نے اچوی جی۔ صوابی سرہ چہ خنگہ د چیف منسٹر صاحب ہمدردی دہ، ہم ہفہ صوابی۔ مردان روڈ دے۔ د ہفہ د پارہ ہم Full پیسے دی۔ یو یقین دا دے چہ جنوری 1999 پورے ہفہ تکرہ د صوابی۔ مردان روڈ بہ Complete شی۔ مونر د دوی ڈیر زیات مشکور او ممنون یو، یقین لرو چہ خنگہ صوابی سرہ د دوی دا مینہ دہ، دغہ شان پیورہائی لیول کینال د افتتاح پہ موقع باندے ہم چیف منسٹر

صاحب ونيلے وو۔ هغه له دوباره بيا صوابي ته راغے، بيا ئے هم هدايت جاري ڪرو او درے خله ئے پخپله د صوابي۔ جهانگيره روڊ دوره اوکړه۔ نوزه د دے جواب نه مطمئن يمہ او حما يقين دا دے چه انشاء اللہ تعالیٰ 30 اگست 1998 پورے دا چه کلو ميٽر توتہ به Complete شي۔ شکر يه۔

جناب سپيکر؛ شير زمان شير مخکنے پاسيدلے دے سپليمينٽري جي۔
جناب عبدالسبحان خان؛ سپيمينٽري، سر۔

جناب شير زمان شير؛ غفور جدون صاحب خود صوابي۔ جهانگيره روڊ متعلق خبره اوکړه خو زما به ستاسو په ذريعه منسٽر صاحب ته دا خواست وي چه د دے اجلاس د ختميدو نه بعد د دے يو Visit د صوابي۔ جهانگيره روڊ اوکړي او د هغه هغه کار چه کوم روان دے، نو چه هغه اوگوري۔ ستاسو په وساطت باندے دا خواست کومه جي۔۔۔۔

جناب عبدالسبحان خان؛ سپيمينٽري، سر۔۔۔۔

جناب شير زمان شير؛ او دمردان۔ صوابي روڊ هم جي۔

جناب عاشق رضا سواتي؛ جناب سپيکر صاحب! د دے موقعے نه به فائده واخلم جي۔ چونکه د روڊونو خبره کيڙي، نن په 'اوصاف' اخبار کښے زما په حلقه کښے يو روڊ دے 'بغه دوره اچھريان روڊ'، ايک کروږ، بيس لاکھ په هغه لنگي جي او هغه کار شروع دے ليکن اخبار کښي۔۔۔۔

جناب سپيکر؛ دا سپليمينٽري دے زور وره؟

جناب عاشق رضا سواتي؛ اخبار کښے هغوي ليکله دي چه دا ناقص کارکردگي ده او تهه کيدار ئے صحيح کار نه کوي۔ نو ستاسو په وساطت وزير صاحب ته به او وایمه چه په دے د ايکشن واخلي جي او دا دومره پيسے چه په دے

خرچ کی پوری نوری روڈ صحیح جو رشی۔

جناب سید احمد خان، سر! میں وزیر موصوف صاحب سے درخواست کروں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر، سلیمنٹری اسی پر ہے جی؟

جناب سید احمد خان، سلیمنٹری 'جی'۔ Supplementary question ہے جی، یہ بڑا

Important question میرا ہے جی۔ پترال کو سال بھر صوبے کے دوسرے علاقوں

کے ساتھ منسلک کرنے، پترال کو درپیش آمد و رفت کی مشکلات کو حل کرنے کیلئے عالمی

روڈ لواری۔۔۔۔

جناب سپیکر، یہ آپ کیا فرما رہے ہیں جی؟ 'What are you reading?'

جناب سید احمد خان، سر! ضمنی Question ہے جی۔ میں اس پر آتا ہوں ناں، تھوڑا

ٹائم ہمیں بھی دیدیں۔

جناب سپیکر، تو سلیمنٹری Question آپ نے کرنا ہے، آپ تو کچھ پڑھ رہے ہیں۔

جناب سید احمد خان، سلیمنٹری ہے سر۔ یہ بڑا Important ہے۔ تو میں جاتا ہوں سر۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، زماہم Supplementary question دے جی۔

جناب سید احمد خان، لوری ٹنل تعمیر کرنے کا پروگرام تھا، سکیم کی منظوری محکمہ منصوبہ

بندی دے دی تھی۔ کنیڈا کی ایک کمپنی نے مذکورہ سکیم کو قابل عمل قرار دے کر۔۔۔۔

حاجی بہادر خان، حاجی زونز کونسلر دی، دا خرابی پی۔

جناب سید احمد خان، یہ ایک ضمنی کونسلر ہے جی۔ ٹھیکہ دینے پر راضی بھی ہوا تھا لیکن

اس وقت کے محکمہ تعمیرات۔۔۔۔

جناب سپیکر، یہ آپ کا سوال پھر کسی وقت آجائگا۔ This is not supplementary.

Please take your seat. جناب! فرید خان! لڙ يو منٽ، دوتی تاسو نه مخکښن.

پاسيدلے وو، دوتی پسه تاسو اوکړئ۔ جی، ستاسو سپلیمنټری ده جی؟

جناب عبدالسبحان خان، سپلیمنټری ده۔ جناب، څنگه چه غفور خان جدون

صاحب گزارش اوکړو جی، زما هم دغه سره چه کوم مردان۔ صوابی رود

دے جی، چیف منسټر صاحب نے Visit کړے دے۔ دا د پینځو شپږو کالو نه

وران سرک پروت وو، کار پرے د نور کله نه تیز شوے دے خو بیا هم سی

اینډ ډبلیو منسټر صاحب ته ریکویسټ کومه چه څنگه بشیر زمان شیر

صاحب او وئیل چه دوتی Visit اوکړی او دا کار لږ نور هم تیز شی، سر۔

جناب سپیکر، جی!

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! زما خو واقعی چه ضمنی سوال

دے او زه تاسو ته بیا بیا وایمه چه واقعی چه زما ضمنی سوال دے۔ دا سوال چه

کوم غفور جدون صاحب کړے دے، ډیر اهم سوال دے او دا د صوابی د پاره

ډیره بنیادی مسئله ده۔ خو غفور جدون صاحب ته جی دا ټول تفصیل معلوم

دے او غفور جدون صاحب هغه ممبر دے چه هغه دے هاقس کښے د ټولو نه

تجربه کار سرے دے۔ دے په سوال او په ضمنی سوال او یا د ضمنی سوال نه

علاوه په پوائنټ آف آرډر باندے د خپل حکومت د کارگزاری تعریف کولے

شی خو دا سوال چه دے، دے کښے نه مونږ سکور جوړوو، نه دوتی سکور ته

پریردو۔ زه دا سوال کول غواړمه جناب سپیکر صاحب، دے چیف منسټر

صاحب، چه کله مونږ په حکومت کښے وو، زه ورسره، مونږ visit کړے

دے دے جهانگیره۔ صوابی رود۔ دا مونږ چه کوم Visit کړے دے، دا به چرته

په دسمبر کښے وو، زه سوال کوم د وزیر صاحب نه خکه چه زما رور غفور

جدون صاحب سوال او نه ڪرو، د سوال جواب نه اوڪرو او په هغه سوال جواب ڪڻي نه د حڪومت د ڊيفنس او د خپلو خلقو د محرومي ذڪر او نه ڪرو خڪه زه مجبور شوم په دے چه زه سوال اوڪرمه چه وزير صاحب د مونږ ته اوبڻائي چه په هغه Visit ڪڻي چيف منسٽر صاحب هلته ڪڻي خلق هم Suspend ڪرل او دا وه چه ڪار بالڪل ولاړ وو او اعلان نه اوڪرو چه په دے د ڪار فوراً شروع شي او چه ڪار شروع شي او بيا د ما له پراگرس رپورٽ راڪري۔ زه په دے سلسله ڪڻي دا سوال کومه چه جناب وزير صاحب د مونږ ته اوبڻائي چه دا جهانگيره۔ صوابي روڊ غو ڪلوميٽره جوڙ شوے دے چه اوس په اگست ڪڻي به دا مڪمل ڪيري لکه څنگه چه غفور جدون صاحب د صوابي خلقو ته دا تسلي ورکوي؟ که دا خبره وي واقعي نو مونږ ترے هم مشڪور يو، تسكين به پرے اوڪرو۔ خو دا د راتہ اوبڻائي چه آيا دا ممکن ده چه صوابي۔ جهانگيره روڊ چه کوم دے، چه چيف منسٽر صاحب آرڊر يو خل اوڪرو، ڪار پرے روان نه شو بيا هغوي Visit اوڪرو چه ڪله زمونږ او د دوتی حڪومت مات شول، بيا نه يو آرڊر اوڪرو چه په دے ڪار د روان شي بيا پرے ڪار نه دے روان۔ اوس د زمونږ، د هاقس تسلي اوڪري چه د صوابي خلق کوم مشڪلاتو سره دوچار دي چه وزير صاحب مونږ ته دا اوبڻائي چه غومره روڊ پاتے دے او په اگست ڪڻي آيا دا ممکن ده يا په ستمبر ڪڻي دا ممکن ده چه دا روڊ Complete شي؟

جناب سليم خان ايڏوڪيٽ، زه سپيڪر صاحب، يوه خبره په دے کوم۔ جدون

صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر، يو منت جی، دا غلام نبي خان مخڪڻي پاسيدلے وو جی۔ دوتی

پسے ستاسو نمبر دے۔

سردار غلام نبی، سپیکر صاحب! یہ جو جواب موصول ہوا ہے جی، یہ غلط ہے۔ سوال یہ ہے کہ "صوابی۔ جہانگیرہ سڑک کی تعمیر کیلئے ٹینڈر کن کن اخراجات میں مشتر کیا گیا تھا؟" جواب جو لکھا گیا ہے، وہ مشرق میں ہے، وہ صرف Pre-qualification کیلئے ہے، ٹینڈر کیلئے تو وہ اشتہار ہی نہیں ہے۔ جواب بھی غلط ہے جی۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، اس سڑک پہ بہت سے Questions ہیں۔ سب سے بڑا Question تو یہ ہے کہ اس میں بڑی Delay ہوئی ہے۔ پچھلے سال بڑی مشکل سے چیف منسٹر صاحب کی Repeatedly intervention سے یہ کام دوبارہ شروع ہوا ہے جی۔ اب یہ سینتالیس لاکھ فی کلومیٹر اس کی Cost آ رہی ہے Which is too much۔ یہ کہیں 1994 میں اس کے ٹینڈر ہونے تھے جی تو 1994 کے لحاظ سے یقیناً یہ Cost بہت زیادہ ہے جی اور اس کے علاوہ اس پر ایک اور Question یہ ہے کہ یہ Over-designed ہے۔ یہ Over-designed کس نے کیا ہے؟ اگر صرف Pavement over-designed ہے تو پھر تو ہو سکتا ہے کہ یہ Pavement بیس سال کیلئے ڈیزائن ہوتی ہے ٹریٹنگ پروجیکشن کے حساب سے۔ تو چلو اگر Over-designed ہے تو یہ تیس سال کیلئے ہو جائے گی، پچیس سال کیلئے چلی جانے گی لیکن اس میں ہماری رپورٹ پہ ہے جی کہ Cross drainage اور اس کی Structure پر بڑی Over cost آئی ہے، ایک بات یہ ہے جی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں NESPAK سے Recovery ہوتی ہے جی۔ نیشنل وائلے شور شرابہ مچا رہے ہیں کہ یہ Over design تو ہم نے نہیں کیا، یہ تو گورنمنٹ نے خود کیا ہے اور اس کا Burden ہم پر آیا ہوا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں، اس سے پہلے بھی شاید گورنمنٹ لیول پہ کوئی انکوائریاں کی ہوں لیکن اس ہاؤس لیول پر بھی اس سڑک کے بارے میں ضرور انکوائری ہونی چاہئے کہ یہ Over-design کیوں ہے، اس کی Cost کیوں زیادہ

ہے، یہ کیوں Delay ہوتی ہے؟ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہ ٹرہڑی اور اپوزیشن — یہ تو قوم کا مسئلہ ہے۔ اس میں تو ایسی بات نہیں ہے جی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یا تو سٹینڈنگ کمیٹی سی اینڈ ڈبلیو اس سلسلے میں انکوائری کرے جی اور یا اس کیلئے سپیشل کمیٹی کوئی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر، جی ہمایون خان، ہغوی مخکنیں پاسیدلے دی۔ پہ نمبر، نمبر۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، سپیکر صاحب! زہ دہتولو نہ مخکنیں پاسیدلے یم۔

جناب سپیکر، نہ جی، ہغوی دیر مخکنیں تاسو نہ پاسیدلے دی۔ زہ خو یو یو تہ

گورمہ۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، جناب سپیکر صاحب! میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اگر وزیر صاحب ایک کمیٹی بناتے ہیں یا اپنی سروے کراتے ہیں تو صوبے میں کئی ایسی سڑکیں ہیں جو کہ Complete ہوتی ہیں اور صرف تین چار کلومیٹر کی وجہ سے رہ گئی ہیں اور بڑی پاپولیشن اس کی وجہ سے Suffer ہو رہی ہے۔ اس طرح ایک روڈ ہے ہماری 'عمر آڈہ ٹو کی تا تو زنی روڈ' بینتیس کلومیٹر ہے، صرف تین چار کلومیٹر ان سے رہ گئی ہے۔ اسی طرح اور بھی ہوں گی اور تیسری بات جو انہوں نے جمانگیرہ اور صوابی کی بارے میں کی جی، تو میرا Personal experience یہ ہے نیسپاک کے بارے میں کہ جی روڈز میں بالکل صفر ہے۔

They are very good in structure, I can tell you, واٹر میں بڑے اچھے ہیں مگر روڈ کے مسئلے میں Very sorry ان کی لیاقت کا مجھے پتہ ہے۔ میں خود ایک کام کر رہا تھا اس پر اور ان کے ڈیزائن سب چینیج کرایا گیا اور میرے خیال میں ہمارے صوبے میں ایسے انجینئرز ہیں جو خود کر سکتے ہیں کیونکہ روڈ ٹیکنالوجی پانچ ہزار سال پرانی ہے جی۔ اس میں کونسی نئی چیز ہے جی؟ آپ اچھی بنائیں، روڈ آپ کی اچھی بنے گی۔ اس میں نئی بات کونسی ہے؟ میں تو حیران ہوں کہ Why do you ask them? اور ان کو ہم اتنے پیسے

دے رہے ہیں۔ ہمارے اپنے انجینئرز ہیں، آپ کے لوگ ہیں، اگر ٹھیک کام نہیں کریں گے تو ان کو نکالیں نوکری سے۔ تھینک یو ویری میچ جی۔

جناب سلیکر: سلیم خان جی۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: زہ صرف جی دا عرض کوم چہ غفور جدون صاحب خبرہ اوکرہ، صوابی جہانگیرہ روڈ، دا جی یوہ داسے مسئلہ دہ چہ پہ دے باندے مونڈ د یو کال نہ لکیا یو۔ پہ دے ہاؤس کنس مونڈ پرے خبرے کرے دی او دا پیرہ زیاتہ آبادی پرے پرتہ دہ خو دونی دا خبرہ اوکرہ چہ اگست پورے بہ دا مکمل کیڑی۔ زمونڈ شیر زمان خان ناست دے، د دہ خوے وفات شوے وو، ہغے لہ چیف منسٹر راغلے وو۔ ہغوی پخپلہ دا وئیے وو چہ دا بہ تر 30 جون پورے مکمل کیڑی۔ پہ اخبارونو کنس راغلے وو جی۔ اوس د چون نہ خبرہ لارہ جی اگست تہ۔ زہ پخپلہ تھیکیدار سرہ ملاو شوے یم۔ Liability د دونی دا اوبنائی چہ دا پچاسی لاکھ دونی اغستے دی، پہ دے کنس د تھیکیدار Liability غومرہ دہ؟ اوس ہم جی زہ پروں نہ ہغہ بلہ ورخ راگلے یم، یو تریکٹر لکیا دے جی صرف د تور دھیری بازار کنس نیم فرلانگ ہغہ توتہ مکمل شوے دہ، نورو باندے بجری او خاورے پرتے دی او ہغہ چہ کوم خراب روڈ وو، ہغہ نے لہ خراب کرے دے جی او زہ دا پہ یقین سرہ وایم چہ تر اگست پورے دا دونی نہ شی مکمل کولے کہ دا رفتار وی۔ زہ د منسٹر صاحب پہ خدمت کنس دا عرض کوم چہ مونڈ لہ د پہ دے فلور آف دی ہاؤس باندے دا Assurance راگری چہ پہ دے روڈ باندے دا شپن کلومیترہ چہ کوم دے، ہسے خو دا پینتیس کلومیتر روڈ دے او تبول خراب دے جی او ہغے د پارہ ہیخ ہم نشتہ، د ہغے پروس کال نوے لاکھ روپی وے ہغہ چیف منسٹر

هم د تھيڪيدار ٿوله Liability ده او يو تريڪٽر هلته لگيا دے کار کوي جي، مونڙ له د دا Assurance راکري، زما سوال دا دے چه دا شيپ ڪلوميٽر چه کوم دے، دا به ڪله مڪمل کوي او با بقايا چه کوم خراب رو دے تر ضوابي پورے دا تيس ڪلوميٽر، ددے دپاره غڻڪال غه شته که نشته دے؟

جناب سپيڪر، جي، فتح محمد خان!

وزير جنگلات، مهرباني سپيڪر صاحب۔ ما خو جي صرف عرض ڪوڙ او ستاسو نه ۽ خان پوهه ڪولو او دے خپلو ملڪرو نه ۽ هم خان پوهه ڪولو، يو Questions وي، يو پريويلج موشن وي، يو ايڊجرنمنٽ موشن وي او يو ڪال اٿينشن وي جي، د Question خو دا طريقه وي چه Question ڪله راشي نو هغه باندے بيا غوڪ په دوباره هغه Question خپل وائي هم نه، Question خو In writing موجود وي، په هغه باندے صرف چه کوم د نيشنل اسمبلي او دسينيٽ دا طريقه وي جي نو زه خڪه خان پوهه کومه جي -----

ايڪ آواز، هغه دلته نيشته۔

وزير جنگلات، حه، دلته نشته۔ هاں جي دلته ڪنن دا خڪه اول نجم الدين خان تاسو ته او ونيل چه زمونڙ نمبر نه راخي د Question نو که دا طريقه وي دا خو بيا په هر يو کونسچن باندے خڪه تقرير ڪيري او بيا تسلي غواري او خان پوهه ڪول غواري، يقين دهاني غواري نو دے باندے زه پخپله پوره پوهه نه وومه نو ما خڪه ونيل چه دا به غه طريقه کار وي؟ هغه زمونڙ ملگري په دے غڻگه خوشحال دے؟ تاسو غڻگه حڪم کوي۔

وزير بلديات، جناب، اجازت ۽؟

جناب سپيڪر، جي۔

جناب سپیکر، جی۔

وزیر بلديات، جناب سپیکر صاحب! شکریہ جی۔ غفور خان صاحب کا جو سوال تھا جی، اس پر تو انہوں نے Stress نہیں کیا، 'He satisfied on that.' لیکن اس پر ضمنی سوال ہوئے ہیں جی، شیر زمان خان کی طرف سے ہوا ہے کہ Site کی Visit کی جائے، وہ تو میں پہلے بھی تین پار دفعہ جا چکا ہوں اور ہمارا فرض بنتا ہے کہ نہ صرف میں بلکہ جو بھی اس علاقے کے ایم پی ایز ہیں، وہ بھی جا کر انپکشن کریں اور کوئی ایسا پرائلم ہو تو اس کو Pin-point کرنا چاہئے جی۔ فرید خان نے بات کی ہے جی اور سلیم خان نے روڈ کے متعلق، تو واقعی جب چیف منسٹر، غالباً فرید خان اس وقت ساتھ تھے، جب یہ گئے ہیں اور اسی موقع پر جی ایک Direction دی گئی چیف منسٹر کی طرف سے۔ ان کے سامنے وہ انکوائری چلی گئی ہے اور انہوں نے ابھی اس پر کوئی Decision لینا ہے Regarding Jehangira-Swabi Road، جی وہ ہوگا۔ Main مسئلہ سلیم خان صاحب ابھی۔ اخباروں میں تو ان کے بیان آتے تھے جی کہ میں روڈ بلاک کر دوں گا، یہ ہوگا، وہ ہوگا، اگر آپ نے Funding نہ دی۔ تو اللہ کے فضل سے بڑی مشکل حالات میں 17 ملین روپے پچھلے سال کے اسے ڈی پی میں ہم نے بڑی مشکل سے اس پراجیکٹ کی Funding کیلئے Provide کئے۔ ابھی ان کے مفاد میں بھی بات ہے، ہمارے مفاد میں اور اس علاقے کے مفاد میں بھی یہ بات ہے اور یہ On the floor of the House میں کم از کم یہ Commitment ضرور کروں گا۔ اگر ڈیڈ لائن مجھ سے مانگیں کہ کبھی آپ مجھے تاریخ بتائیں کہ یہ روڈ کب تک Complete ہوگی؟ شاید وہ میں نہ دے سکوں لیکن اس چیز کی Commitment ضرور کروں گا کہ اس روڈ کا کام اللہ انشاء Lack of funding کی وجہ سے بند نہیں ہوگا، جو میں سمجھتا ہوں سب سے زیادہ Important چیز ہے جی۔ میں کوئی ایسی Date نہیں دے سکتا، شاید وہ اس سے آگے پیچھے ہو جائے لیکن Lack of

fundings کی وجہ سے یہ روڈ بند نہیں ہوگی جی۔ پچھلے سال بھی پیسے رکھے گئے ہیں، آگے بھی اس کو ہم Funds provide کریں گے۔ لوگوں کو تکلیف ہے کافی عرصے سے۔ NESPAK کی غلط ڈیزائننگ کی وجہ سے بھی ہم نے ان کو شو کاز نوٹس دیا ہوا ہے جس کی وجہ اس کی Cost کافی زیادہ آگئی ہے اور اس میں صرف روڈ کی Cost نہیں ہے، اس میں Land compensation بھی ہے جی۔ کافی مہنگی زمین ہے، وہ بھی ساتھ خریدی گئی ہے تو انشاء اللہ اس روڈ کو ہم جلد از جلد Complete کریں گے۔

This is a very important road ایک بہت بڑا انڈسٹریل اسٹیٹ -----

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ: زہ یوہ خبرہ کومہ۔ زما خبرہ دا دہ چہ چیف منسٹر صاحب وانی چہ -----

جناب سپیکر، یو منٹ جی۔ چہ ہغہ پورا خبرہ ختمہ کری، بیا پاسنی کنہ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات، تو صوابی۔ جہانگیرہ کے متعلق تو میں یہی کہہ سکوں گا اور اگر اور کوئی ایسی بات آپ کے ذہن میں ہو، تو میرا خیال ہے جی Main مسئلہ ہے آج کل کے حالات کے مطابق کسی روڈ کو Funding کرنا، اندازاً میں On the floor of the House یہ Commitment کرونگا کہ ہم انشاء اللہ اس کے کام کو روکنے نہیں دیں گے۔ جو طور ڈھیر بازار ہے، میں جب گیا تھا تو سب سے زیادہ مسئلہ چونکہ Main ایک بازار آتا ہے، ٹاؤن کمیٹی آتی ہے، تو ہم نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ بازار ہے، لوگوں کا کاروبار ہے، گرد پڑتی ہے، دھواں ہر قسم کا ہوتا ہے تو سب سے پہلے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ طور ڈھیر بازار کو ریپینر کیا جائے، بعد میں دوسری روڈ کو کیا جائے۔ تو وہاں کام تقریباً ختم ہونے والا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسری روڈ کو بھی شروع کر دیں گے۔ باقی ضمنی کونسلر میں جی عاشق رضا صاحب نے فرمایا ہے بفر روڈ کے بارے میں، تو یہ ہم ضرور انکوائری کر لیں گے۔ اگر Under construction ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ صحیح طریقے

سے اس پر ٹھیکیدار کام نہیں کر رہا تو اس کو انشاء اللہ ہم چیک کر لیں گے۔ All Weather Road کے ضمن میں سید احمد خان نے چترال کے بارے جو کہا ہے جی تو یہ واقعی سابقہ پیپلز پارٹی کی حکومت میں ایک Proposal تھی جس کیلئے کینیڈین فرم کو یہ ٹینڈر ملا تھا جس کے تحت انہوں نے ایک Feasibility بنائی تھی۔ چترال کیلئے All Weather Road کیلئے صرف Feasibility بنائی تھی۔ تقریباً آج سے سات، آٹھ مہینے پہلے وہی کینیڈین فرم ادھر آئی ہے اور انہوں نے In writing ایک Application دی ہے کہ ہمیں ٹینڈر مل گیا تھا لیکن ڈیپارٹمنٹ کے کچھ لوگوں نے ہم سے پیسے مانگے، یہ میں 1995 کی بات کر رہا ہوں سپیکر صاحب، جس کی وجہ سے انہوں نے لکھا ہے کہ We were unable to pay that amount. جس کی وجہ سے ہمیں ٹینڈر نہیں دیا گیا اور ہم نے Agree نہیں کیا کہ ہم آپ کو یہ رقم دیں گے اور وہ واپس لوٹ کر Drop ہو گیا۔ وہ ڈالرز میں کنسلنسی تھی، غالباً ایک لاکھ، پچھتر ہزار ڈالر، اب Automatically جیسے حاجی صاحب نے کہا کہ ڈالر کی قیمت بھی چڑھ گئی ہے، ایک طرح سے وہ دوگنی ہو گئی ہے، تو ابھی ہم کوشش کر رہے ہیں اپنے وسائل کو دیکھ کر کہ دوبارہ ہم کنسلنسی کیلئے ٹینڈرز Float کریں تاکہ اگر ہمارے پاس فی الحال اتنے وسائل نہیں ہیں کہ ہم All Weather Road بنا سکیں، اس کی کنسلنسی تو کم از کم ہونی چاہئے۔ شکریہ، سپیکر صاحب۔

سردار غلام نبی، جناب سپیکر صاحب! میرے سوال کا جواب -----

جناب سپیکر، چیف صاحب نے جو Point raise کیا تھا About the tenders، وہ فرما رہے ہیں کہ آپ نے کہا ہے کہ Tenders float ہو چکے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ صرف

Pre-qualification کا ایک ہے اخبار والا 'What about the rest?'

وزیر مواصلات و تعمیرات، ٹینڈر ڈاکومنٹس صرف ان کو ایٹو ہوئے ہیں جو Pre-

qualified Contractors تھے۔ Pre-qualified Contractors کو ایشو ہوئے ہیں
جی اور اخباروں کی یہ ساری کھینچ لگی ہوئی ہیں۔

سردار غلام نبی، جناب، جواب تو بالکل غلط ہے جی۔ یہ انہوں نے اپنے جواب میں Clarify
بھی نہیں کیا ہے کہ کس ڈیٹ کو ٹینڈر ہوا ہے اور وہ ٹینڈر کونسے اخبار میں آنے ہیں؟
ایک تو بات یہ ہے جی اور دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے خود کہا ہے جی کہ اس پر
Already inquiry ہے، ہم نے شو کاز نوٹس دیا ہوا ہے NESPAK کو، تو گورنمنٹ کی
انکوائری یہ ہوتی ہے جی، 'After-all یہ Hush up ہو جاتی ہے جی۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں
کہ It should be given to C & W Standing Committee اگر وہ انکوائری کر
رہی ہے تو اس کی کاپی حاجی صاحب بھی منگوا لیں گے Let it should be thrashed
out properly on a proper forum. تو میری تو Request یہ ہے جی۔

جناب سپیکر، جی، سلیم خان۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ: سر! دا Assurance ما دغہ نہ اوغوینتو او ما دا
خبرہ اوکرہ جی چہ چیف منسٹر وائی چہ 30 جون پورے بہ Complete
کیڑی، پہ فلور آف دی ہاؤس باندے منسٹر صاحب وائی چہ تر اگست پورے
بہ کیڑی، زہ دا خبرہ کوم چہ یو تریکٹر لگیا دے، انتہانی سست رفتاری سرہ
کار روان دے جی، مونر لہ ددا اوکری چہ دا کار ددغلته کنب تیز کری او باقی
د غفور جدون مسئلہ دہ نو ہغہ خو بہ خامخا مطمئن وی۔ ہغہ خو سوال یو
کرے دے، جواب بل راغلے دے۔ مونر نہ خلق تپوس کوی، مونر تہ خلق
کنخل کوی ہلتہ۔ چہ پہ دے روڈ باندے مونرہ خو نو مونر نہ خلق تپوسونہ
کوی۔ پہ دے باندے دا خبرہ پکار دہ چہ دا کار تیز کری۔ مونر لہ دا
Assurance دراکری جی۔

جناب سپیکر، جی بی بی!

بیگم نسیم ولی خان، محترم سپیکر صاحب! لکہ دلتہ چہ خنو ملگرو خدشہ ظاہرہ کرہ چہ یو سوال تاسو واخلی، پہ ہغہ تاسو سوچ اوکری، پنخویشت منیہ کم یوولس سوال شروع شوے دے، پینخہ منیہ کم یوولس بجے دی۔ نو دا یوہ مہربانی خو تاسو کولے شی د خیل چیئر نہ، چہ کوم سپلیمنٹری سوال د ہغہ متعلقہ سکیم متعلق نہ وی نو ہغہ خو مہ پریردی کنہ۔ نو دا پکنے چترال ہم خلق راواچوی، ہزارہ ہم پکنے راواچوی او گلیات ہم پکنے راواچوی، خبرہ بہ د صوابی وی، کم از کم د صوابی دے خبرے پورے۔ او زہ بہ Request اوکرمہ چہ کوم سوال دومرہ دغہ شی ہاؤس کنے، یو دغہ راشی، مطمئن جواب خو را نہ غلو خکہ چہ یو منسٹر صاحب پخپلہ وانی چہ زہ وخت نہ شم ورکولے او غفور جدون صاحب وانی پہ اگست کنے بہ جوریری، چیف منسٹر صاحب ونیلی دی چہ پہ جون کنے جوریری، نو بنہ بہ دا وی چہ پہ Suo moto اختیار د د سی ایند د بلیو کمیٹی دا سوال پخپلہ راواخلی او ہغوی د پرے خبرہ اوکری نو د اسمبلی دا وخت بہ، غوموہ سوالونہ چہ دی دا تہول سوالونہ بہ پاتے شی، Lapse بہ شی د دے یو سوال پہ وجہ باندے نو پہ سوال باندے پہ یو مقدار خلق خبرے کوی۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! As a Chairman of the Standing Committee

on C & W میں یہ سوال اور جو جناب پیر صاحب نے کہا ہے کہ انکوٹری، دونوں کو اپنی کمیٹی میں Suo moto لیتا ہوں، آپ نوٹ کر لیں۔ (تالیان)

Mr. Speaker: Janab Hameedullah Khan, MPA, to please ask his

Question No. 506.

* 506 جناب حمید اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے

کے

(ا) آیا یہ درست ہے کہ تیرگرہ-میدان روڈ پر ٹریفک بہت زیادہ ہوتی ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت اتہائی خراب ہے،

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)، (ا) جی ہاں، مذکورہ سڑک پر ٹریفک زیادہ ہے۔

(ب) جی ہاں، سڑک مذکورہ جگہ جگہ قابل مرمت ہے۔

(ج) موجودہ مالی سال کے دوران فنڈز ملنے پر اس پر Surfacing بمقدار فنڈز کی جائے گی۔

جناب حمید اللہ: جناب سپیکر صاحب! پہ دے کنے جی دوتی پخپلہ لیکلی دی

چہ دا روڈ خراب دے او پیسے نے ورلہ نہ دی مختص کرے۔ سر! د میدان

روڈ قابل استعمال نہ دے، نو منسٹر صاحب خو غہ یقین دھانی کرے دہ خو کہ

منسٹر صاحب ما تہ دا یقین دھانی اوکری چہ دا بہ رالہ جور کری، مہربانی بہ

وی۔

جناب سپیکر، یوسف ایوب صاحب!

جناب نجم الدین: ضمنی سوال دے۔ جز (ج) کین دوتی ہم لیکلی دی چہ "

موجودہ مالی سال کے دوران فنڈز ملنے پر اس پر Surfacing بمقدار فنڈ کی جائیگی" دا جی

یو اہم روڈ دے او زہ منسٹر صاحب نہ دا تپوس کومہ چہ موجودہ سال، نننی

ورخے نہ خو کال بدل شو خو د پرونی ورخے پورے دے لہ کوم فنڈز مہیا

شوی دی او دوی پخپله واتی چه دا خراب دے۔ او که دا تھیک نه دے نو دے له
فندیز ورکړی دی او که نه دی ورکړی او د دے Surfacing شوے دے او که نه
دے شوے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، شگری۔ سیکر صاحب! Normally تو محکمہ خود ہی چاہے روڈ
خراب بھی ہو، لکھ دیتے ہیں جی کہ ٹھیک ٹھاک گاڑیاں چل رہی ہیں لیکن یہاں خود محکمے
نے ایڈمٹ کیا ہے کہ واقعی اس روڈ کی حالت خراب ہے۔ ایم اینڈ آر (Maintenance
& repair) میں یہ جب یہ کونسن لارہے تھے، ان کو میں نے کل ہی ہدایت کی ہے کہ
آپ کو جس وقت Maintenance fund ملے تو آپ نے اس روڈ کی ریپئر جب آپ
نے خود ایڈمٹ کیا ہے کہ The road is not in a good condition then you
have to repair it. تو انشاء اللہ ہم کریں گے۔

جناب حمید اللہ: مہربانی جی، زہ مطمئن یم۔

Mr. Speaker: Honourable Najmuddin Khan to please ask his
Question No. 523. Najmuddin Khan!

* 523۔ جناب نجم الدین، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے

کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے شرینگل۔ ڈوگرہ سڑک کیلئے اراضی خریدی ہے،

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو۔

(i) مذکورہ سڑک میں مقامی لوگوں کی اراضی کا کتنا معاوضہ بنتا ہے،

(ii) تاحال مذکورہ افراد کو کتنی رقم ادا کی گئی ہے،

(iii) آیا حکومت اس سال مذکورہ افراد کو معاوضہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (ا) جی ہاں۔

(ب) (i) مذکورہ سڑک میں مقامی لوگوں کی اراضی وغیرہ کا معاوضہ 9469000 روپیہ بنتا

ہے۔

(ii) تاحال محکمہ مال کو مبلغ 2892090 روپیہ ادا کیا گیا ہے۔

(iii) مذکورہ سڑک کیلئے 1997-98 کے اے ڈی پی میں کوئی فنڈز مہیا نہیں کئے گئے ہیں۔

جناب نجم الدین: جناب سپیکر صاحب! د سوال جواب دہی پہ اعتبار کنے

ورکے دے چہ او اراضی اغستلے شوے دہ او د مقامی خلقو معاوضہ

9469000 روپی جو ریڑی۔ بنہ بیا نے پکنس ورکری دی جی اتھانیس لاکھ

روپی، او بیا پہ آخرہ کنے نے لیکلی دی چہ نہ، مونر سرہ پہ اے دی پی کنس

فندز نشہ۔ جی زما Request دا دے جی چہ درم دالہ بدرکنی روڈ دے، پہ دے

باندے تقریباً تین کروڑ روپی لگیدلی دی، پندرہ پرسنت کار پہ دے کنے

بیلنس پاتے دے، ہلتہ خو زمونرہ غریزہ علاقہ دہ، ہغہ زمکے نے د ہغہ

غریبو خلقو نہ کت کپی دی او پہ ہغے کنے نے روڈ جوڑ کرے دے او تر

اوسہ پورے جی چہ د یو غریب قوم۔ اوس خو جی د پیسو ہغہ کسے ہم

راخی، تاسو نے ویننی چہ حاجی صاحب سحر پاسی، واتی نن د چھالیس

روپونہ ڈالر پچپن روپو تہ لار او کیدے شی سبا سائیہ تہ لارشی، جی زمونرہ

د ہغہ پیسو Value ہم کمیڑی، زہ خو جی سحر سیکریٹری صاحب لہ ورغلے

وومہ، زہ د ہغہ دیر زیات مشکوریمہ چہ زما نے تسلی ہم کرے دہ، ما سرہ

نے خبرہ ہم کرے دہ چہ پہ دے کنے دا معاوضہ بہ ہم ورکوو او دا باقی د

سرک بیلنس کار بہ ہم پورا کرو خو زہ د منسٹر صاحب تہ دا درخواست کوم

چہ د اسمبلی پہ فلور باندے راشی چہ دہی بہ دا معاوضہ او د دے سرک دا

بیلنس کار کوم حدہ پورے Complete کبری جی۔

جناب سپیکر، جی!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر صاحب! جب یہ کونسنجن آیا تھا، چونکہ نجم الدین خان نے آج سے غالباً ایک سال پہلے بھی یہی کونسنجن کیا تھا تو میں نے محکمے کو صاف کہہ دیا ہے کہ چاہے جہاں سے بھی ہو، پی اینڈ ڈی کے ساتھ آپ کریں یہ روڈ کو کیپ کرنا یا روڈ کے ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، ان کو بنانا That is some thing else لیکن لوگوں کی زمین لیکر اور پھر ان کو پیسے نہ دینا، I mean This is not done، یہ ہماری Responsibility ہے، چاہے کوئی حکومت ہو جی تو یہ زمین لوگوں کی گورنمنٹ نے لی ہوئی ہے، And we will make sure that they get the compensation، جی انشاء اللہ ہم دیں گے۔ (تالیان)

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! زما د یوسف ایوب صاحب نہ یو سوال دے چہ یو خو روڈ جو رولو د پارہ زمکہ اخستل دی، حکومت خو ورته زمکہ اخلی، آیا Widening د پارہ دوتی زمکہ اخلی؟

جناب سپیکر، جی!

وزیر مواصلات و تعمیرات، Widening سپیکر صاحب، Depend کرتا ہے Normally جو پراونشل ہائی ویز ہیں یا نیشنل ہائی وے ہے یا کوئی چھوٹی روڈ ہے، پرانا اگر آپ ریکارڈ دیکھیں تو سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے کاغذوں میں راستہ تقریباً اسی اسی فٹ کا ہوتا ہے جی لیکن بعض ایسی جگہیں ہوتی ہیں جہاں شاید ڈیپارٹمنٹ کا نہ ہو یا کوئی Diversion کرنی ہو یا روڈ کو Improve کرنا ہو یا اس کی Length start کرنی ہو تو پھر ظاہر ہے کہ جہاں زمین لوگوں کی پرائیویٹ لینڈ آئے گی تو You have to pay for it.

جناب فرید خان طوفان، تھیک دہ جی، زما ہم دا مطلب وو چہ دوتی کوم وائی

داسے سرک چہ ہغہ پہ کاغذونو کنبے ددونی، دسی ایندہ دبلیو یا د نیشنل ہانی
وے یا د بل چا د خلقو پہ زمکہ کنبے سرک جور کرے دے او خلقو تہ
معاوضہ نے نہ دہ ورکے۔ پہ کرک کنبے پہ میلونو زمکہ دہ خکہ ما دا
پوبنتنہ اوکرہ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، Normally سپیکر صاحب، یہ ہوتا ہے، میں اس سلسلے میں
آپ کو تھوڑی سی وضاحت کرتا ہوں جی کہ نئے روڈ جہاں بنتے ہیں، لوگ زیادہ تر علاقوں
میں خوشی سے اپنی زمین دے دیتے ہیں کہ چونکہ ہمارے لئے یہ فائدہ ہے، بے شک یہ آپ
لے لیں لیکن جہاں Compensation کی بات ہو، جہاں کوئی بھجوتا زمیندار ہے، اس کی
تھوڑی سی زمین ہے یا ایسے ہے تو ظاہر ہے کہ The Government has to pay.
کسی کی Land بھی لے گا تو وہ پیسے تو دینے پڑیں گے۔

جناب محمد طارق خان سواتی، سر! اس میں میرا ایک کونچن ہے جی کہ چونکہ معاوضے کی
بات ہو رہی تھی تو مانسرہ۔ گڑھی حبیب اللہ روڈ پر چودہ میل پر کام ہو رہا ہے اور حکومت
نے معاوضہ بھی ڈپٹی کمشنر مانسرہ کو بھیج دیا ہے تقریباً پچھلے آٹھ، نو مہینوں میں تو
جناب، اس میں ذرا یہ مہربانی کریں کہ ڈی سی صاحب کو ہدایت جاری کریں کہ وہ مانسرہ
گڑھی حبیب اللہ روڈ، چودہ کلومیٹر روڈ ہے جی، اس ہنکے پیسے بھی پڑے ہیں لیکن پیر محمد
خان صاحب سے میں بات کروں گا کیونکہ حکمہ مال وہی اپنا طریقہ کار استعمال کر رہا ہے
اور چھوٹے چھوٹے مالکان ہیں جی، انہیں تنگ کیا جا رہا ہے۔ ہم نے مالکان کی ساری
ڈیٹیل بنالی ہے، تو جناب، اس سلسلے میں آج ہی ہدایت جاری کریں تاکہ ان کو اپنا
معاوضہ مل جائے۔

جناب سپیکر، جی آئریل منسٹر، پلیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، طارق خان نے ابھی یہ پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، انشاء اللہ We

will do it. یہ تو کوئی اتنا پر اہم نہیں ہونا چاہئے۔ اگر پیسے بھی ادھر پڑے ہوئے ہیں

Just releasing the money, we will do it if there is no legal hitch over

there, انشاء اللہ.

Mr. Speaker: Honourable Hamidulla Khan, to please ask his
Question No. 524.

* 524 - جناب حمید اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں

گے۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بانڈی گوجروکے اور جان بٹھنی میں سڑک تعمیر کی تھی،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی تعمیر کو ادھورہ چھوڑ دیا گیا تھا جسے بعد

میں مقامی لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت مکمل کیا تھا،

(ج) اگر (ا) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سڑکوں کو اپنی تحویل

میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ سڑکوں کی بروقت مرمت کی جاسکے۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (ا) جی نہیں۔

(ب) یہ سڑک محکمہ ہذا نے تعمیر نہیں کی ہے۔

(ج) یہ سڑکین محکمہ ہذا نے تعمیر نہیں کی ہیں اور حکومت کی منظوری کے بغیر ان کو فی

الحال محکمہ ہذا تحویل میں نہیں لے سکتا۔

جناب حمید اللہ: جناب سپیکر صاحب! پہ دے کنبے جی ما چہ شخہ لیکلی دی،

مغوی د ہغہ رود نہ منکر شوی دی چہ دا محکمے نہ دے جور کرے۔ زہ

عرض کومہ جی دا رود محکمے جور کرے دے، کہ نے نہ وی جور کرے نو

چہ منسیر صاحب شخہ وانی زہ بہ نے ذمہ واریم او کہ محکمے جور کرے

وی نو دے له دچہ خه قانونی کارروائی وی، هغه دور سره اوکړی۔

جناب نجم الدین، سر! حمید الله خان چه کوم سوال کړے دے جی، دا باندي گوجرو کلي، جان بتهنی او بن رود دے جی، محکمے دا لیکلی دی چه دا رود مونږه نه دے جوړ کړے او بیا وائی چه دا سرک زمونږ سره د سره شته دے نه جی۔ زه دا وایه جی چه د ممبر استحقاق مجروح شوه دے، دا آن ریکارډ دی جی په 1972-73 کښے دا رودونه درے درے میله سی اینډ ډبلیو جوړ کړی دی، په دے کښے Land compensation ملاؤ شوه دے جی، تهیکه دار ته په دے کښے Payment شوه دے او د هغه باوجود یو غلط جواب ورکول، زما دا درخواست دے جی منسټر صاحب ته، چه دا سوال د استینډنگ، کمیټی ته لارشی او هلته د تحقیقات اوشی چه آیا په دے رود کښے حکومت، سی اینډ ډبلیو ټینډر کړے دی که نه دی، هغه پکښے payment کړے دے که نه دے کړے، په دے کښے لینډ Compensation ملاؤ شوه دے که نه دے؟ او بیا نن د هغه نه منکریگی جی۔ څنگه چه دا رود زمونږ سره نشته جی۔۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، سپیکر صاحب! یہ اپنے ہی سوال میں انہوں نے پوچھا ہے کہ اگر یہ روڈ محکمے نے بنائے ہیں، اوپر یہ لکھتے ہیں کہ یہ روڈ کس نے بنائے ہیں؟ محکمہ لکھتا ہے کہ نہیں بنائے۔ پھر "نہیں"، نیچے یہ لکھتے ہیں کہ محکمہ کا ارادہ ہے یہ Take over کرنے کا، تو مجھے تو حمید اللہ خان کے علاقے میں کبھی جانے کا اتفاق نہیں ہوا، ابھی جس جس کے کونٹین تھے، میں نے Concerned officers کو بلا کر، میں خود کوشش کرتا ہوں کہ ان سے Complete briefing لوں، تو یہ روڈ نہ تو سی اینڈ ڈبلیو کے ریکارڈ میں ہے اور نہ ان کے Maintenance اور چارج میں ہے۔ کسی محکمہ نے بنایا ہوگا لیکن سی

اینڈ ڈپٹی محکمہ نے نہیں بنایا ہوگا، بلدیات نے بنایا ہوگا، ایگریکچر نے یا کسی اور محکمے نے بنایا ہوگا، سی اینڈ ڈپٹی کا ان روڈوں کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔

جناب نجم الدین: سر! دا روڈ سی اینڈ ڈپٹی جوڑ کرے دے، مواصلات و تعمیرات محکمے جوڑ کرے دے۔ ہفتے تینہر کرے دے، دھتے پیسے پرے لگیدلی دی جی۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! یو معزز ممبر صاحب پخپلہ دا گواہی کوی چہ دھتے حلقے سرہ تعلق لری نو کم از کم یوسف ایوب صاحب، زما خیال دے چہ نہ بہ چرتہ پہ دے طرف باندے تلے وی او نہ بہ نے روڈ لیدلے وی۔ دویں صرف د محکمہ پہ خبرہ باندے دومرہ اعتبار کوی او د معزز ممبر دا خیال نہ ساتی۔ پکار دہ چہ تاسونے سٹینڈنگ کمیٹی تہ اولیہری چہ بیا آندہ دپارہ ٹھوک داسے غلط جواب نہ ورکوی جی۔

جناب سپیکر، چیئرمین صاحب ناست دے کنہ، کہ فرض کرہ داسے وی۔۔۔۔۔

جناب نجم الدین: سٹینڈنگ کمیٹی تہ نے اولیہری۔ منسٹر صاحب تہ دا درخواست کومہ چہ۔۔۔۔۔

جاگی محمد عدیل، جناب سپیکر! جب تک میں ڈپٹی سپیکر ہوں تو دو کمیٹیوں کا چیئرمین ہوں۔۔۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، سپیکر صاحب! یہ خود اپنے کونچن میں کہتے ہیں کہ سی اینڈ ڈپٹی اپنی Jurisdiction میں اس روڈ کو لانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ نہیں؟ ان کا اپنا سوال

I do not doubt the integrity of the Hon'able Member. ' Doubtful ہے

یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا لیکن محکمہ جو جواب دے رہا ہے، وہ میں نے سامنے رکھ دیا ہے اور میں نے خود پوچھا ہے Concerned XEN سے اور وہ کہتا ہے کہ ہمارا ان روڈز کے

ساتھ کوئی لین دین نہیں ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان پاس کوئی Documents ہیں تو یہ مجھے کم از کم بتائیں کہ یہ سی اینڈ ڈبلیو نے بنایا ہے یا اس سے پہلے سی اینڈ ڈبلیو کے پاس یہ پارچ میں رہا ہے تو It is my responsibility that I should see to it اور جس آفیسر نے غلط Statement دی ہے He should be taken to task. It is very simple.

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! کہ دا سوال تاسو اوگوری جی، دوی لیکسی دا (ب) کنے چہ "آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی تعمیر کو ادھورا چھوڑ دیا گیا تھا" نو ہفہ محکمے پریخے وو جی۔ دے سوال نہ مقصد دا دے چہ محکمے کار پرے اوکرو، ہفہ نے نیمگرے پاتے کرے دے باقی دوی ہفے تہ تیار دی چہ ہفہ روڈ اوکری؟ ہفہ خو واضح کرے دہ جی۔ جواب دا دے چہ ہفہ محکمے جوڑ کرے نہ دے۔ دا خو دیر فرق دے جی۔

جناب پیر محمد خان (وزیر مال)، ہفہ سوال کنس پخپلہ یو بل سرہ تضاد دے چہ پہ اول کنس وانی چہ دا محکمے جوڑ کرے دے؟ ہفہ وانی نہ، بیا پہ (ج) کنے وانی چہ آیا دا محکمہ خان تہ حوالہ کول غواہی چہ دے مرمت اوشی؟ پہ جز (ج) کنے "اگر (ا) و (ب) کے جوابات اچاٹ میں ہوں تو حکومت مذکورہ سڑکوں کو اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ سڑکوں کی بر وقت مرمت کی جا سکے۔" مطلب دا دے چہ دا یا قوم جوڑ کرے دے یا ہفہ پراجیکٹ جوڑ کرے دے یا نارکاتیکس یا دسترکت کونسل جوڑ کرے دے۔ اوس دوی وانی چہ دا محکمہ خان تہ قبولی؟ محکمہ وانی چہ "یہ سڑکیں محکمہ ہذا نے تعمیر نہیں کی ہیں اور حکومت کی منظوری کے بغیر ان کو فی الحال محکمہ ہذا تحویل میں نہیں لے سکتا۔"

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! بڑی Important بات ہے۔ آپ نے بھی ایک تجویز دی

ہے، جب تک ہاؤس نہ کہے تو میرے خیال میں Suo-moto فیصلے زیادہ کرنا اچھا بھی نہیں ہے۔ محترم آئریبل ایم پی اے صاحب یہ فرماتے ہیں کہ یہ سی اینڈ ڈبلیو نے بنائی ہے۔ محکمہ کے وزیر صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں بنائی ہے تو میرے خیال میں آپ اس کو Defer کر دیں اور بعد میں ٹی بریک کے بعد وزیر صاحب محکمہ سے پوچھ کر بتائیں کہ اگر محکمہ نے واقعی نہیں بنائی ہے تو پھر ان کا جواب درست ہے اور فرض کیجئے کہ وزیر صاحب کو یہ پتہ چل جائے کہ واقعی یہ محکمہ نے بنائی ہے اور پھر جواب غلط دیا ہے تو پھر یہ Matter suo-moto میں پریویلیجز کمیٹی میں لے لوں گا۔

جناب سپیکر، یو منت جی، جہاں تک منسٹر کا تعلق ہے، انہوں نے کہا کہ ایک XEN نے مجھے یہ بات اس طرح بتائی ہے اور اگر مجھے کوئی بھی چیز یہ پیش کر دیں تو I am going to take action against that very person. تو وہ پوزیشن تو انہوں نے کافی واضح کر دی ہے۔ اگر وہ خود بخود آن دی فلور آف دی ہاؤس یہ فرما رہے ہیں کہ میں ایکشن لوں گا۔ اگر ان کے پاس اب بھی کوئی Documents ہیں So he should deliver کہ ٹینڈر ہو چکا ہے، وہ ہو چکا ہے۔ آدھا کام ہوا ہے۔ جہاں تک اسے کمیٹی میں لینے کا تعلق ہے، تو اسے ہر وقت Suo moto لیا جا سکتا ہے یا پھر Requisition کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے۔ The powers of the Committees are so vast کہ اگر آپ نہ بھی لینا چاہیں اور دو، تین ممبران کہیں کہ آپ یہ لیں گے تو you will have to call the meeting of the Committee on requisition. تو دوسری بات ہو ہی نہیں سکتی لیکن یہاں پر بات صرف یہ ہے کہ منسٹر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس XEN نے مجھے غلط انٹاریشن دی ہے So I am going to take him to task, so why do't you supply him the relevant documents?

جناب نجم الدین، سر! زہ یو عرض کومہ۔ دا پہ 1972-73 کنبے پہ پراونشل اے۔ دی-پی کنبے، د پراجیکٹ نہ جی، صوبائی اے-دی-پی کنبے دا راغلے دے او بیا سی اینڈ ڈبلیو پہ ہغے باندے کار کپے دے۔ مونر منسٹر صاحب تہ نا نہ وایو جی، دے د انکوائری اوکری او تحقیقات د اوکری۔ پہ 1972-73 کنبے د صوبائی بجٹ نہ دے تہ پیسے مادز شوی دی۔ بیا پہ دے باندے دوہ کالہ تیندرے شوی دی اور پہ دے کار شوے دے جی۔ دوہ دوہ او درے درے میلہ جور شوے دے۔ د ہغے نہ روستو چہ ہغوی پرینبو نو بیا پکنے مونرہ اپنی مدد اپنی مدد کے تحت" کار کپے دے اور جور کپی مو دی او کہ دا خبرہ داسے نہ وہ جی، زہ د اسمبلی پہ فلور وایم چہ زہ بہ دے صوبائی اسمبلی نہ استعفیٰ ورکرم۔

جناب سپیکر: باقی پیر محمد خان، دا تاسو چہ کوم Interpretation کوئی کنہ "تحویل میں" ہغہ تحویل نہ دا مطلب نہ دے، تاسو د ہغوی Question تہ اوگوری، ہغوی پورا Question دا کپے دے چہ د سرک کار تاسو نیمگرے پرینبے دے۔ د "تحویل" لفظ ہغوی پہ دے Sense کنبے استعمال کپے دے چہ آیا تاسو ہغہ بقایا سرک د جورولو د پارہ پہ تحویل کنبے اخلی کہ نہ؟ بعض وخت د پینتو تگی او پہ اردو کنب لہ فرق ہم راشی نو ہغوی ہرگز، ولے چہ د ہغوی Categorical question دا دے، Department categorically deny کپی نو اوس بنہ دا دہ او Best course دا دے چہ تاسو ہغہ بارہ کنبے خپل

معلومات اوکری او کہ شہ Documents وی نو They will help you.

وزیر مواصلات و تعمیرات: اگر انہوں نے سال بنا دیا ہے کہ 1972 تو Department's

Secretary is sitting outside and other concerned people are also,

in the break we shall get all the information, Inshallah.

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات)، یو منتب جی، ما چہ ستاسو پہ خدمت کئیں
عرض کرے وو او بیا دا بنہ وہ چہ بی بی صاحبے ہم مہربانی اوکرہ چہ زما
د خبرے حمایت نے اوکرہ۔ دے رولز کئیں تاسو کہ لہ اوگورئی ہم ما چہ
کومہ خبرہ کرے وہ سہہ درارہ نے پکسے لیکلی دی - 'Mode of asking
'The Member so called shall rise in his question' 45 کئیں

place and unless he states that it is not his intention to ask the
question standing in his name, he shall ask the question by
reference to its number on the list of questions", only 'by

reference' اس میں یہ نہیں ہے کہ وہ کونین دوبارہ پڑھیں گے۔ د سپلیمنٹری
متعلق چہ ما خبرہ اوکرہ جی نو ہفے کئیں ہم تاسو کہ دا رول 47 اوگورئی
جی ---

جناب سپیکر، زہ پوہہ نہ شوم، تاسو پہ دے Interpretation باندے ----

وزیر جنگلات، خبرہ ما دا کرے وہ چہ دا صرف نمبر بہ اخلی، د کونسچن دہراول
چہ دی یعنی بیا کونسچن کول، ددے ضرورت نشہتہ جی۔

جناب سپیکر، دا خبرہ خو ہم دغے دہ جی جو سپلیمنٹری چہ دی، نو د
نورو پرے حق شتہ کہ نہ؟

وزیر جنگلات، نہ جی سپلیمنٹری کئیں دا لیکلی دی جی۔ دا رول 47 دے، ہفہ
بیا دویمہ خبرہ ما کرے وہ، رول 48 او دویمے لہ راخم جی - 'Prohibition
of discussion on question or answer. There shall be no discussion

on any question or answer except provided in rule 48." د رول 48 نے

بیا سبکتہ وضاحت کرے دے جی 'Discussion on matter of public importance arising out of answer to a question. _ On every Tuesday, the Speaker may, on two clear days' notice being given by a member, allot one hour for discussion on a matter of public importance which has recently been the subject of a question,

Starred or Unstarred." او دریم عرض مے دا کوف جی چہ لکہ ٹخنګہ تاسو او وئیل چہ پریویلجز کمیٹی Suo-moto پہ دے غور کولے شی جی، دا د ممبر پریویلجز جو ریپری خو ہلہ چہ ہغہ دا خبرہ ثابت کری چہ یو منسٹر جواب ورکوی چہ منسٹر دے ذمہ دار دے چہ ہغہ بہ صحیح جواب ورکوی، د خپلے محکمے ہم ذمہ دار دے کہ ہغہ غلط جواب ورکرو نو بیا ہغہ بل ممبر پہ ہغے باندے پریولج موشن راولی او پریویلج موشن چہ کلہ راولی، دا ثابتہ شی چہ دا غلط جواب ورکے شوء دے نو بیا بہ کمیٹی تہ خی۔ دا درے خبرے ما عرض کولے جی۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! دا فتح محمد خان صاحب چہ کوم پوائنٹ اوچت کرو او غومرہ Discussion پرے اوشو او دے نہ مخکنے جی پینٹخہ منتہ تاسو پخپلہ پہ دے خبرہ غومرہ تقریر اوکرو، دا لس منتہ چہ کوم دی، دا بہ د سوالونو حصہ وی۔ بیا چہ کلہ دا مونہ دبریک نہ پس راشونو دا ایشو باندے بیا خبرے کیدے۔ خو دا لس منتہ راکوی جی۔ دا تاسو دوارو، یو منسٹر دے او یو سپیکر دے کنہ جی۔

Mr. Speaker: Honourable Ghaffoor Khan Jadoon, MPA, please to ask his Question No. 543.

* 543 - جناب غفور خان جدون، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد

فرمائیں گے کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ٹوپی سے امانتی جانے والی سڑک پر بمقام بسک ایک کاڑوے تعمیر کیا گیا ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ موسم برسات میں برساتی پانی کے باعث گدون اور صوابی کے درمیان آمد و رفت منقطع ہو جاتی ہے،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے دورہ بینرگی کے دوران مذکورہ مقام کے سروے کا حکم دیا تھا،

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)، (ا) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) تحریری طور پر اس بارے میں کوئی حکمنامہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔

(د) مذکورہ پل کی Feasibility study رپورٹ اور ڈیزائن کے بعد اس کی تعمیر کو سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب غفور خان جدون، سپیکر صاحب! زہ ستاسو دیر زیات مشکوریم۔ زہ

صرف دا عرض کومہ چہ دا چیف منسٹر صاحب Directives جاری کری وو

جی او پہ ہفہ وخت کنبے بتول سیکرٹریان موجود وو۔ دوی خو وانی چہ

مونزہ تہ Directives نہ دی راغلیہ خو بہر حال دا سرک چہ کوم دے، دا پچھتر

کلومیٹر دے او پہ دے Main یو کاڑوے دے، نو اوس دا جولانی، اگست چہ

کومے میاشتے را روانے دی جی، پہ دے دوو میاشتو کنبے پہ کاز وے باندے
 دومره اوبہ وی چہ دا سرک بند وی او اکثر قیمتی جانونہ جی پہ ہر کال کتین
 دوہ درے خلور چہ کوم دے، دا اوبہ نے اوپی۔ دا اوبہ دومرہ پیرے زیاتے
 تیزے دی جی چہ بنکتہ کھدے دی، سو سو گز کھدے دی دے کاز وے دلاندے۔
 چہ کومہ خاورہ تربیلہ دیم تہ تلے دہ، چہ کومے خاورے باندے تربیلہ دیم بند
 جور شوے دے جی د گندف کلی، دا دومرہ سوا اوبہ دی چہ پہ دے جو دہی
 اگست کنبے آمد و رفت بالکل بند شی۔ نو دا زما مودبانہ درخواست دے چہ
 مہربانی د اوکری چہ دے Feasibility report or survey د ہم اوکری او دے
 Bridge باندے دومرہ پیسے خرچ نہ راخی او زما پہ خیال کنبے دوی مخکنیں
 Feasibility report, Survey, Estimate جور کرے وو، یو کروڑ روپی
 پیرے راخی نو کہ دا یو کروڑ، سوا کروڑ روپی پہ دے اولگی نو تقریباً دا بتول
 امازنی یوازے نہ دے، گدون یوازے نہ دے چہ گدون، امازنی تہ دے فاندہ دہ۔
 دے بتولو قبائلو تہ، نصرت خیل، د زرین گل چہ غومرہ ایریا دہ، مدا خیل،
 نصرت خیل، اکازی، دا غومرہ چہ خیلونہ دی د کالا دھا کہ پورے دا سرک
 روان دے جی نو عرض دا کوم چہ د دے سروے د ہم اوکری، Estimate د ہم
 اوکری، د دے Feasibility یا آرہر د ہم اوکری نو د دوی بہ زہ پیر زیات
 مشکوریم۔

جناب زرین گل، محترم سپیکر صاحب! دا پیر اہم رود دے او کہ دا میہ یانی
 اوکری منسٹر صاحب پہ دے کنبے یو Foreign Aided Programme د لاندے
 ما یو شپہر کلو میٹرہ تجویز کرے دے کہ دا رود شپہر کلو میٹر لہ مخکنیں شی
 نو دے نہ پچاس ہزار آبادی بہ مستفید شی او دا Left bank بہ بالکل اوپن شی۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، زہ جی یوہ خبرہ کوم۔ غفور جدون صاحب چہ کومہ کاز وے خبرہ اوکرہ، واقعی خبرہ چہ دا کاز وے ڊیرہ زیاتہ ضروری دہ بتول گدون د پارہ او د گدون خلقو ڊیرہ لونہ قربانی ہم ورکرے دہ، افیون نے ہم بند کر ی دی، اوس نے نہ کری، خو خبرہ دا دہ چہ مونہ دا خبرہ کوف چہ د غازی۔ سریکوٹ رود د پارہ پچاس لاکھ روپے دی او گدون د دے کاز وے د پارہ ولے پیسے نشہ؟ زہ د منسٹر صاحب نہ تپوس کوم۔
 جناب سپیکر، آئریل منسٹر، پیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جیسے بی بی نے ضمنی سوالات کے بارے میں فرمایا کہ Irrelevant سوالوں کے جوابات ہم نہیں دیں گے Because this does not concern this. تو I think, I will stick to that. غفور خان نے جو یہ پوائنٹ آؤٹ کیا ہے اور زرین گل خان نے بھی، 'This is a very important road, کافی بڑی آبادی ہے۔ یہ نہ صرف صوابی بلکہ کالا ڈھا کہ اور پورے علاقے کو تو We commit to carry out a feasibility study کیونکہ Bridges اور Causeway تو Feasibility کے بغیر نہیں ہو سکتا جی، اس کی Complete feasibility اور ڈیزائن Carry out کریں گے اور انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ اگلے اے ڈی پی میں فنڈز کی Availability پر اس کو Include کروایا جائے۔ because this is very important.

جناب غفور خان جدون، سپیکر صاحب! زہ خود منسٹر صاحب ڊیر زیات متکوریم۔ دا زما پہ خیال پنخوس کالہ پس خود دوی یو اعلان اوکرو او یقین لرو چہ انشاء اللہ تعالیٰ پہ دے 1998-99 کنبے ورلہ یو لس، شل لکھہ روپی ورکرینی نو دا کار بہ پرے شروع شی۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، زما دہم شکریہ ادا کری، زہ ورسرہ ملگرے یم۔

Mr. Speaker: Muhammad Zahir Shah Khan, MPA, to please ask his Question No. 561.

* 561 - جناب محمد ظاہر شاہ خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد

فرمائیں گے کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات سوات شانکھ میں قلیوں کی آسامیاں خالی ہیں،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے بھرتیوں پر پابندی عائد کی ہوئی ہے جبکہ پرائمری ایجوکیشن پراجیکٹ نمبر 2 کے تمام درجہ چہارم ملازمین کو محکمہ مواصلات و تعمیرات میں کھپایا گیا ہے،

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ قلیوں کی آسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)، (ا) جی ہاں، قلیوں کی آسامیاں بوجہ اموات اور ریٹائرمنٹ خالی ہو چکی ہیں۔

(ب) صوبائی حکومت نے نئی بھرتیوں پر پابندی عائد کی ہے۔ صرف دو درجہ چہارم ملازمین کو ہائی وے ڈویژن سوات میں بحیثیت کلینر اور میٹ کھپایا گیا ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے بھرتیوں پر پابندی کی وجہ سے فی الحال ان پر تعیناتی نہیں کی جا سکتی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان، شکریہ سپیکر صاحب۔ منسٹر صاحب چہ دا کوم جواب راکرے دے پہ جز (ج) کنبے نے دا لیکلے دی چہ "حکومت کی طرف سے

بھرتیوں پر پابندی کی وجہ سے فی الحال ان پر تعیناتی نہیں ہو سکتی،" مونر دا خبرہ منو چہ پہ Appointments باندے پابندی دہ جی خو زہ ستاسو پہ وساطت سرہ د انسانی ہمدردی باندے دوی تہ دا اپیل کوم چہ کہ دوی دا بھرتی نہ شی کولے نو زما دے شانگلہ رود چہ دیرے غتے کھدے پرے جو پے شوی دی او ہغہ یقیناً د د تریفک قابل نہ دے پاتے شوے۔ مونر خو وئیل چہ شہ کسان بہ پکین بھرتی کرنی چہ کوم خلق ریٹائر شوی دی نو ہغہ کھدے بہ پہ دے خاورو دکوی نو چونکہ دوی پہ خاورہ باندے دا نہ شی دک کولے خکہ پابندی دہ۔ نو بیا د مونر لہ شہ سپرے د پرے اوکری، شہ Dressing د پرے اوکری، شہ چل د پہ اوکری خکہ چہ مونر خو دیر زیات خراب شو او د خوازہ خیلے او د شانگلے رود نہ صرف ہزارہ ڈویژن، مالکنڈ ڈویژن اور اسلام آباد دا Connect کوی بلکہ Nothern areas تہ ہم خلق پہ دے رود باندے، دا د تورا زم د پارہ ہم انتہائی Important Road دے نو دے کنبے د یوہ خبرہ اوکری یا خو پہ دے خیل قوانین کنب نر می پیدا کری او مونر لہ دا کھدے د خاورو دک کری۔ کہ دا نہ شی دکولے نو د دے د مونر لہ لہ مرمت اوکری جی یعنی صرف دا کھدے د رالہ دکے کری او شہ سپرے د پکینے اوکری

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر، پلیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: میں شگریہ ادا کرتا ہوں ظاہر شاہ صاحب کا کہ انہوں نے بھرتیوں کے مسئلے پر اتنا Insist نہیں کیا۔ یہ تو سارے محکموں پر Ban لگا ہوا ہے۔ میرے خیال میں یہ کہنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! اوس یو ساعت مخکین یوسف ایوب خان، سلیم خان تہ او وئیل چہ د Irrelevant سوال زہ جواب نہ

ورکومہ۔ اوس وزبہ اووایی چہ د حقیقت پسندی نہ کار واخلی۔ آیا چہ د
ظاہر شاہ خان دا سوال چہ کوم دے دا Relevant دے کہ Irrelevant دے؟
وزیر مواصلات و تعمیرات، یہ تو جناب، اگر Irrelevant ہوتا تو پھر اسمبلی سیکرٹریٹ
کو چاہتے کہ Admit نہ کرے۔

جناب فرید خان طوفان، میں ضمنی کی بات کر رہا ہوں، انہوں نے جو ضمنی سوال کیا،
جیسا کہ آپ نے سلیم سے کہا کہ آپ کو میں Irrelevant سوال کا جواب نہیں دیتا تو کہا
وہ Relevant ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: سوال مجھے سمجھ ہی نہیں آیا۔ میں اس کا جواب دے رہا ہوں
جناب۔ آپ کو سمجھ آئی ہوگی، مجھے تو نہیں آئی ہے۔ معذرت کے ساتھ، انہوں نے کیا کیا
ہے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر! میں نے انسانی ہمدردی کے طور پر آپ کے Through
اپیل کی ہے۔ یہ طوفان صاحب کئی دفعہ اس روڈ پر گئے ہیں اور یہ تو ان کی ڈیوٹی تھی
بحیثیت وزیر وہاں چلے جاتے اور اس کی وہ کرا دیتے سر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Honourable Ahmad Hassan Khan, MPA, to please
ask his Question No. 582.

* 582 - جناب احمد حسن خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں

گے کہ۔۔

- (ا) ضلع دیر میں تودہ چینہ، انرود سپنگل روڈ کب منظور ہوا تھا،
- (ب) مذکورہ روڈ کی تخمیناً لاگت اور تکمیل کی معیاد کیا ہے،
- (ج) مذکورہ روڈ پر کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے،

(د) موجودہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں اس سکیم کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور کتنی رقم تاحال خرچ کی گئی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)، (1) مذکورہ روڈ 15 اپریل 1993 کو منظور ہوا تھا۔

(ب) مذکورہ روڈ کی تخمیناً لاگت 39.21 ملین ہے۔

(ج) مذکورہ روڈ 9 کلومیٹر پختہ ہوا ہے جبکہ مزید 4 کلومیٹر میں ارتھ ورک یعنی کٹائی کا کام ہو چکا ہے۔

(د) موجودہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں اس سکیم کیلئے بیس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ دس لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں اور باقی ماندہ رقم یعنی دس لاکھ روپے 30 جون 1998 تک خرچ کئے جائیں گے۔

جناب نجم الدین، یہ دے کنسے زما ضمنی سوال دے چہ دا روڈ د پی سی ون، چہ کوم گورنمنٹ جو رکھے دے، مطابق Complete شوے دے او کہ نہ دے؟ او کہ نہ دے Complete شوے نو دا سخکال اے دی پی نہ ولے اوتے دے؟

جناب محمد اورنگزیب خان: جناب یوسف صاحب اکٹھا جواب دے دیں۔ جز (د) کے جواب میں یہ لکھتے ہیں جناب کہ "موجودہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں اس سکیم کیلئے بیس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ دس لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں اور باقی ماندہ رقم یعنی دس لاکھ روپے 30 جون 1998 تک خرچ کئے جائیں گے۔" 30 جون کل گزر گئی ہے تو بتادیں کہ رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب! یہ جو پچھلے سال کے اے ڈی پی میں اس کیلئے بیس لاکھ روپے کی رقم رکھی ہوئی تھی، یہ اگر آپ Documents دیکھیں تو اس کے Reduced scope کیلئے یہ رقم بیس لاکھ روپے رکھی گئی تھی اور صرف دس کلومیٹر روڈ

ہی Reduced scope میں Complete کر کے اس کو Cape کرنا تھا۔ وہ Target ہم نے Achieve کر دیا ہے اور اب یہ روڈ Cape ہو گیا ہے اور بیس لاکھ روپے پوری Two million کی رقم جو ہے، وہ Disburse کر دی گئی ہے۔

جناب نجم الدین، سر! مادہ پی سی ون مطابق ونیلے ووچہ د پی سی ون مطابق دا Compete شوے دے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، میں نے عرض کیا جناب، کہ Reduced scope کے تحت پچھلے سال جو فنڈنگ رکھی ہوئی تھی، وہ Reduced scope کے تحت Ten kilo

And we have achieved the target and caped meters, complete کرنا تھا the project.

Mr. Speaker: Honourable Aurang Zeb Khan, MPA, to please ask his Question No.604.

* 604 - جناب محمد اورنگزیب خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد

فرمائیں گے کہ۔

(۱) آیا یہ درست ہے کہ لیاقت میموریل ہسپتال کوہاٹ کی تعمیر و مرمت کی غرض سے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی مد میں 1994-95 اور 1995-96 میں انچاس لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) اگر (۱) کا جواب اثبات میں ہو تو تفصیل فراہم کی جائے کہ مذکورہ رقم کہاں اور کن کاموں پر خرچ ہوئی تھی، نیز ٹینڈر اور رقم کی ادائیگی کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)، (۱) جی ہاں۔

(ب) تفصیل لف ہے۔

جناب محمد اورنگزیب خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا گھمبھی خراب ہے، زیادہ باتیں میں نہیں کر سکتا۔ یہ نوٹ کر لیں۔ یہ لیاقت میموریل ہسپتال کی تعمیر یا اس کی Deficiencies کو دور کرنے کیلئے جناب سپیکر صاحب، میں نے پوچھا ہے کہ 1994-95 اور 1995-96 کے اے ڈی پی کیلئے انچاس لاکھ روپے محض کئے گئے تھے؟ جواب ملا ہے کہ جی ہاں، یہ درست ہے۔ اس کی جو تفصیل مجھے دی گئی ہے جناب سپیکر صاحب، ان کے محکمے کی طرف سے، آپ کے پاس بھی ہوگی، جناب یوسف خان صاحب۔۔۔۔۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میرے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے۔

آوازیں، مونڈتہ خوراغلیے دے۔

جناب محمد اورنگزیب خان، ان کے پاس نہیں ہے۔ مجھے بھی کل بعد میں دی گئی تھی۔ پہلے مجھے بھی نہیں ملی تھی۔

جناب سپیکر، یہ آپ چیک کر لیں کیونکہ یہاں پر تو "منسک" لکھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہوگی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، سپیکر صاحب! یہ تو کافی پرانے Questions ہیں اور میرا خیال ہے کہ غالباً آج سے ڈیڑھ دو مہینے پہلے ہماری طرف سے Sign کر کے چلے گئے تھے، If I am correct، پہلے آتے ہیں منسٹر کے پاس، ہم نے بھیج دیئے ہیں اور یہ ہر ایک کیساتھ ہماری طرف سے لوگوں کیلئے Copies لگی ہوئی ہیں، سب کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر، یہاں پر تو نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، I don't know about this. میرے پاس تو ہے But

there must be some details of ----

جناب محمد اورنگزیب خان، حاجی صاحب! یہ پھر اگلے سیشن میں آئے گا۔ مجھے پتہ ہے کہ Defer ہوگا تو پھر نہیں آئے گا۔ اس میں جناب، میرے یہ Questions ہیں، یہ نوٹ

کر لیں اور مجھے جواب دیں۔ یہ جو Detailed position of the Scheme- Removal

of deficiencies in the District Headquarter Hospital, Kohat' یہاں انکس میں لکھا ہوا ہے ' Administrative approval Rupees 4.902 million ' ٹھیک ہے جناب ' Technical sanction, rupees 5.390 millions ' اسی کے نیچے لکھا ہوا ہے 2 نمبر پر ' یہ بنتے ہیں ترین لاکھ روپے تقریباً ' ٹھیک ہے جناب۔ جو ٹینڈر انہوں نے لگانے ہیں جناب سپیکر صاحب ' میں نے جمع کیا ہے ' وہ ہیں ترالیس لاکھ ' نو ہزار روپیہ انہوں نے خرچ کیا ہے۔ یہ میں نے سارے جمع کئے ہیں جناب۔ انہوں نے جو دوسرا

Page اس کے بعد دیا ہوا ہے ' 'Positon of tender' -----

وزیر مواصلات و تعمیرات، سپیکر صاحب! معذرت کے ساتھ جناب ' With your permission اور نگزیب خان اگر مجھے یہ بتا دیں ' یہ جو Details لگی ہوئی ہیں ' آپ کا یہ

کوئسچن LMH, probably Liaquat Memorial Hospital ہے جناب -----

جناب محمد اور نگزیب خان، جی، جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، مطلب یہ کہ ان کا مقصد کیا ہے جناب؟ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ صحیح طریقے سے کام نہیں ہوا یا کچھ ایسی چیزیں رہ گئی ہیں تو مطلب ذرا مجھے پتہ چل جائے

So we can -----

جناب محمد اور نگزیب خان، بالکل ہاں ' ایک تو کام بالکل صحیح طریقے سے نہیں ہوا ' پیسے صحیح نہیں لگے اور گونگے و بہرے بچوں کے سکول کیلئے اس رقم میں سے پانچ لاکھ روپے دینے گئے ہیں ' تو وہ پیسے ہسپتال میں نہیں لگے۔ جو Electricity کا کام لکھا ہوا ہے، 50,000/- internal اور 2,10,000/- external ' وہ جو آپ نے پھر Payments کا صفحہ مجھے دیا ہے ' اس میں یہ الیکٹریسیٹی کے کوئی چارجز آپ نے شو نہیں کیے۔ جو Payment آپ نے کی ہیں ' Total allocation or total sanction 53 lacs ' کی ہے ' Admitted.

جو ان سب کو میں نے جمع کیا تو وہ بنتے ہیں اڑتالیس لاکھ، بائیس ہزار، تین سو پچاس روپے، پانچ لاکھ روپے کی یہ Deficiency ہے۔ آپ نے جو سکیمز دی ہیں، یہ جو Page نمبر میرے پاس ہے، یہ وہی 'Detailed position of the Schemes' ہے، اس میں تقریباً گیارہ سکیمز ہیں۔ یوسف خان صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جی!

جناب محمد اورنگزیب خان: اس میں گیارہ سکیمز ہیں۔ اس میں الیکٹریٹی کیلئے آپ نے کوئی Allocation نہیں بتائی کہ الیکٹریٹی کیلئے انٹرنل یا ایکسٹرنل، پچاس ہزار یا دو لاکھ، دس ہزار روپیہ ایکسٹرنل صاحب کو دیئے گئے ہیں، کیسے دیئے گئے، کس نے دیئے ہیں؟ کوئی رسید نہیں ہے، کوئی ٹینڈر نہیں ہے۔ اس میں ----

وزیر مواصلات و تعمیرات: اس میں ایک پوائنٹ ہے ناں جی، 'Internal electrification'

جناب محمد اورنگزیب خان: پچاس ہزار۔ ٹھیک ہے جی ----

وزیر مواصلات و تعمیرات: نمبر 9 پر ----

جناب محمد اورنگزیب خان: پچاس ہزار ----

وزیر مواصلات و تعمیرات: رقم تو نہیں لکھی ہوئی ----

جناب محمد اورنگزیب خان: ٹینڈر پر ہے جناب۔ پھر یہ دوسرا Page ہے، آپ نے مجھے دیا ہے، یہ سیریل نمبر 11، دوسرے Page پر ----

وزیر مواصلات و تعمیرات: ایک لاکھ ستر ہزار۔

جناب محمد اورنگزیب خان: مجھے جو فلگرز دیئے گئے ہیں، وہ دو لاکھ، بارہ ہزار روپے ہیں

جناب۔ یہ 'Payment made to XEN WAPDA for external electrification'

'external electrification' کونسی ہوئی ہے؟ کوئی نہیں ہوئی جناب۔ میں دس دفعہ گیا ہوں ہسپتال میں اور اس دفعہ مہینہ پہلے میں گیا ہوں تو انہوں نے مجھے کہا ہے کہ ساٹھ/ ستر ہزار روپے اور گزنیب صاحب، آپ چندہ اکٹھا کر کے دے دیں، بجلی کا کام ہم نے کروانا ہے اور میں چندہ اکٹھا کر رہا ہوں جناب، ہسپتال کی الیکٹریفیکیشن کیلئے تو یہ جو دو لاکھ، بارہ ہزار روپے اور پچاس ہزار روپے ہیں، ان سے کوئی کام نہیں ہوا۔ آپریشن تھئیٹر نہیں بنایا گیا۔ 1988-89 میں افتخار گیلانی صاحب نے اپنے فنڈ سے بنایا تھا، وہ ایک مہینے کے بعد ٹوٹ گیا، اب وہ سٹور روم بنا ہوا ہے۔ تو صرف انکوٹری کی حد تک، آپ پر کوئی تنقید نہیں ہے، آپ نے نہیں بنایا۔ آپ نے جو نئی چارج لیا تھا گزشتہ سال میں نے آپ سے شکایت کی تھی کہ کوہاٹ کا ایکسٹن اچھا آدمی نہیں ہے۔ میں نے آپ سے کہا تھا، آپ نے نوٹ بھی کر لیا تھا لیکن اسی ایکسٹن کو آپ نے شاید ترقی دے کر کسی اچھی جگہ پر بھیج دیا ہے۔ میں آپ پر تنقید نہیں کرتا، یہ آپ کے سیکرٹری صاحب یا یہ جو گزشتہ سال یا گزشتہ دور حکومت میں، حالانکہ مجھے نہیں کہنا چاہئے لیکن میں پھر بھی کہتا ہوں کہ یہ ہسپتال کی رقم ہے، ایک حساس اور مریضوں کے ادارے کیلئے رقم رکھی گئی تھی، اس رقم میں گھپلے ہونے ہیں اور خرد برد ہوئی ہے۔ میری Request ہے ان سے کہ اس چیز کو ایڈمٹ کرتے ہوئے کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ پتہ چل جائے کہ کس نے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر، جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، سپیکر صاحب! I have no objection! اگر کمیٹی کے

سامنے جائے لیکن Payment made to XEN WAPDA for external

'electrification' یہ جو Electrification ہوتی ہے، یہ Normally ٹرانسپارمرز یا کہجے،

اس قسم کی چیزیں ہوتی ہیں۔۔۔۔

جناب اورنگزیب خان: میں کہتا ہوں کہ وہاں پیکٹوں کی ضرورت ہی نہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: نہیں، وولٹیج کا یا کوئی ایسا پرابلم ہوگا ہوگا۔

objecion, it can go to the Committee. It is no problem.

Mr. Muhammad Aurangzeb Khan: Thank you, Janab.

وزیر مواصلات و تعمیرات: اگر کوئی Irregularity point out ہوتی ہے We will

be very gald اگر اس کو ہم نکال سکیں۔ تو Why not? اور اس میں جناب 'تھوڑا سا

میں یہ کہتا ہوں' یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے Take over بھی کر دیا ہے۔ Normally جو

Concerned Department ہوتا ہے، کوئی Deficiency ہو تو وہ Take over بھی

نہیں کرتے، They are very reluctant جناب، لیکن In spite of that we will

----- hold an enquiry

Mr. Muhammad Aurangzeb Khan: Thank you very much, Sir.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 604

moved by Honourable Member, Aurang Zeb Khan, may be referred

to the Standing Committee on C & W? Those who are in favour of

it, may say yes and those against it, may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The question is referred to the

Standing Committee on C & W.

جناب محمد اورنگزیب خان، بے حد شکریہ، جناب۔

Mr. Speaker: Hon'able Haji Bahadur Khan, MPA, to please ask his

Question No.608.

* 608 - حاجی بہادر خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں

گے کہ —

(ا) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ٹمبرباغ تا شاہی روڈ کی منظوری ہوئی تھی۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کو بعد میں اے ڈی پی پروگرام سے خارج کر دیا گیا۔

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت 1997-98 میں مذکورہ سڑک کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (ا) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ سکیم 1997-98 کے اے ڈی پی میں شامل نہیں ہے۔

(ج) چونکہ مذکورہ سڑک سالانہ ترقیاتی پروگرام 1997-98 میں شامل نہیں ہے اسلئے فی الحال اس پر کام شروع نہیں کیا جاسکتا۔

حاجی بہادر خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ زما دا سوال خو تقریباً درے خلور

کالہ زما اوٹشو چہ مسلسل پہ ہر سیشن کنے راخی او زما خیال دا دے چہ

منسٹر صاحب ترے نہ ہم واقف دے۔ سر! دے تیر شوی اے دی پی پہ سلسلہ

کنے ما ورسره خبرہ کرے وہ۔ ما او جہانزیب ملک پرے میتنگ کرے وو۔

منسٹر صاحب ما سرہ وعدہ کرے وہ چہ زہ بہ نے پہ دے راروان اے دی پی

کنیں اچوم۔ چیف منسٹر صاحب ہم را سرہ کرے وہ او ورسره سیکرتری

صاحب د سی ایندہ دلیو ہم زما سرہ دا وعدہ کرے وہ چہ پہ دے اے دی پی

کنے بہ نے مونر راولو خکہ چہ دا پہ 1993-94 اے دی پی کنے راغلے وو او

بیا ہخہ حکومت زمونہ ختم شو نو شیرپاؤ خان مہربانی کرے وہ ہخہ پیسے ترے نہ بل چا لہ نے ورکرے وے نو دونی تہ پتہ دہ چہ یرہ دا یقیناً زما سرہ زیاتے شوے دے حوزہ دا وایمہ چہ یرہ دا خو زما استحقاق ہم مجروح شو خکہ چہ ما سرہ منسٹر صاحب وعدہ ہم کرے وہ او د وعدے باوجود سخکال بیا پہ اے پی پی کنیے نہ دے راغلی۔ ما سرہ د دا وعدہ اوکپی چہ اوس د پہ دے دہراہت اے پی پی کنیے د دے سرہ شامل کری، زہ بہ مطمئن شم، کہ نہ وی نو زما استحقاق مجروح شوے دے۔

جناب سپیکر، جی!

وزیر مواصلات و تعمیرات، دیکھیں جناب سپیکر صاحب، بہادر خان تو ہمارے بزرگ ہیں اور بھائی ہیں۔ یہ 94-1993 میں صرف دو لاکھ روپے کی رقم اتنے بڑے پراجیکٹ کیلئے رکھی گئی تھی اور وہ دو لاکھ روپے بھی لگنے سے پہلے ہی Withdraw کر کے اے ڈی پی سے سکیم نکال دی گئی۔ ابھی یہ استحقاق انہوں نے مجروح کیا ہے۔ بہادر خان کو انہیں پکڑنا چاہئے (قہقہہ) بیچ میں میں کہاں سے آ گیا ہوں اور پھر 98-1997 میں بھی یہ سکیم Reflect نہیں ہوئی اور I am not sure, but I don't think اس اے ڈی پی میں بھی یہ Reflect ہوئی ہے تو I can not commit anything on the floor of the House کیونکہ پوزیشن ہی ایسی ہے کہ نئے روڈ کوئی نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر، جی۔

حاجی بہادر خان، سر! ما دا ونیل چہ دا دیر اہم روڈ دے او دے باندے افغانستان تہ ہم لارہ تلے دہ او براول دیر تہ ہم تلے دہ۔ مینخ روڈ دے، دا پہ میرٹ باندے دے۔ سر! زہ دا Request کوم چہ دونی ما سرہ وعدہ کرے وہ چہ د وعدے مطابق دونی پہ دے سگنی کال کنن پرے کار شروع کری او دا تینتہر شوے

روڈ زما نہ پہ 1993-94 کنے تلے وو، دس لکھ روپے ورلہ منظور شوے
وے، دو لاکھ نہ وے۔ زہ Request کوم چہ دا اوکری، سر۔

جناب سیکر، ہخہ فالتو لس منته بتانم مو ہم درکرل بنہ - Janab Muhammad

Taufiq Khan, MPA, to please ask his Question No. 613.

* 613 - جناب توفیق محمد خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں
گے کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ فارم ٹو مارکیٹ روڈ پراجیکٹ کے ذریعے مختلف اضلاع میں سڑکیں
تعمیر کی جا رہی ہیں،

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو 1990 تا 1998 جن اضلاع میں مذکورہ سڑکیں تعمیر
کی جا چکی ہیں، ان کے نام اور سڑکوں کی لمبائی اور چوڑائی (کلومیٹر میں) اور تخمینہ لاگت کی
مکمل تفصیل فراہم کی جائے،

(ج) آیا ضلع مردان کو مذکورہ پراجیکٹ میں شامل کیا گیا ہے، اگر نہیں، تو وجوہات بتانی
جائیں، نیز کب تک شامل کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)، (ا) جی ہاں۔

(ب) ایف۔ ایم۔ آر۔ 1 پراجیکٹ کے تحت درج ذیل سڑکیں مکمل کی گئی ہیں۔ (تفصیل
لائبریری میں ملاحظہ ہو۔)

(ج) ضلع مردان کو پراجیکٹ میں شامل کیا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے،

ایف۔ ایم۔ آر فیز۔ 1 (مکمل شدہ)

نمبر شمار	سڑک کا نام	معمہ فاصلہ	ضلع	تخمینہ لاگت	کیفیت
(1)	پیر سادو تاثیر گرگھ	6.390 کلومیٹر	مردان	6.477 ملین	مکمل شدہ

(۲) مامن کلی، شیرگڑھ نمبر 5 زرباب گھڑی

سڑک 3.243 کلومیٹر مردان 3,178 ملین مکمل شدہ

(۳) شیرشاہ-یاڑین 5.882 کلومیٹر مردان 4.898 ملین مکمل شدہ

(۴) چوکی کلی-روخان 3.452 کلومیٹر مردان 4.069 ملین مکمل شدہ

(۵) جمال گڑھی سے پیر آباد 6.475 کلومیٹر مردان 6.352 ملین مکمل شدہ

(۶) سرنج کلی چوک سے بابو ڈھیری

5.614 کلومیٹر مردان 4.62 ملین مکمل شدہ

(۷) شاہ نور پیل سے کالو شاہ گاؤں

3.964 کلومیٹر مردان 4.151 ملین مکمل شدہ

(۸) ڈاگنی منانگنی سڑک 3.600 کلومیٹر مردان 3.367 ملین مکمل شدہ

ایف۔ ایم۔ آر۔ فیڑا (کام شروع ہے)

(۱) جالا ڈکنی بدرگنی سڑک 8.17 کلومیٹر مردان 35.540 ملین حال ہی میں

ورک آرڈر دیا گیا ہے۔

(۲) ڈھیری الاڈ کافی گڑھی شیرو 7.5 کلومیٹر مردان 16.376 ملین حال ہی میں

ورک آرڈر دیا گیا ہے۔

(۳) رستم پیرسانی روڈ 8.7 کلومیٹر مردان 21.702 ملین حال ہی میں

ورک آرڈر دیا گیا ہے۔

(۴) رستم بروج سڑک 8.14 کلومیٹر مردان 28.676 ملین حال ہی میں

ورک آرڈر دیا گیا ہے۔

جناب توفیق محمد خان، مدیر منٹہ، سپیکر صاحب۔ ڈاڈ فارم تو مارکیٹس

روڈونو تفصیل د 1990 نہ تر 1998 پورے ماغوبنتے وو۔ منسٹر صاحب حو

زمونر ڊير نيك سرے دے او سيڪريٽري صاحب هم ورسره ڊير بنه سرے دے
او ڊيپارٽمنٽ نے هم ڊير بنه دے ----

حاجي محمد بهادر خان (ڊير): زه احتجاجاً واک آوٽ ڪومہ۔ د دے نه اوس په ڦلاره
نه ڪينم۔

جناب سپيڪر: جواب درڪوي جي، جواب درڪوي۔ جي، توفيق خان!

جناب توفيق محمد خان، سپيڪر صاحب! دا جي د Farm to market روڊونه دي

اود 1990 نه تر 1998 پورے۔ دا عجيبه غوندے بدقسمتي ده۔ مونر چه غومره

Calculation ڪرے دے سپيڪر صاحب، نو دا ضلع وائز تقريباً جوريزري

ڪلوميٽر لکه پشاور د پاره 38 دے، بنوں د پاره 60 ڪلوميٽر دے، مردان 67 دے،

سوات 113 دے، مانسهره 116 دے، ڊيره اسماعيل خان 149 دے، صوابي 29 دے،

چارسده 36 دے، نوشهره 17، ايبٽ آباد 44، ڊير 22۔ محترم سپيڪر صاحب! دا

Farm to Market روڊ له چه غومره پيسے راخي نو دا تاسو ته هم پته ده او

دے هاوس ته هم پته ده چه دا تقريباً د بهر ملڪونو پيسے وي خو بدقسمتي

زمونر دا ده چه د چا گورنمنٽ وي او ڪوم په گورنمنٽ ڪنن ڪسان ناست وي

نو هغوي دا نه گوري چه يره دا Farm to Market روڊ له مونر پيسے ورڪوڙ

نو دا پڪار ده چه حصے مساوي ورڪرے شي۔ بيا اوگوري چه ڪومے ضلع

ڪنن Farm to Market د پاره Commodities هلته پيدا ڪيري او هغه

Commodities ترے مارڪيٽ ته راتلے۔ چه په هغه حساب باندے هغه پيسے

تقسيم شي نو دا زمونر به بدقسمتي ده۔ زه به دا او وائمه چه تقريباً هر يو

گورنمنٽ راڱلے دے، زه دا نه وائمه چه هر يو چه وي، هغوي ڪوشش دا

ڪوي چه هغوي پڪڻن خپلے ضلعے Cover ڪري او باقي پريڊي نو هغه

مقصد نے فوت شی چہ د کوم مقصد د پارہ دا پیسے راغلی وی او ہفہ کوم مقصد د پارہ دا لگیل پکار وی نو ہفہ مقصد نے فوت شی نوزہ د منسٹر صاحب پہ خدمت کنن دا خواست کومہ چہ زہ بہ دوئی تہ ہسے دا اووایم چہ تقریباً 676 ملین روپنی د مانسرے او د ایبت آباد د پارہ پہ دے کینن ایبنودلے شوے دی۔ عہ لگیلے دی، پہ چا کار روان دے او د چا تیندرے شوے دی، دا چہ تاسو حساب اوکریں نو تقریباً نیم پختونخوا یو طرف تہ کرہ او مانسرہ او ایبت آباد بل طرف تہ کرہ۔ نوزہ دا وایمہ چہ دا دیرہ د بدقسمتی خبرہ دہ خاکہ چہ پہ ایبت آباد او پہ مانسرہ کینن زما رونرہ دی، زہ دا نہ وایم چہ ہلتہ دنہ کیری خو ہلتہ بہ مونر تہ اونبانی چہ چہ مخومرہ Commodities ہلتہ پیدا کیری چہ Farm to Market ہفے تہ د راورلو ضرورت دے؟ نو، زما لہ سوال نہ دے ختم، زہ دا امید لرم د منسٹر صاحب نہ چہ دا کوم دوئی مونر تہ دا Calculation بتودلے دے، پہ دے کینن چہ کوم زیر تکمیل دی، پہ کوم خانے کینن تیندرے شوے دی نوزہ دا وعدہ ہم درنہ غواہم چہ دے کینن بہ رد و بدل نہ راخی چہ کوم تاسو مونر تہ ریکارڈ راکرے دے پہ چا کار شروع دے، چا تیندرے شوے دی، نو مہربانی اوکریں، منسٹر صاحب تہ زہ دا خواست کوم چہ پہ ہفے رد و بدل را نہ شی او چہ مخنگہ تاسو مونر لہ دا دریافت راکرے دے نو چہ ددے مناسب پہ ہفے بانڈے کار شروع شی۔ دیرہ مہربانی۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! پہ دے کینن ضمنی سوال زہ کومہ۔ ددے جز (ب) جواب غلط دے۔ دے کینن نے لیکلی دی "اکبر پورہ سے چک اگرہ پشاور" دا جی نو بتار دے، میاں صاحب ناست۔ دے بل کینن نے لیکلی دی "شق نمبر چار سے شق نمبر پانچ زریاب" دا ہم نو بتار دے۔ زہ میاں۔ عزیز آباد سرک، دا

ہم نو بنار دے، لیکلے نے پیسور دے۔ بلہ خبرہ جی پکین زہ دا کومہ، ٹخنکہ
 چہ توفیق خان اوونیل جناب، کہ د ضلعو پہ حساب نے راواخلی، بتولو کین
 کم کار پہ ضلع پشاور کین شوے دے۔ ما سرہ د حساب اوکری، بتول بہ غونہ
 کری، کم کار پہ پشاور کین شوے دے او پشاور ہغہ بدقسمتہ علاقہ دہ او ہغہ
 بدقسمتہ ضلع دہ چہ زہ ونیلے نہ شم چہ دے بنگلو تہ اوگوری، ہر سرے
 وانی چہ پیسور مخ پہ ترقی دے خو چہ کلو تہ لارشی نو پکار دا دہ چہ زہ
 دوی کلو تہ بوخم او دوی د پیسور ضلعے د کلو حالت اوگوری چہ د دے
 نور و ضلعو پہ نسبت پیسور مخومرہ غریبہ ضلع دہ۔ نوزہ د دوی پہ خدمت
 کین دا خواست کوم چہ کومہ حق تلفی زمونہ شوے دہ، پہ دے کین زہ دوی
 سرہ حساب تہ ہم تیار یم۔ ہر غہ تہ تیار یم، چہ جی دا پشاور لہ خیل حق
 ورکری۔ پہ چا اعتراض نہ کوم خو حق غوار و مساوی او لہ رعایت غوار و د
 ورسک چہ مونہ تاسو لہ د ورسک بند درکری دے، د ہغے د وجے تہ
 زمونہ بتولہ ضلع پشاور خرابہ شوے دہ، سرکونہ نے ہم خراب دی ہر غہ،
 نو مونہ لہ لہ زیاتوالے راکوی۔ ستاسو پہ خدمت کین دا گزارش وو۔

جناب محمد ہاشم خان، جناب سپیکر صاحب! ما پہ دے سلسلہ کینے یو عرض
 کول غوبنٹل۔ ٹخنکہ چہ توفیق خان اوونیل چہ منسٹر صاحب د مونہ لہ دا
 Surety راکری چہ کوم روڈ دوی پہ دے خیل جواب کین بتولی دی، دے
 کینے پہ سیریل نمبر اوولسم کین د چارسدے یو روڈ دے، "ہری چند سے درگئی
 عمری گیگی خان ماہی روڈ" لکہ ٹخنکہ دوی وانی چہ "14 اپریل کو ٹینڈر ہو گئے ہیں" کہ
 دا دوی نہ کینسل کوی او دا دوی دغہ شان پریردی او پہ تیندر لکہ دوی
 Work Order issue کوی نو بیا بہ دیرہ بنہ وی۔ د دغے نہ علاوہ یو دویم

رود دے جی چہ ہغہ صوابی تہ بانی پاس رود تلی دے د مردان نہ د شیخ ملتون
 پہ شا باندے۔ ایشینن دیویلمنت بینک د ہغے د پارہ ہم تقریباً 32 کروڑ روپی
 منظور کرے وے او گورنمنٹ آف پاکستان د پراونشل گورنمنٹ نہ فنڈز
 غوبنتی وو د Purchase of land نو کہ منسٹر صاحب دا Surety کوی چہ د
 Purchase of land د پارہ کلہ دوی سرہ اے دی پی کین یا صوبائی مالی حالات
 کلہ بنہ شو او دوی پیسے د ورکولو Surety ورکوی نو ہم بہ دا _ ہغہ خہ
 وانی، دا ہم پکین یو ضمنی سوال دے۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! یوسف ایوب صاحب نہ زما یو
 ضمنی سوال دے جی ----

جناب سپیکر، نہ، یو منٹ ستاسو پہ خدمت کین عرض اوکرمہ جی - نن رولز
 کینے یو ذرہ غوندے ستاسو پہ اجازت سرہ Relaxation کوو۔ ہسے بتام د
 وختہ ختم دے خو دے کینے یو کار دے، دے کین یو شے دا دے چہ ما تہ او
 ارباب ظاہر تہ پکینے ہم د بدقسمتی نہ یو رود ملاو شوے دے، نو زمونہ د
 دوارو نے پکین Specific نومونہ لیکلی دی، نوزہ وایم چہ دا پکین لہ راشی
 چہ د دوی طبیعت دغہ شی چہ د نورو یو سرہ ہم نوم نثتہ، حلقے نے لیکلی
 دی یا د کلی نومونہ نے لیکلی دی خو دے سرہ نے خامخا لیکلی دی چہ دارباب
 ظاہر او د چمکنی صاحب پہ حلقہ کین۔ نو لہ د دے بہ ہم پتہ اولگی او دا
 معلومات بہ ہم اوشی چہ دے نورو تہ غومرہ رودونہ ملاو شوی دی او
 دوی تہ غومرہ ملاو شوے دی؟ او د پیسنور بنار والو نہ نے پہ بدل کتے،
 مونہ نہ نے یو کروڑ روپی اغستے دی۔ جی، فرید خان!

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! دیرہ مہربانی۔ ضمنی سوال

کومہ جی، امید لرم چہ یوسف ایوب صاحب بہ ورتہ دانصاف پہ نظر اوگوری او ما تہ بہ د سوال جواب راکری۔ دا ہول لست چہ د دوی کوم دے، دے کین د بتولو ضلعو نومونہ شتہ Farm to market روپونہ چہ کوم دی، خو دے کین د کرک ضلعے ہہو ذکر نشتہ دے۔ یوزہ دا وایمہ چہ دا دومرہ لونے تقسیم چہ کیری دا Foreign Aided Project دے، دا سوال خکہ کوم جی چہ دا موجودہ حکومت چہ کوم دے باقیماندہ، دوی ونیلے وو چہ مونر بہ د محرومو علاقو ہیر خیال کوو نوزہ دا وایمہ او دویمہ حصہ زما د سوال دا دہ چہ د دے پراجیکٹ تفصیل نے چہ ورکری دے، ہغے کین د دوی پہ نظر باندے ہغہ محرومو علاقو تہ Preference زیات ورکری شوے دے؟ زہ دا پوہنتہ ترے نہ کومہ چہ د موجودہ حکومت پہ محرومو علاقو کین د کرک ضلعے نمبر غہ دے؟ کوم نمبر نے دے چہ کوم وخت کین بہ راخی چہ پہ دے دومرہ لونے پراجیکٹ کین د کرک ضلعے تہ یو کلومیٹر سرک دے۔

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات)، دے کین یو عرض مے کوو جی۔ د دے ہم دا طریقہ وی چہ کلہ Supplementary question اوشی نو د ہغے جواب منسٹر ورکری نو بیا دویم سپلیمنٹری ہلہ کیدے شی۔ پہ یو خانے باندے خو بتول سپلیمنٹری جوابونہ بہ خنگہ کیدے شی؟ یو، یو سپلیمنٹری کیری، د ہغے جواب ورکوی نو بیا دویم سپلیمنٹری کیدے شی۔

جناب سپیکر، ہغوی نے نوٹ کوی، بیا نے Joint ورکری نو ہغے کین لرتا، بچت شی، نورغہ خبرہ نشتہ۔ بیا ہغے نہ یو نہ بلہ جو ریری۔

حاجی محمد عدیل، آپ نے مہربانی کی ہے کہ ابھی رولنگ دی ہے ہاؤس سے پوچھ کر کہ آپ سارے Questions کر لیں گے کیونکہ ایک Request میں کروں گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، وہ صرف ایک مقصد کیلئے تھا کہ میرا اور ارباب ظاہر کا Specifically نام لکھا گیا ہے، وہ صرف تھوڑا سا۔ حالانکہ اس کا بدلہ ہم سے لیا گیا ہے، ایک کروڑ روپے، جیسے عبدالرحمان خان نے کل فرمایا تھا، وہ پشاور کو ہم سے لیکر دیدیے گئے ہیں۔ تو وہ بدلہ ہم لیا گیا ہے لیکن ہمارے نام آئے ہیں اور اوروں کے نام نہیں آئے ہیں۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! یہ بڑی اچھی بات ہے کہ چونکہ اس میں مسئلہ تھا تو آپ نے وقت دیا تو آئندہ بھی کوئی مسئلہ ہوگا تو پورے سوالات کیلئے آپ بھی Relaxation۔ ہاں جناب سپیکر، Problem یہ ہے کہ سولہ سوالات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں جو اس طرح کی صورتحال آجائے۔۔۔۔۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! سولہ سوالات آئے ہیں، سولہ اور ایک گھنٹہ میں جی۔ اگر پانچ منٹ بھی ایک سوال کو دیے جائیں تو سولہ سوال نہیں ہو سکتے ہیں۔ Usually دس یا بارہ سوال آیا کرتے ہیں۔ اب یہ سولہ سوال آتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ چار پانچ سوال تو آخر میں ضائع ہو جائیں گے۔ تو آپ سے Request ہے کہ آئندہ اگر Questions دس یا بارہ سے زیادہ نہ ہو تو ہم ایک گھنٹے میں اسے Cover کر سکتے ہیں۔ شکر یہ جی۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ 613 نمبر کا جو سوال ہے اور آپ نے جس سوال کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ 687 نمبر ہے اور سنبھ سے آخری سوال ہے جس میں آپ کا نام نامی گرامی شامل ہے، ارباب صاحب کا بھی شامل ہیں۔ ہم بڑے خوش ہیں کہ آپ کے حلقے کو فنڈ دیا گیا ہے اور ارباب صاحب کے حلقے کو، وہ ہمارے بھائی ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں اعتراض جو تھا، ان کا یہ تھا کہ آخر اس ضلع میں دوسرے حلقے بھی ہیں سوائے دو حلقوں کو چھوڑ کر کہ جو بالکل سو فیصد میونسپل کارپوریشن کی حدود میں آتے ہیں، ایک حلقہ - 1 ہے اور ایک حلقہ - 2 ہے۔ اس کے بعد جتنے بھی حلقے ہیں، ان میں کوئی نہ کوئی ایسے علاقے آتے ہیں، ڈسٹرکٹ کونسل کے علاقے آتے ہیں جن میں آج بھی فصلیں اگتی ہیں۔ میں نے اس

سوال میں یہ Question کیا تھا کہ آپ بتائیں کہ جب سے آپ وزیر بنے ہیں، انجناب نے — وہ جواب آئے گا، تو ہم نے ان کو باقاعدہ سکیمیں دی تھی Farm to market کیلئے روڈ جو ہیں، ہماری کوئی سکیم Recommend بھی نہیں کی گئی ہے تو ان کا جو گھ ہے، وہ آپ سے نہیں ہے۔ جناب سپیکر! آپ کو تو جتنی روڈیں ملی ہیں، وہ ہماری روڈیں ہیں اور ارباب ظاہر صاحب کو جتنی روڈیں ملی ہیں، ہماری روڈیں ملی ہیں لیکن ہمارا یہ گھ ہے کہ اس ضلع میں اور بھی ایسے حلقے ہیں جن میں فارمز بھی ہیں اور ان کو بھی Farm to market روڈوں کی ضرورت ہے، تو جناب، "انجناب" میں نے تو انجناب لکھا تھا کہ جناب وزیر صاحب، آپ مہربانی کریں، ہمارے کیس کو تو آپ نے Recommend بھی نہیں کیا ہے تو یہ بڑی زیادتی ہے۔ Thank you.

جناب محمد اورنگزیب خان، جناب سپیکر صاحب! دوختہ نہ پاسم لکھیاہم جی۔
جناب سپیکر، ہاں جی۔

جناب محمد اورنگزیب خان، دے فرید طوفان صاحب خو گلہ اوکرہ د کرک جی،
ماہغہ Joint خبرہ کولہ۔ ہم سے بھی۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! اگر مجھے موقع دیدیں یہ۔۔۔۔۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، سپیکر صاحب! دوی ولے فرید خان نہ یادوی،
ہغہ غریب خو درے خلور کالہ منستری کرے دہ۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات، یہ اورنگزیب خان بھی جو کہنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، کرک کنیں بہ نے ڍیر کار کرے وی یار۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، زما خیال دے، داسے کار دے دا خو بس۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہاں جی۔

وزیر بلدیات: یہ اورنگزیب خان جو کچھ کہنا چاہتے ہیں، مجھے پتہ ہے جی۔ فرید خان کا اور ان

کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: داسے کار دے جی یوسف خان، 'Let me be now very clear and frank.

جو میرا مقصد تھا صرف اس کو میں سامنے۔ وہ اسلئے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ

سپیکر نے اسلئے وہ قانون استعمال کیا کہ اس کا اپنا نام آ رہا تھا کیونکہ I can

Now the sitting is understand all these things. تو صرف یہ ہے کہ۔۔۔

adjournd for tea break and we will re-assembled after 30 minuts.

Thank you very much.

(اس مرحلہ پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی ملتوی ہوگئی۔)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! I am on a point of order. نن پہ

مشرق اخبار کنبے یو خبر راغلے دے چہ واپیا والا پہ بنوں کنبے، صرف پہ

بنوں کنبے جی شہ کلی او درے خایونہ د نجکاری د پارہ اخلی نو پہ ہفے

باندے پروں ہم دیر احتجاج شوے دے۔ جلسہ شوے دہ او جلوس پرے شوے

دے۔ زہ نہ پوهیرم چہ پہ دے بتول ملک کنبے دا بنوں ولے یو داسے خانے دے

چہ ہفہ Select شوے دے چہ ہلتہ بہ دوی نجکاری کوی۔ د دے نہ دیرہ زیاتہ

امن و امان تہ خطرہ پینہ شوے دہ۔ زہ حکومت تہ دا Request کوم چہ پہ دے

باندے د غور اوکری چہ ہر شہ وخت کنبے پہ بتول ملک کنبے د واپیا نجکاری

کوی نو ہفہ خو بیلہ خبرہ دہ او صرف یو بنوں شہ گناہ کرے دہ جی، شہ

قصور نے کرے دے چہ دوی ہلتہ دا نجکاری کوی؟ نو ستاسو پہ وساطت

سرہ زہ گورنمنٹ تہ دا خواست کوم چہ ہلتہ د دا عمل بند کری گنی د دے نہ امن و امان تہ ڀیرہ زیاتہ خطرہ پینہ شوے دہ او زہ دا Request کوم چہ دوی د پہ دے باندے عمل نہ کوی۔

جناب سپیکر، جی!

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! ستاوسرہ ما ہلتہ ہم خبرہ اوکرہ، حقیقت دا دے چہ پروں کومہ واقعہ ہلتہ راغلے دہ نو پہ ہغے کنبے دومرہ زیاتہ خطرہ وہ۔ دا چہ ٹنکہ باز محمد خان خبرہ اوکرہ چہ د واپدا دوی پہ تہیکہ باندے مختلف خایونہ ورکوی۔ بازار احمد خان یو فیپر دے، دوی پروں د ہغے تیندر لگولے وو۔ سرائی یو فیپر دے، د ہغے نے لگولے وو او بنوں سستی ون یو فیپر دے، د ہغے تہیکیدارتہ ورکول دی او پہ دے بتولہ صوبہ کنبے او پہ بتول ملک کنبے بیا د تجربے خلق مونرہ یو؟ ہغہ زدہ کرہ چہ کیزی نوانی چہ ورخہ ورخہ بیا پہ کمزوری خانے باندے ورخہ۔ یا خو جی مونرہ ڀیر زیات کمزوری یو او پہ بل الفاظو کنبے کہ زہ او ونیلے شم نو ہغہ بہ بیا ڀیر نازیبا الفاظ وی، پہ دے ہاؤس کنبے زہ ہغہ الفاظ نہ شم ادا کولے چہ ہغہ مونرہ او تاسو ورتہ پڀتو کنبے: وایو۔ وانی چہ "خہ چہ پرے ورخے نو پہ داسے خلقو باندے ورخہ" نو کہ ڀا جی پروں ہلتہ جلوس وتلے دے، پہ دے کنبے اے این پی، د مسلم لیگ صدر، جمعیت علماء اسلام او جماعت اسلامی، بتولو سیاسی پارٹیانو او بنوں یونین چہ غومرہ دی، ہغوی جلوس ویستلے دے د دے خلاف چہ آیا مونرہ کوم قصور کرے دے پہ دے بتول ملک کنبے چہ یوہ خبرہ راغلہ او زمونرہ پہ سر باندے کیناستہ؟ نو زمونرہ گورنمنٹ تہ دا Request دے، دوی خو داسے کار کری چہ یرہ خامخا خان تہ

یوه خبره سمه نه وی، بله خبره شروع کړی، نو داسه حالات ئه شروع کړی دی چه دا خلق یا خو ئه د دے ملک نه شری چه دا ملک دوی پریدی چه چرته د دوی هجرت او کړی چه بل ملک ته چرته لارشی او پناه واخلی او بیا د هغه نه به څه حالات جوړیدی؟ یو طرف ته کالاباغ ډیم دے، په هغه باندے ئه راغستلے ده، بل طرف ته که اوره اوگورے نو هغه د ورځے ورځے څومره خی؟ یو طرف ته که ته د غورو تیم اوگورے چه هغه څومره دے، اوس پرے د پاسه بجلی راغله چه د بجلی تجربه پکار وه چه د پنجاب نه ئه کړے وے ځکه چه مونږه ئه پیدا کوف، نقصان ئه مونږ ته دے او فائده ئه هغوی اخلی۔ هغه هم راغله، راغله نو په هغه خوارخانے زمونږ په بنون کښے جی راغله۔ نو زمونږه دا گزارش دے چه که چرته خامخا دا گورنمنټ، یو خو دا وی چه قصداً غواړی چه خلق د مره شی، نقصانات د اوشی، د گورنمنټ چه کوم بلډونگونه دی هغه ته د نقصان اورسی، بیا خو یوه خبره ده چه تههیک ده او که نه وی چه د دوی دا کومه فیصله ده نو زمونږه د بنون د خلقو په دے باندے ډیر زیات احتجاج دے چه خدائے ته د اوگوری او زمونږ د غربت نه د ناجائز فائده نه اخلی او زمونږ سره د هغه سلوک نه کوی چه هغه د یوانسان سره نه کیری۔ دا خپله فیصله چه کومه د دوی ده نو دا د دوی واپس واخلی۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! په دے ضمن کښے زه هم خبره کوم۔ دا دوی چه څه اوونیل، د دوی سره مونږه ملگری یو۔ دا یوه لویه ناروا ده چه دا د بنون نه دوی شروع کوی۔ مونږه په دے پختونخوا کښے دا شه منو نه۔ زمونږه د دے پختونخوا بجلی ده چه زمونږه په بجلی کم خرچ کیری، ما ته د دے پته ده، زه به دجرے سره وایم په یو یونټ باندے نه پیسے د

ورسک خرچ دے، زمونڙه په دے صوبه باندے چه کله ايندهن چارج، سرچارج لگيدلے وو نو هغه ته زمونڙه ملا ماته وه واللہ، نو دا بل ظلم راسره شروع دے۔ نو که دا ظلم دوتی کوی نو دا دیوازے بنوں نه گنږی، مونږه ټول د پختونخوا چه غومره ملگری یو، مونږ به داکرم خان او باز محمد خان سره هر طرف ته په دے کښے شریک یو۔

جناب نجم الدین، پوانت آف آرډر، سر۔ هغه پریس والو د پریس گیلری نه واک آوت اوکړو د هغوی هغه بله ورځ، جی په دے سلسله کښ دا منسټران صاحبان ورغلی وو، د مشرق اخبار نه څه کسان ویستلے شوی وو۔ چیف منسټر او وزیرانو ورسره وعده کړے وه نو په هغه هم تر اوسه پورے څه عملدرآمد او نه شو جی۔ بیا د این این آئی د هغه بیورو چیف سره چه کوم زیاتے شروع شو دے۔۔۔۔

جناب سپیکر، حاجی صاحب! یو کس ورپسے ورشی۔

جناب نجم الدین، نه سر، دا خبره تاسو واورئ چه د این این آئی بیورو چیف او د هغه سره چه کوم د اطلاعاتو ډاټریکټر دے۔۔۔۔

جناب سپیکر، دا خبره به بیا اوکړئ کنه چه مخکښے خو پریس والا راشی۔ یو کس ورشی جی په دے پریس والا پسے۔

جناب نجم الدین، نه جی، دا د دوتی په نوټس کښے راولم چه درے پوانتس دی۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! د هغوی احتجاج په دے باندے دے چه د هغوی سره بهر څه وعده شوے وه چه د مشرق نه درے کسان ویستلے شوے دی نو هغه وعده اوس گورنمنټ پوره کوی نه۔

جناب سپیکر، تاسو لږ صبر اوکړئ جی چه هغوی راشی۔

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): په دے کښے به زه یوه خبره اوکړم جی۔ د هغوی سره په هغه وخت کښ مونږه خبره هم داسے کړے وه چه د حکومت زیات نه زیات کوشش دا دے خکه چه په دے کښ ټول خلق متفق وی چه د اخبار والو سره تاسو زیاتے مه کوئ او په هغوی باندے څه پابندی مه لگوئ او هغوی ته خپل هدايات مه ورکوئ۔ نو د هغه په رنډا کښ ورسره مونږه ونیلی وو چه تاسو د دغه په رنډا کښ چه تاسو زمونږ نه داسے خبره نه کول غواړئ چه په هغه کښ د حکومت چه دغه خپله واضحه پالیسی ده چه د هغه نه منحرف کیږی نه نو لازماً به ستاسوسره خبره اوکړی۔ په هغه کښ بیا هغوی د چیف منسټرسره خبره کړے وه او هغه بیا ډائریکټر ته ونیلی دی چه ته په دے کښ مناسب چه څه کارروائی کیدے شی نو هغه ته په دے کښ اوکړه۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! دا چه هغوی کوم واک آوت کړے دے۔۔۔۔

جناب سپیکر، زما خیال دے چه رومپے خود هغوی نه د ټپوس اوشی چه اوس رپورټ څه دے؟ تاسو یو کس دیخوا نه اولیږئ او یو کس به د دے خوا نه هم لارشی۔ دوه کسان لارشی جی او د هغوی سره خبره اوکړئ نو چه مسئله نے څه ده؟

جناب نجم الدین، د هغوی هغه مسئله دا ده، هغوی کهلاؤ لیکلے ده۔۔۔۔

جناب سپیکر، یره جی، تاسو مهربانی اوکړئ چه د هغوی نه پته اولگی، لار شی او هغوی هافس ته راولئ خکه چه ستاسو کارروائی ده۔ مطلب دا دے چه

ستاسو د ډيرو Grievances دی، هغوی به نه ریکارد کوی او چه پریس نه وی نو بیا خو به د هغه څه داسه دغه نه جوړیږی۔ یو کس نیم د دیخوا نه ورشی او یو کس نیم داخوانه ورشی۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! د واپلېا خبره دلته اوچته شوه
جناب سپیکر، نو منسیران نشته دے، چه هغوی خو راشی۔

جناب فرید خان طوفان، منسیران خو ناست دی کنه۔ پریس والا د راشی او که بیا تاسو دا وایی چه څه وقفه کیږدو۔

جناب سپیکر، هسه که څه پوائنټ آف آرډر وغیره د چا وی نو تاسو نه اوکړی نو مطلب دادے چه هغه پریس والا راشی۔

جناب اکرم خان درانی، یوه ډیره ضروری خبره به زه اوکړم چونکه منسیران صاحب ناست دے او زمونږه دانور رونږه هم ناست دی۔۔۔

جناب سپیکر، دا پریس والا ټول تلی دی؟

جناب اکرم خان درانی، هغوی تلی دی جی، خیر دے هغوی د نه وی، دوی ته نه مونږه وایو۔۔۔۔

جناب سپیکر، څما خیال دے، که څوک پوائنټ آف آرډر هم اوکړی ولے چه
ر قہتمه)۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی، په پیښور کښ داسه شوی دی، تاسو به د دے درے غلور ورځو اخبارات کتلی وی، په پیښور کښ یوه بنځه تله ده یو کور ته او د هغه کور نه نه د غلور کالو ماشوم اغستله دے او بیا هغه بنځه سره د هغه ماشوم په گاږی کښ نیولے شوے ده۔ باقاعدہ هغه ماشوم ورسره برآمد شوے دے چه هغه کوم ماشوم نه اغوا کړے وو۔ د هغه نه یوه ورځ پس بیا جی بل

ڪورٽه يوه ٻنجهه تلي ده او يو د دره ڪالو ماشوم چه په ڪٽ ڪڻن اوده وو، نه
 را اوچت ڪرے دے او هغه ڪور والا ٻنجهه ورته پاسيدلے ده چه چانے يا شربت
 نه ورته راوړے وے او هغه ٻنجهه هم وتلے ده۔ د ڪاري انتظام به وو ورسره
 او هغه ماشوم د هغه خانے نه ورک شوے دے۔ دا په اخبار ڪڻن راغلي دی۔ دا
 خو داسے يوه سلسله شروع شوه چه که هر سرے اوگوري چه زما هم د دره
 ڪالو بچے کيدے شی۔ يوه مور اوگوري د هغه هم د دره ڪالو بچے کيدے
 شی که هغه يوه گهنٽه غوک د چا نه جدا ڪري نو د هغوي به څه حال وی؟
 اوس د دے هغه حال خو به په هغه ڪور باندے وی چه د چا سره دا واقعه شوه
 ده خو کم از کم حکومت د دا اوکري چه دے ته څه داسے توجه ورکړی، دا
 خو يوه سلسله شروع شوه او د دے مستقل څه داسے روک تھام پکار دے۔ د
 دے نه مخکڻ واقعہ اوشوه چه د يو هلک نه نه ځر دے او ويستلے، هغه نه مړ
 ڪړو او هغه نه بيا هلته اچولے وو۔ نو په دے کيس ڪڻن خو زمونږ سره
 پروف دے جی که چرته دا ٻنجهه کومه چه نيولے شوے ده، دا صحيح
 Interrogate شی او پوليس د دے نه صحيح معلومات واخلی چه دا کوم بچے
 بل ورک شوے دے، دا ٽول جی يو گينگ دے، يو منظم پروگرام دے، نو زما د
 حکومت نه دا مطالبه ده چه دا خبره د په سنجدگي سره واخلی او په دے ڪڻن
 د هغه خبرے نه راولی چه يره دا خبره اپوزيشن ڪرے ده يا د گورنمنٽ د طرف
 نه ده، دلته حکومت د دے خلتو د تحفظ، دامن و امان ذمه دار دے نو اوس به
 غوک کار نه کوی، هر سرے به د خپل ڪور په گيت ڪڻن ناست وی،
 چوڪيداري به کوی۔ نو زما سپشل گزارش دے، زمونږ چيف منسٽر صاحب
 خونشته دے خو زمونږه ڊپٽي چيف منسٽر صاحب ناست دے نو د دے متعلق

دے د خامخا داسے غصہ احکامات جاری کرئی پہ دے فلور باندے چہ دا کومہ
 مبنخہ نیولے شوے دہ او بچے ترے نہ برآمد شوے دے، دا د پولیس صحیح
 Interrogate کری او د دے نہ بہ مکمل منزل تہ دوی اورسیری او زما پہ آخر
 کسین، دا د انسانیت مسئلہ دہ، دا د اولاد مسئلہ دہ، دھر چا اولاد شتہ دے، نو زما
 سوال دے د گورنمنٹ د طرف نہ چہ پہ دے کسین د دوی ضرور دلچسپی
 واخلی چہ د دے غصہ روک تھام اوشی او کہ روک تھام تے او نہ شی نو بیا بہ دا
 خلق را اوشی او پہ یو بل باندے بہ ہسے ورخی او دلته بہ ہفہ حالات جور
 شی چہ یو کور او بل کور بہ جنگیری۔

جناب محمد اورنگزیب خان، محترم سپیکر صاحب! اس ضمن میں میں بھی بات کرنا چاہتا
 ہوں کہ کوہاٹ بھی ایک لاقانون سرزمین بن گئی ہے۔ روزانہ ایک اغوا ہوتا ہے جی۔ کل
 بھی سٹی میں میرے ہی محلے سے ظہور نامی لڑکے کو اغوا کیا گیا ہے، سٹی کے علاقے سے،
 شہر کے علاقے سے جہاں سے پولیس تھانہ کوئی پچاس قدم کے فاصلے پر ہے تو یہ
 واقعات ہو رہے ہیں۔ یوسف ایوب خان ذرا مہربانی کر کے Strict ایکشن لیں ان کے
 خلاف جو بھی ہو۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! دا بنہ دہ چہ پریس والا ہم نشہ
 دے او پروپی ما یوہ خبرہ کرے وہ خو ما لہ دے وزیرانو صاحبانو جواب رانہ
 کرو چہ ما ورتہ ونیلی وو چہ شپن ارب او شپتہ کروہ روپی چہ ہفہ 20%؛
 کمیشن مونرہ پہ دے صوبہ کسین بند کرو نو دا مونرہ تہ فائدہ دہ خو دوی
 جواب رانہ کرو۔ آیا دوی دہغوی سرہ شریک دی او کہ شریک نہ دی نو ہفہ
 زما پہ خبرہ کسین وزن نہ وو؟ نو دا تپوس ترے نہ اوس کوم خکہ چہ اخبار
 والا نشہ دے نو چہ اخبار والا نشہ دے نو دوی دما لہ جواب را کری چہ خنکہ

چل دے؟

ارباب محمد ایوب جان، جناب سپیکر صاحب! دویں بہ جواب ورکوی، زہ ستاسو پہ خدمت کنیں یو عرض کوم۔ جناب سپیکر صاحب! تاسو تہ بہ یاد وی چہ پہ تیرو ورخو کنیں مونڑہ یو قرارداد ہم Unanimously پہ دے اسمبلی کنیں پاس کرے وو چہ اغوا برائے تاوان کنیں چہ کوم خلق ملوث وی نو ہغوی تہ سزائے موت پکار دے۔ جناب سپیکر صاحب! زمونڑہ پہ دے اسمبلی کنیں دیر زیات قراردادونہ پاس شوی دی لکہ پہ کالا باغ دیم باندے مونڑہ درے خلہ قرارداد پاس کرے دے خو د ہغہ قرارداد غخہ حل اوشو؟ د کومے اسمبلی چہ دومرہ عزت نہ وی چہ یو متفقہ قرارداد پاس شی او پہ ہغے باندے عمل درآمد نہ کیری نو دا یوہ دیرہ بدہ خبرہ دہ۔ بیا مونڑہ دلته غخہ لہ کینو؟ او ہغہ خلق چہ د ہغے قرارداد حمایت نہ کوی د ہغوی د پارہ د شرم خبرہ دہ۔ دویم نمبر جناب سپیکر صاحب، تاسو سپیکر ویں او تاسو تہ پتہ دہ چہ یو Unanimous قرارداد پہ دے ہاؤس کنیں پیش شوے دے کہ غوک Kidnaping کنیں Involve ویں او اغوا برائے تاوان ثابت شی نو د ہغے سزا چہ دہ، نو ہغہ سزائے موت دے۔ جناب سپیکر صاحب، دلته خو دیر زیات قراردادونہ پاس شوی دی لکہ Aerial firing دا ہم دے اسمبلی یو قرارداد پاس کرے وو۔ جناب سپیکر صاحب! تاسو تہ پتہ دہ لیدی ریڈنگ ہسپتال تہ، تاسو کہ ہاکٹر یا ایم ایس راوغوبستو نو 100 or 120 casualties due to aerial firing راخی۔ مونڑہ تہ خو دیرہ آسانہ دہ چہ قانون جوڑ کرو خو پکار دا دہ چہ پہ قانون باندے Implementation ضروری دے چہ ہغہ مونڑہ اوکرو۔ لیڈر آف دی ہاؤس، چیف ایگزیکٹوو دلته زمونڑہ سزہ ناست دے، قانون مونڑہ جوڑ کرو خو دا

دوئی دیوتی ده چه بیا د هغه Implementaion اوکری - نو He is sitting over

here, we will ask him that why he is not implementing? ولے چه

گورنمنٹ Bound شی جناب سپیکر صاحب، چه یو قرارداد پاس شی نوگورنمنٹ له پکاردا ده چونکه هغه آئین شی، یو قانون شی یا د قانون حصه شی، چه لازمی طور باندے په هغه باندے عملدرآمد اوکری - چیف ایگزیکتیو، He is Leader of the house، بتول زمونږه آئریبل ایم پی اعز، دا قرارداد دونه منظور کړی دی، مونږه ستاسو په وساطت گورنمنٹ نه دا وایو چه کله به تاسو دا Implement کوئ؟ یا چه تاسو فیل شوی نو بس پریردی دا خبره چه مونږه نه شو کولے - دیره مهربانی جناب سپیکر صاحب -

جناب سید رحیم خان، سپیکر صاحب! زه هم یوه خبره کوم - سپیکر صاحب! ما د C & W محکمے متعلق هم څه تحریک التواء پیش کړے وه او هغه په دے ایجنډیا کښ نه ده راغلے - اکثر چه کومه ایجنډیا وی نو په هغه کښ راشی چه توجه دلاق نوټس، تحریک التواء وغیره وغیره، پرون په ایجنډیا کښ وو او نن هم په ایجنډیا کښ دی خو زما په خیال نن هم څه نشته دے او غالباً سبا پکښ دا څه سوالونه غونډے دی - نو زما دا عرض وو چه دا کوم چه نه پکښ ورکړی دی نو دا به سبا راخی او که به نه راخی؟

جناب سپیکر: داسے کار دے چه یو شے ستاسو په نوټس کښ زه راولم چه د اسمبلی متعلق څومره ستاسو Matters راخی که هغه په هر یو شکل کښ وی نو هغه ته نمبر ورکړے کیدے شی - اوس بدقسمتی دا ده زمونږ چه یو سری، فرض کړه د تیر شوے میاشت په یکم متی باندے یو شے داخل کړو، کال ایتیشن نه داخل کړو، بل ورپسے په دویم، مونږ بیا هغه ته

Numbering ورکوو - ايڊمشن نه چه اوشى نو بيا نه مونڙه هم په هغه
 Numbering باندے اخلو - نو ستاسو داسے کار اوشى چه تاسو حو په وخت
 باندے ليکن تاسو نه مخکين يو سرے راشى نو مونڙه هغه له Preference
 ورکوو - نن هم زما په نوټس کنڀ راغلل بلکه ما ته خپل سيکريټري تر دے
 هم اووے چه جى تاسو ممبرانو صاحبانو ته اووایئ چه بنه او به گورو غه
 دى او هغوى بيا مونڙه نه گلے کوى، زمونږ د علاقو خلق وى او مونږ ته
 واتى چه دا _ او مينځ کين نه Strictly په هغه نمبرو خم - هغه کين سيد
 رحيم خان، زه دا اوگورم بلکه ما يو بل شے هم پکين کرے دے، اوس دا زه
 چه د اسمبلئ خپل کاغذونو ته اوگورم نو دا نيم غوټ خو د نجم الدين خان
 وى - بيا زه هغه سره دا طريقه کار کوم که فرض کره د هغوى کال اټينشن
 وى نو هغه يو سيشن ئے نه شى پورا کولے، زه د هغوى نه يو يو اخلم او
 وزپسے هغه نمبر کنڀ کمزورى راخى که فرض کره د هغوى شل په يو
 ورخ راغله وى نو که د بل ورپسے په سبا يعنى دونشتم نمبر د بل راغله
 وى نو زه يو د دوى نه اخلم او هغه دونشتم اخلم نو په دے گلے مه کوئ -
 تاسو په ټانم باندے داخلوئ - هان که ما له مو دا ثبوت راکړو چه يره خما
 مخکينے وو او ما مخکين داخل کرے وو او هغه نمبر ئے دا وو نو هغه
 وځپت کين به زه بيا د سيکريټريټ برخلاف بالکل ايکشن اخلم - نو دا زما
 خپله گلے وه تاسو نه چه تاسو مهربانى اوکړئ په دے پريشر مه اچوئ جى -
ملک جهانزيب خان، جناب سپيکر صاحب! کله چه مونږ راشو او اکثر مونڙه
 داخل کوو، هغه سيشن تير شى او هغه بل سيشن له دا Lapse شو، نور به بيا
 داخلوئ - زما مقصد دے چه يو شے رانه شى نو هغه -----

جناب سپیکر، دا خو جی تاسو رولز اوگورنی کنه، هغه کسین چه ایڊمشن کیری نو په هغه کسین به باقاعدہ "آئندہ سیشن کیئیں" نو هغه سیشن چه راشی نو په هغه کسین کوم غیڙونه راشی، راشی، چه کوم را نه شی، هغه Lapse شی سوانه د دے نه چه کونجپن Take up نه شی یعنی Move نه شی نو هغه کونجپن بیا چه کله نمبر راخی، په هغه کسین راخی۔ دا نور Matters داسے دی چه هغه Pertain کوی هم هغه Particular session ته۔ نو اوس قانون سره خوزه غه چلے نه شم کولے لکه چه د خانه ورته غه دغه جوړ کرم چه یره دا خو به خامخا وا نه وریدے شو لکه اوس دا نن ستاسو سوالونه نیم غوٽ پاتے وو، دا هم ما یو قسم لږ غونٽے زیاتے اوکړو For particular reason چه هغه ما دغه کړو گنی Otherwise position دا وو چه دا سوالونه تاسو ته Table شوے دی بس That all۔ گورنی جی لکه اوس دا به نه وایمه، علاؤالدین صاحب اوس په دے اسمبلی کسین نشته که هغوی موجود وے نو روز به نه ما سره جن (وو۔ هسے نه چه علی افضل خان اوس په دے جن) شروع کړی۔ هغوی به روز پاسیل چه دا جی Starred Questions دی او دا Unstarred Questions دی۔ روز به نه عبدالاکبر خان سره جن (وو او مونږ به ورته لاسونه ټپول هلته نه، چه او واقعی زبردسته خبره ده۔ نو ستاسو د Benefit د پاره هغه ټولو غیڙونو باندے ما یو قسم دا هدایت کړے دے چه اسمبلی ته مو وائیلی دی چه یره دا ټول Questions 'Starred' treat کوی۔ نو دا پوزیشن دے جی، په دے گلہ مه کوی او انشاء اللہ تعالیٰ هیڅ قسم له به بے ضابطگی نه کیری۔ جی!

ملک جمائزب خان، جناب سپیکر صاحب! یوه آخرینی خبره کوم، یوه خبره،

نوره خبره خلاصه ده۔ زه جي دا عرض كوم چه اكثر بعضه ممبران كم سوالونه وركوى او بعضه ڊير وركوى۔ لکه تاسو اوفرمائيل چه نجم الدين خان زيات سوالونه وركوى او مونڙ نه راخلو نو دغسه په ڊير تخيزونو کښن۔۔۔۔

جناب سپيکر؛ نه جي په هغه کښ تاسو زما په خبره۔ تاسو ښه پوهه وکيل يئ جی۔ هغه چه شل داخل کړی یعنی ایک، دو، تین کښ نو هغه بیس راشی خو چه په کومه وړخ زه د هغه اخلمه نو که د هغه نه یو اخلم نو بل بیا اکیس واخلم، دهغه دویم نه اخلمه۔ یو، یو شے وړله راولمه۔

ملک جهاتریب خان؛ زما جی صرف دا عرض دے چه یو ممبر هم محرومه پاتے نه شی چه کم از کم په سیشن کښ د یو ممبر خا مخا یو سوال پروت وی نو کم از کم هغه پخپله حلقه کښ چه څه خبره به کوی، ځکه چه دا خو د هر یوے حلقے خلق غواړی چه زمونږ ممبر په جلسه کښ څه اووئ د خپلو مسئلو متعلق، د دے علاقه متعلق نی څه اووئ؟ او که نه او نه ونیل نو بعضه محرومه پاتے شی او بعضه دغه شی۔ اکثر داسے کیږی که یو سرے خان ڊیر وژنی کنه خو چه په اسمبلئ کښ خبره نه کوی، وائی دا نه پوهیږی او ده له خبرے نه ورځی۔ تاسو ته پته نشته، مونږ ته د خپله حلقے د خلقو پته ده چه وراوځو نو خبرے کوی۔۔۔۔

جناب سپيکر؛ دا زه Appreciate کومه خو زما هم۔۔۔۔

ملک جهاتریب خان؛ حالانکه مونږ خو چه کوم پوه شو۔۔۔۔

جناب سپيکر؛ ارباب صاحب!

ارباب سيف الزمان؛ جناب سپيکر! دا عبدالرحمان خان چه کوم کونسچن او چت

کرے دے دا د کرپشن، دا کمیشنونہ چہ بنورلے شی، دا ڊیره ضروری خبرہ
 ده۔ په دے باندے ایکشن اغسل پکار دی۔ بدقسمتی دا ده چہ غوک دے طرف ته
 توجه نه ورکوی۔ هر سرے دا وانی چہ مونږه دومره قرضدار شو۔ زمونږ په
 علاقه کنیں، په دے بتول ملک کنیں هر یو کس غومره قرضدار دے، د
 Foreign countries قرضونہ شته، د لوکل بینکونو قرضونہ شته، د دے هډو
 غوک علاج نه کوی او دے طرف ته هډو توجه نه ورکوی او وانی چہ شته،
 وانی چہ دا غومره بجهت دے دلته او دا کرپت آفیشلز په دے کنیں غومره
 پیسے حوری، د دے برخلاف سخت ایکشن اغسل پکار دی او د دے معلومات
 کول پکار دی چہ د دے رومبے حیثیت غه وو او موجوده حیثیت غه دے
 د دے؟ تر کومه پورے مونږه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، ناسو خو پخپله هم وکیل یی جی، قانون جوړ دے او هغه کنیں
 دا شے شته۔ هغوی وانی چہ که د چا خپل حیثیت نه زیات دغه وی نو د هغه
 برخلاف کارروانی کیده شی خو بدقسمتی دا ده چہ غوک Evidence
 ورکوی؟۔۔۔۔۔

ارباب سیف الرحمان، جناب سپیکر! دا تهیک ده چہ قانون شته خو چہ ایکشن
 پرے غوک واخلی کنه۔ چہ ایکشن پرے غوک نه اخلی او هم داسے
 Encourage کیږی۔ دوی وانی مونږ به احتساب کوو، احتساب هم برائے نام
 دے، هیڅ احتساب نشته دے او هیڅ چا سره نه دے شوه۔ نو پکار دا ده چہ
 دوی سره پرے حساب اوشی او په دے باندے ایکشن اغسل پکار دی۔ هسے د
 خله خبرو نه غه جوړیږی؟

جناب سپیکر، توفیق خان!

جناب توفیق محمد خان، محترم سپیکر صاحب! ہیر Humble request کومہ،
 غصہ راتہ نہ شی۔ زما دا سوال وو 613 نمبر، ہغے باندے Discussion شروع
 وو، زہ د رول 48 د لاندے تاسو تہ Request کوم چہ پہ دے باندے مونر لہ پانم
 راکری، زمونرہ ہیر ممبرانو پہ ہغے باندے خبرے کول غوبنٹل۔ ہغہ ہیرہ
 اہمہ خبرہ دہ چہ ہغے باندے Full discussion اوشی نو دے د پارہ مہربانی
 اوکری۔

جناب سپیکر، توفیق خان! رول 48 لہ اولولئی چہ 48 غہ وائی؟ ہغہ چہ غہ
 وخت سوال جواب شروع وی او تہ نوپس ورکریے چہ پہ دے Discussion
 کوو نو ہغہ ہلتہ کنس فیصلہ شی۔ بیا چہ کوم دے د رول 38 لاندے Provision
 دے چہ کوم پاتے شی ہغہ تاسو تہ Table شی And that is the answer.

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! زہ رولز باندے خو پوہ نہ یم
 چہ دا زہ خبرہ کوم، دا کوم رول لاندے راخی۔ تاسو بہ راسرہ مہربانی کوئی،
 ما تہ بہ یو منت موقع راکری۔ زمونرہ دا منتسراں صاحبان او حکومت ملگری
 چہ دی، دوی د ہافس کنس مونر تہ یوہ خبرہ اوکری او د تولو پہ خیر خبرہ
 کومہ جی۔ دوہ فسادات دا تیر دوو میاشتو کنس پہ دے صوبہ کنس شوے وو۔
 یو شوی وو پہ ہنگو کنس سنی شیعہ فسادات او یو فسادات پہ مانسہرہ کنس
 شوے وو د یو قیدی پہ جیل کنس د مرکیدو پہ وجہ ہیر شدید قسم فسادات
 شوے وو دوارو خائینو کنس۔ داسے شوے وو چہ ما تہ Privately دا پتہ
 لگیدلے وہ چہ کہ آرمی والا پکنس وو او کہ ایڈمنسٹریشن وو، داسے جنگ
 مونرہ پہ پاکستان ہندوستان والا نہ دے لیدے لکہ ہنگو او پہ مانسہرہ کنس چہ
 شوے دے۔ خو دے کنس د ہنگو پہ شاہو کلی کنس پہ اکیس مارچ باندے چہ

کوم فسادات شوی دی، په هغه کښ گنر کسان مړه وو او په مانسره کښ هم گنر کسان مړه شوه وو، پینځه شپږ کسان خو مانسره والا د هنگو نه روستو شوی دی۔ مانسره والا کسانو ته معاوضه حکومت ورکړه ده خو هنگو کښ چه کوم فسادات شوی دی، د هغه معاوضه تر اوسه پورې نه ده ورکړه شوه۔ نو زه دا د هغوی په نویتس کښ راولم چه مهربانی د اوکړی لکه څنگه چه په مانسره کښ ورکړه ده خکه چه سپلیمنټری بچت کښ هغه شته چه نه ورکړه دی پیسه۔ نو دا د هنگو والا مخکښ شوه وو، پکار ده چه هنگو ته مخکښ ملاق وې او بیا مانسره ته۔ خو ښه ده چه مانسره والا غریبانانو سره نه ښه اوکړل او هغوی له نه ورکړه، چه اوس د هنگو ته هم ورکړی۔ دا خبره مو کول غوښتل۔

جناب سپیکر، جی آئربیل منسټر، پلیر۔

حاجی محمد یوسف خان (وزیر صحت عامه)، جناب سپیکر! اکرم خان صاحب او اورنگزیب صاحب چه کومه مسئله د هانس کښ د پواننت آف آرډر په ذریعه باندې راوسته ده، زما په خیال باندې جی د یو ملک، د یو قام د پاره هر ښه شے ضروری دے لیکن د ټولو نه اول شے لاء ایند آرډر دے۔ چه په کوم ملک کښ او په کوم قام کښ د لاء ایند آرډر مسئله خرابه وی نو زما په خیال هغه قام هغه خپل مقصد نه شی پورا کولې چه کوم د هغه حق جوړیږی۔ زما گزارش دا دے په دے ضمن کښ چه اکرم خان صاحب او اورنگزیب صاحب چه دا کومه مسئله راوچته کړه ده، د دے ډیر لوڼه اهمیت دے او د حکومت په قرأ الضو کښ اولین فرض دا دی چه هغه لاء ایند آرډر ته ترجیح ورکړی۔ زه د دوی مشکور یم چه دوی دا مسئله د کوهات متعلق اورنگزیب صاحب او وڼی

او د پینبور متعلق درانی صاحب اوونے، انشاء اللہ کوشش بہ دا کوو او دا د حکومت فرانسو کتب دہ او زہ بہ اوس چہ د دے خائے نہ اوخمہ نو پہ دے باندے بہ آئی جی پی صاحب سرہ ہم خیرہ کوو، دی آئی جی سرہ بہ ہم خیرہ کوو چہ صحیح واقعات غہ دی او پہ دے باندے ایکشن اغستلے شوے دے، نہ دے اغستلے شوے، کوم حدہ پورے اغستلے شوے دے؟ او دا ستاسو پہ وساطت باندے دوی تہ تسلی ورکومہ چہ کہ پہ دے ضمن کتب ہر یو سرے سرکاری ملازم غہ کوتاہی کوی نو د ہغہ خلاف بہ سخت نہ سخت ایکشن اغستلے کیری انشاء اللہ۔ دے سرہ جی عبدالرحمان خان او ارباب سیف الرحمان صاحب، د ایوب جان صاحب مسئلہ ہم شتہ حو دا دوارہ پکبش یو دغہ باندے راغلی دی، د کرپشن متعلق دوی خیرہ کرے دہ۔ جناب سپیکر! د حقیقت نہ سترگے اړول زما پہ خیال باندے مناسب نہ دی۔ د دے خبرے نہ ہیخ غوک پہ دے ملک کتب انکار نہ شی کولے چہ کرپشن نشتہ۔۔۔۔

جناب فرید خان طوقان، نہ اورو، نہ اورو۔

وزیر صحت عامہ، نہ اورے، دا ولے؟ ہغہ گل سنر اولگوہ کنہ۔

جناب فرید خان طوقان، جناب سپیکر صاحب! مسنتر صاحب پخپلہ لہ پہ غوہونو باندے درون دے او دوی خیرہ پرو کوی۔

وزیر صحت عامہ، خبرہ خو دیر پہ زورہ کوم خو شاید چہ زہ، بنہ پہ زورہ بہ کوم۔ نو زما گزارش دا دے جی چہ دا یو حقیقت دے او د دے نہ غوک نہ دی خبر جی؟ آیا د دے نہ ہغہ عوام پریردہ، د ہائیکورٹ ججان نہ دی خبر؟ د دے نہ صدر پاکستان نہ دے خبر؟ د دے نہ وزیر اعظم پاکستان نہ دے خبر؟ د دے نہ سپریم کورٹ نہ دے خبر؟ اوس صرف دا خبرہ، زہ چہ غومرہ پوہیرم، دا

خبره د پنخوسو کالو نه راروانه ده او دا خبره کيږي خو حقيقت دا دے چه د خبرے کولو يو مقصد وي او په هغه باندے عمل کولو بل مقصد وي۔ په دے ملک کښي جی قانون دے جناب سپيکر صاحب، زما په خيال باندے زه خو دومره نه پوهيږم په قانون باندے او تاسو د سپيکر شپ نه علاؤه يو ډير بڼه قانون دان يی چه يو جمهوري ملک کښي څوک چا ته د قانون نه بهر لاس نه شي اچولے، هر يو جرم چه کوم دے، هغه به د قانون مطابق په هغه باندے عمل درآمد کيږي او پس د هغه نه به د قانون مطابق هغه ته سزا ورکولے کيږي۔ افسوس دا دے چه دا خبره خو زمونږ د هر سړي په ځله باندے ده چه کرپشن دے، کرپشن دے خو دے کرپشن د پاره عملي کار کول پکار دي او څو پورے چه عملي کار او نه شي نو زما په خيال په دے باندے هيڅ اثر نه پريوځي۔ زه ستاسو په وساطت باندے عبدالرحمان خان ته دا دعوت ورکومه چه دوي د يو کيس داسے راپيدا کړي او زه ورسره وعده کومه چه پاڅو او هغه کيس باندے هغه قانوني تقاضه پورا کوو لکه څنگه چه ما تاسو ته عرض اوکړو چه قانون نه بهر څوک چا ته لاس نه شي اوچولے نو که داسے د دوي په نوټس کښي داسے خبره وي او دوي ته د دے څه معلومات وي نو زه ستاسو په وساطت باندے دوي ته دا وایمه چه هغه کيس د رامنځه ته کړي چه پاڅو ورپسے او هغه له څه قانوني لارده د هغه گريوان ته د لاس رسولو د پاره، هغه په صحيح طريقے استعمال کړو نو انشاء الله تعالیٰ خبره به مقصد ته اورسي۔ څو پورے چه د حکومت سوال دے نو زمونږ خو دے حکومت ته اوس راغله يو او دا حکومت چه کله راغله دے نو د دوي دغه اوله Priority ده چه مونږ کرپشن ختموو ليکن ناکامي زما په خيال په دے وجه باندے ده چه هغه قانوني تقاضے نه پورا

کیری۔ زما پہ ناقص خیال باندے چه قانونی تقاضے نہ شی پورا کولے نو عدالت هغوی له سزا نہ ورکوی۔ ولے چه عدالت خو یو داسے خانے دے چه هغه خو په انصاف او په میرتب باندے خی او چه په قانون کین د یو سړی گریوان ته لاس نه شه اچولے نو هغه به عدالت پریردی۔ نو زما گزارش به دا وی چه که دا خبره یو حقیقت دے او دا نه د عبدالرحمان خان د ذات سره تعلق ساتی او نه زما د ذات سره تعلق ساتی، دا د دے ټول قام یو مسئله ده خو حقیقت دا دے چه عملی طور سره دے باندے تر اوسه پورے عمل نه دے شوی او عمل به هله کیری جی چه هر سرے په صحیح طریقے سره په دے کین تعاون اوکړی چه د چا غومره وس رسی او د چا چه غومره رسی او پس د هغه نه به دا مسئله روانیری۔ زه عبدالرحمان خان او ارباب سیف الرحمان صاحب ته ستاسو په وساطت باندے دا تسلی ورکومه چه د موجوده حکومت دا اوله Priority ده، دا نے خواهش دے، دا نے کوشش دے او خاص کر زمونږه د چیف منسټر صاحب بار بار دا وینا ده او دا نے کوشش دے چه کرپشن ختم شی، که ختم نه شی چه کم از کم کم شی لیکن دے کین د تعاون ضرورت دے او په دے کین د قانون مطابق کارروائی کول پکار دی چه دا مقصد حاصل شی۔

جناب سپیکر، ستاسو دا باقاعده کارروائی حو ټوله پاتے کیری۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! پواننت آف آرډر باندے اودریدږمه او وزیر صاحب ته یو شه په گوته کوم۔ زه ممبر وومه او د بټیگرام جیل معاننه ما کړے وه او هغه اوس هم په ریکارډ باندے شته چه د بټیگرام په جیل کین نه اوسپنه وه او دا د پاکستان او د دنیا په تاریخ کین چه لنډل ته ستنه چرته چا نه ده ورکړے، د بټیگرام په جیل کین لنډل ته د اوسپنے ستنه

ورکړے شوے وے او زما په خیال چه نن به هم د جیل هغه ستنه وی۔
چونکه حاجی صاحب زه Target کرم، یو مذهبی سرے یمه، زه به هیچ
چرے هم هغه خبره نه کوم چه هغه دروغ وی۔ ما د جیل جرنیل ته اوونیل
چه په دے پورئى باندے پاس اوخیژه او دے دغه له لته ورکړه۔ په هغه کښ
سیمنت نه وو، چا غه اوکړل؟ ولے نه او نه کړل چه مونږه دا ونیل چه دا
حکومت د عوامو حکومت نه دے دا د پیسو خورو حکومت دے نو تاسو چه
دعویٰ کوئى، تاسو د عوامو دعویٰ کوئى۔ تاسو له چه عوامو ووت درکړے
دے نو په دے وجه باندے نه درکړے دے چه د هغوی مفادو ته به گورنى او د
هغوی د مفادو عزیز والو ته به گورنى۔ دویم درته اوس بنایم۔ دویم دا حاجی
عدیل تله دے او د مانسرے د ایجوکیشن سکینتل وو، تاسو د هغه غور
ولے نه کوئى؟ دا احتسابونه د مخه د پاره تاسو جوړول؟ دریم درته بنایم۔ دا
زمونږ د فود چیترمین ناست دے او په فود کمیټی کښ نه اوونیل چه په
چارسده کښ اته زره بورئى غښ وو، دا دے ناست دے او هغه مونږه برابر
کړل۔ مخنگه مو برابر کړې؟ ته نورغه غواړے۔ حاجی صاحب! ما دا خبره نه
کوله، اوس نه خکه کوم، ما تاسو ته یو لار اوبودله نو ته خو هم د
کرورونو روپو، د خاورے، سوال دا نه دے، سوال دا دے چه مونږ خدائے
سره وعده کوو، ما ورته ونیل چه مونږ به دا غلا ورکه وو۔ دا تراسی
ممبران مونږ د صدق دل نه وایو چه دا غلا ورکه وو نو د هغه د پاره درته ما
لاره هم بنودلے وه چه جرگه به جوړه کړو او په دے دفترنو به اوگرخو
چه اے رونړو، اے افسرانو، اے ممبرانو، اے دوستانو، مونږه اراده کړے ده
چه زمونږه دا ملک خرابیږی دا زمونږه خاورے ته نقصان دے، خدائے ته

اوکوریٰ چہ یو کال صبر اوکریٰ او مونر سرہ رورولی اوکریٰ او دا کمیشنونہ مہ اخلی۔ درے سوہ کروہ روپیٰ کمیشن بہ بیچ کیری او گنی نو زہ اوس نہ شم وئیلے خو زہ پختون یمہ، زہ نہ قرآن کوم او نہ م دیو خل نہ سوا چرتہ کرے دے، چہ ہفہ م ہم د بی بی د وجے نہ اوکرو گنی نو زہ قرآنونہ نہ کوم۔ بالکل زہ قران نہ کوم، زہ پہ خبرہ باندے عمل کوم۔ دلته کئیں بہ بتول درے کانری طلاق و اچوف او دا طلاق بہ آخر و چہ نہ بہ کمیشن اخلو او نہ بہ کمیشن تہ غوک پیریدو۔ کہ دا صوبہ صحیح نہ شوہ نو زما نامہ بدلہ کری۔ پرون م درتہ وئیلی وو او حاجی صاحب، نن نے ہم درتہ وایم چہ خپل جائیداد دے صوبے لہ بیا د خدانے پہ نامہ ورکوم کہ مونر کامیاب نہ شو خو کوے نے نہ۔

وزیر صحت عامہ، جناب سپیکر! دا عبدالرحمان صاحب -----

جناب بشیر احمد بلور، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر صاحب! پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے عرض کوم چہ فاضل وزیر صاحب دیرے شکلے خبرے کوی د Law & order situation پہ بارہ کئیں۔ ولے چہ ہفہ ختمہ شوہ نو زہ ورتہ دا درخواست کوم چہ Law & order situation تر ہفہ وخت پورے نہ شی بنہ کیدے چہ تر کومے پورے ملکی اقتصادیات تھیک نہ شی او دویٰ خود دعویٰ دیرے لونے کوی دی چہ مونر دا بجت ہم پیش کوو او مرکز کئیں ہم دیر دغہ اوشو، ہفہ پیسے ہم زیاتے شوے، Reserves مو زیاتے شو، سٹاک ایکسچینج ہم تھیک شو، او دا تاسو اولیدل پرونہ پورے چہ پہ پچپن روپیٰ باندے دالر شو۔ د اقتصادیاتو سرہ د Law & order situation ترلے دے او دویٰ د مونر تہ دا ہم نن لہ اوبنایی چہ دویٰ خو دلته خبرہ اوکریٰ چہ مونر بہ لاء

اینہ آرڈر صحیح کرو خو تر کومے پورے اقتصادیات نہ شی تھیک کیدے، دا Law & order situation نہ شی تھیک کیدے، دا Law & order situation نہ شی تھیک کیدے۔ نو دوی د مونر تہ دا ہم او بنانی چہ د اقتصادیاتو بارہ کنی دوی غہ نقطہ نظر لری چہ دا بہ دوی غنگہ بنہ کوی او غنگہ طریقے سرہ بہ دادوی کوی؟

وزیر صحت عامہ: جناب سپیکر! د ریکارڈ د درست کولو د پارہ د عبدالرحمان خان د دے خبرے، دوی د بتگرام د جیل خبرہ اوکرہ، غہ نے پکنی د بل اوکرہ۔ زما گزارش ہم دغہ دے چہ ہر غہ چہ کیری، د یو قانون لاندے کیری۔ چیف منسٹر، منسٹر د دے خبرے Authorised نہ دی چہ یو سری تہ او واتی تہ غل نے او ہغہ تہ سزا واورئی او ہغہ جیل تہ اولیری۔ د ہغے د پارہ خیل یو پروسیجر دے، د ہغے د پارہ خیل یو طریقہ کار دے، د ہغے مطابق بہ کیری پہ صبر او سزا بہ ورکولے کیری۔ تر غو پورے چہ د عبدالرحمان خان خبرہ دہ، زہ دا منم دا یو نیک سرے دے، پیر بنہ سرے دے، زہ ستاسو پہ وساطت دوی تہ دا وایم چہ دے زما مشر شو او زہ بہ نے کشر شم، دے د مخکنی شی، زہ بہ ورپے شم، کم از کم چہ ما سرہ یو دیپارٹمنٹ دے او ہغے کنی بہ خو او چہ غنگہ دوی وانی، کہ وانی چہ منت کوو نو منت بہ کوو او کہ دوی وانی چہ جنک، دے، نو جنک بہ کوو او کہ دوی پکنی غہ یروف راپیدا کوی نو زہ بہ ورسرہ ملگرے یمہ۔ دا زما دہ سرہ پہ دے فلور باندے وعدہ شوہ چہ دوی زما مشر دے او زہ دوی کشر یم او دے زما تہ پیر مشر دے او زہ دوی قدر کوم او دہ احترام کوم۔ نو زما د دیپارٹمنٹ تہ بہ ستارٹ واخلو، زما د محکمے نہ بہ ستارٹ واخلو نو کہ دا یوہ محکمہ مونرہ

راتینگہ کرلہ او ددے نہ مونڑہ بالکل کرپشن ختم کرو نو زہ او دے بہ ددے
قابل شو چہ مونڑہ بہ بل سړی تہ گو تہ اونیسو۔

جناب سپیکر، عبدالرحمان خان! غخہ وانے؟

جناب عبدالرحمان خان: زہ د وزیر صاحب ددے خبرے، بس دا د صبا نہ زما او
دده دا فریضہ شوہ (تہقے) او، دا یو جہاد دے او د پختونو د صوبے د پارہ زہ
دے جہاد تہ تیاریم۔ زہ بہ نہ بال بچ لہ خم او زہ بہ ہیچ چرتہ نہ خم، ددہ سرہ
بہ مے ملا ترے وی۔۔۔۔

جناب محمد افتخار خان مہمند: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! زہ خو پہ پوانت آف آرڈر باندے
ولاریم، خود دوی نہ یو تپوس کوم۔ دوی چہ کوم حکومت کنیں ناست دی
احتساب کمیٹی جوڑے کری دی، دا نے د غخہ د پارہ جوڑے کرے دی؟ دا
خلق چہ پکنیں غلا کوی او دے خلقو پے دغہ کوی نو آیا دا نور نہ شی
کولے۔۔۔۔

آوازیں: د خدمت کمیٹی۔۔۔۔

حاجی عبدالرحمان خان: د خدمت بیلے دی او د احتساب بیلے دی۔ د خدمت
کمیٹی نے د دوی د پارہ جوڑے کری دی چہ پہ دوی نے اعتبار نشتہ۔ پہ دے
خپلہ دلہ باندے نے اعتبار نشتہ، نو دوی لہ نے خدمت کمیٹی جوڑے کرے
دی۔ ہغہ د دوی پہ ضد کنیں دی۔ دا دوی چہ احتساب کمیٹی جوڑے کرے دی
دا د غخہ د پارہ دی او د دوی اوس غخہ کار دے، دا چہ ہرہ ورخ پہ اخبار کنیں
راخیم د دوی غخہ کار دے؟ نو چہ سرے غل نیولے نہ شی نو بیا ضرورت نے
غخہ وو چہ تاسو جوڑولے؟ حاجی صاحب، امین دعا د خیر دہ، ممبرانو

صاحبانو تاسو واوریدل او په ریکارډ راغله، سحر به زه ستا دفتر ته درخمه -

جناب سپیکر: نه صبا سیشن دے، چه سیشن چه ختم شی -----

حاجی عبدالرحمان خان: نه نه، خیر دے، سیشن دوی -----

وزیر صحت عامه: پکار ده جی چه سیشن چه ختم شی کنه -----

حاجی عبدالرحمان خان: نه نه، خیر دے، سیشن ته نه گورو دا زما او ستا مشن

شو -----

وزیر صحت عامه: دلته کښن زما دیوتی ده، زما زمه واری ده - خیر دے چه دا

پچاس سال کرپشن شوے دے، دا دوه ورخه پکښن نور انتظار اوکړه - هیڅ

دومره تعدی نشته - که خیر وی چه دا سیشن ختم شی، زه به تاسو له دعوت

درکړم چه راڅه اوس مخکنی شه -----

حاجی عبدالرحمان خان: نه نه، یو منت هم نه ورکوو -

جناب سپیکر: جی!

جناب محمد افتخار خان مہمند: جناب سپیکر صاحب! چونکه دے پریس والا واک

آوت کړے وو او زمونږ معزز ممبران هغوی سره لا گفت و شنید کوی نو

تاسو په پوائنټ آف آرډر باندې د اوپن ډسکشن اجازت ورکړو - گزارش دا وو

چه زمونږ معزز ممبر توفیق محمد خان صاحب تاسو نه یو اجازت غوښتلو د

رول 48 لاندے د نوټس ورکولو - نو زما گزارش جناب سپیکر صاحب، دا دے

که تاسو لږ د دغه نه کار واخلی او هغوی ته دا Permission ورکړی چه هغوی

په هغه خپل کونسچن باندے د رول 48 که سیکرټریټ ته ورکړی، نو تاسو

مهربانی اوکړی "Any Tuesday" یا "Two clear days' Notice" څکه چه هغه

only request I making of the Chair Janab Speaker Sir, that he be allowed to move a notice, then you put down for discussion,

زما Janab Speaker Sahib, just to how you want to deal with it.

----- Is this گزارش جناب سپیکر صاحب

جناب سپیکر: زہ تاسو ته یو دا عرض کومه کنه جی۔ دا رول 48 چه کوم دے کنه جی، چه د دے دا Stage اوگورنی چه غه وخت راخی او په رول 38 کین لږ Stages باندے تاسو په رول 48 به روستو راشو، دومره خبره نه ده خو رومبے به رول 38 گورو۔۔۔۔۔

----- جناب محمد افتخار خان مہمند: رول 38 خو او شو کنه جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رول 38 گورنی جی، تاسو لږ رول 38 اوگورنی او Particular question خبره چه هغه په دے کین نه دے راغلی، گورنی جی، هغه Question که فرض کره په دے مینخ کین راغلی وے نو روستو به بتول Questions هغه Lapse کول۔۔۔۔۔

----- جناب محمد افتخار خان مہمند: زما گزارش دادے کنه جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو عرض کومه جی، هغه Question که فرض کره په دے مینخ کین راغلی وے او هغه د ډسکشن د پارہ Admit شوے وے یا 'Two days' notice ورکړے شوے وے نو هغه به نور بتول Questions lapse کول، که نه به نے Lapse کول؟ مالہ دا جواب را کړی۔

----- جناب محمد افتخار خان مہمند: نو جی دا خو به تهیک وه چه If you decided

----- Janab Speaker Sahib, to take it up.

----- جناب سپیکر، تهیک شو، اوس۔۔۔۔۔

Then Notice take up کرے وے وے
 جناب محمد افتخار خان مہمند: چہ تاسو کله دا

other matters would have lapsed but Sir, my submission is that If

----- the honourable Member is allowed

جناب سپیکر، اوس یو منت لہ دا یو شے گورو، خیر دے غہ دومرہ خبرہ نہ

دہ، خان پوهول غوارو۔ اوس دلته دا پوزیشن دے، "If any question

placed on the list of questions for answers" جی؟

جناب محمد افتخار خان مہمند: جی، جی۔

Mr. Speaker: "On any day is not called".

That was not called for و و Question یو For answer دن دن پارہ

جناب محمد افتخار خان مہمند: نہ سر، Question دا و و جی چہ محترم ممبر-----

Mr. Speaker: "Within the time available for answering of question

on that day" -----

جناب محمد افتخار خان مہمند: دا خو پہ ہغہ باندے کیدے شی جناب سپیکر

صاحب، چہ ہغہ Question take up نہ شی بیا چہ کوم دے، It is tabled. او

پہ ہغہ کین د Oral answer ضرورت نشہ-----

جناب سپیکر: د کونچن نمبر تاسو لہ او وایی چہ دا کوم نمبر کونچن و و؟

جناب محمد افتخار خان مہمند: کونچن نمبر چہ کوم دے، 613 -----

جناب سپیکر: Take up شو و و و Take up شو دے؟

Mr. Muhammad Iftikhar Khan: It was taken.

جناب سپیکر، کہ Take up شو و و خو ہغہ بیلہ خبرہ دہ او کہ نہ وی Take

What will be the نو بیا چه هغه کنیں ہم هغه نویتس ورکری نو up
provision of others? بیا دا نور د شهہ د پارہ ----- (شور)

جناب محمد افتخار خان مہمند: هغه Take up شوے دے جناب سپیکر صاحب ---
(شور)

Mr. Muhammad Hasham Khan: Mr. Speaker Sir, it was 613, 619

and 630. ہم یو باندے سپیکر صاحب، دسکشن روان وو چه تاسو د تی بریک

اعلان اوکرو -----

جناب سپیکر: بیا تھیک شوہ -----

Mr. Muhammad Iftikhar Khan Mohmmand: Thank you very
much, Sir.

جناب سپیکر: چه تر سو پورے Take up مشوی نہ وی نو بیا پہ هغه نہ شی
کیدے

جناب محمد ہاشم خان، سپیکر صاحب! زما پہ خیال باندے هغه اخبار والا را نہ

غلل نوزہ خو وایم چه چھتی کری، مونخ بہ اوکرو۔

جناب غفور خان جدون: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب فرید خان طوقان: جناب سپیکر صاحب! چه کلہ پہ سوال باندے بحث

کیدو، دا هغه سوال دے چه پہ کوم باندے مونز واک آوت کریے وو۔

جناب غفور خان جدون: جناب سپیکر صاحب! چه کوم وخت کنیں دا سوال

Raise شو، پکار دہ چه دوی پہ هغه پانم باندے درول 48 لاندے نویتس ورکریے

وے۔ پہ هغه وخت کنیں نے ورنہ کری وکنہ ----- (شور)

جناب سپیکر: غفور خان، دا اوس داسے کار دے چہ اوس پیر عجیبہ غوندے پوزیشن وی، قانون ہم داسے جوڑ دے چہ بعضے وخت کسں د ویرے ٹھوک نویتس نہ ورکوی چہ ددے نور و قیصہ بہ خرابہ شی۔ بیا چہ ہفہ قیصہ ختمہ شی نو بیا نویتس ورکری۔ دا بتول قانون خو داسے تاویری راتاویری۔ خو کہ Take up شوے وی نو بیا Legally سخہ Bar نشته او کہ نہ وی Take up شوے
----- There is no نو بیا

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر صاحب! نہ صرف یہ کہ یہ Take up ہوا تھا بلکہ آپ نے تو کچھ دیر پہلے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں زیادہ وقت بھی دونگا لیکن اچانک چونکہ آپ نے Adjourned کر دیا تھا For tea break تو وہ پوری ڈسکشن بھی نہیں ہوئی تھی۔ تو میرے خیال میں اگر آپ اجازت دیں اور ہاؤس اجازت دے تو یہ رول 48 کے تحت دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں یہ تھاناں کہ۔ میں پھر ذرا یہ Clear کر دوں۔ میں نے جو کہا تھا کہ فالٹو ٹائم دونگا، تو میں نے فالٹو ٹائم۔ فرید خان نے کہا کہ دس منٹ حائل ہوئے ہیں تو میں نے دس منٹ کی بجائے، وہ 11:35 بجے ختم ہو رہا تھا اور میں نے 11:50 تک کر دیا، تو بعد میں زیادہ وہ میں نہیں کر سکتا تھا اور میں سمجھ گیا تھا کھسر پھسر سے کہ ایک خاص وجہ سے یہ کوئشن ہے تو اسلئے میں نے اس کوئشن کو پہلے ڈسکس کیا۔ میں نے کہا کہ ہاؤس کو پتہ چل جائے۔ This much I know اس پر اور نہیں، Anyhow بس تھیک دہ جی؟

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! زونر دا پریس والا رونرہ جی وتلی دی، دھغوی یو جائزہ خبرہ دہ جی او پہ دے کسں سچہ مشکلات دی د گورنمنٹ د طرف نہ چہ اوس-----

جناب سپیکر: یو منت، چہ دا یوہ خبرہ حل کرو۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی: لونے شورجی شروع دے۔

جناب سپیکر: یو خبرہ حل کوو جی۔ اوس تاسو ما تہ ددے جواب راکری۔ یو

منت جی، دا رول 48 والا خبرہ حل کوو کنہ۔ اوس تاسو بتول ما لہ پہ دے

Assist کرنی چہ دا 'On every Tuesday' ستاسو سیشن کلہ ختمیری، تاسو

تہ دا پتہ شتہ؟ دے 'On every Tuesday' سرہ بہ شہ کوئی؟ چہ دا نویتس

ورکوئی پہ 'Two days' notice نے تاسو ورکوئی And on every Tuesday

اوس ما تہ Tuesday اوبنایی، 'Come on' قانون خو تاسو دیر آسان

راویستے دے خو You give me now this. I am not going to meet that

بہ 'Two days' notice' اوس lacuna with you, I am not a party today.

تاسو ورکوئی او And then on every Tuesday I select to take that

فرض کرہ کہ ہغہ Tuesday پہ دے سیشن کین نہ راخی نو What will be

the position?

Mr. Muhammad Iftikhar Khan: Janab Speaker Sahib, you have

certain discretionary powers under 240.

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر صاحب! جہاں تک مجھے روایات یاد ہیں، ترین صاحب جب

یہاں سپیکر ہوا کرتے تھے تو اس دوران یہ ہوا کرتا تھا کہ ہم جب نوٹس دیتے تھے 48

کے تحت اور اسمبلی کا سیشن ختم کر دیا جاتا Abruptly تو Next سیشن میں جو پہلا

Tuesday آتا تھا، تو اسی روز اس پر ہم Debate کیا کرتے تھے۔

جناب سپیکر: اس لحاظ سے وہ پوزیشن جو ہے نال، وہ Precedence اگر کوئی ہو تو وہ

ضروری نہیں ہے کہ The other Speaker should follow those precedence.

----- Every Speaker has to conduct rule

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! اس پر بحث کیجئے۔ ہمیں تو پتہ نہیں ہے کہ یہ سیشن کب تک چلے گا یا سیشن کب تک ختم ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ ہمیں یہ پتہ ہے کہ ہمارے دو دن پرائیویٹ ممبرز ڈے کے بتایا ہیں اور ایک کل آ رہا ہے تو تین دن تک تو ہمیں پتہ ہے کہ یہ سیشن چلنا چاہئے۔ اس کے بعد یہ سیشن کب تک چلے گا، یہ تو گورنمنٹ کا اپنا اختیار ہے لیکن آپ نے ہماری راہنمائی۔۔۔۔

جناب سپیکر، آپ کو اتنا پتہ ہونا چاہئے جناب کیونکہ ایجنڈا جو آپ کے سامنے پڑا ہے تو ہم نے ایجنڈا چار تاریخ تک دیا ہوا ہے۔ اب چار تاریخ تک اگر Tuesday اس میں ہے تو پھر تو کچھ ہوگا ورنہ Otherwise ایجنڈا تو کوئی بھی نہیں ہے اس سے آگے ابھی تک اور باقی حکومت کا کام ہے۔ یہ چونکہ حکومت کیلئے ضروری ہے کیونکہ رولز کی Provision

اس طرح ہے کہ جو پرائیویٹ ممبرز ڈے اس میں Utilize ہوئے ہوں تو They have to respect that otherwise the session was summoned by the Governor. This is exclusively his discretion as to when he is going to prorogue it but still I will say that the Government should respect the rules and if even they do not, then their is no other alternative but still I insist and I am sure that the Government will definitely respect the rules and they will give those days of which you are entitled. So I think this will be just a wastage of time if you just want to score a point for this reason that I should admit it. I will do it but see the practical aspect of that so many questions have been admitted. Let me clear it to you

and then I want to know from my office people that in previous sessions so many questions have been admitted, what happened to those questions? Before this there were other sessions they have not taken care of it.

جناب محمد افتخار خان مہمند: سر! تاسو پہ دے سیشن کین جناب سپیکر صاحب،
 یو Question نم 48 لاندے نو پتس تاسو Receive کرے نہ دے۔ جناب سپیکر
 صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی پہ دے سیشن کین نہ یادوم۔ دوی دا وائی، تاسو د هغوی پہ
 خیرہ پوهہ نہ شوی۔ دوی خو وائی کہ فرض کرہ سیشن Prorogue شی نو
 چہ بیا سیشن راشی، هغے کین بہ او شی That's there. زہ دا وایمہ چہ داسے
 خو مخکین ہم دغه شوی دی خو They were not taken again. رول 48
 کین نوپتس Within time ملاو شوے دے خو چہ سیشن ختم شوے دے بیا پہ
 بل سیشن کین پہ هغے چرتہ Discussion نہ دے شوے۔ Give me that
 precedence.

جناب محمد افتخار خان: سپیکر صاحب! My humble submission دا دے،
 you consider certain matter of such a grave public importance then

There are certain residual powers جناب سپیکر صاحب under rule 241

----- under which you can take the matter, Sir,

جناب علی افضل خان جدون: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر 'On a point of'

order Sir. پہلی گزارش تو یہ ہے کہ یہ جو کونین زیر بحث ہے اور وہ پوائنٹ کہ جو

ان کونینز کی بحث سے چاہے وہ Starred ہیں یا Unstarred ہیں اور وہ آپ سمجھتے ہیں

یا کوئی ممبر سمجھتا ہے کہ اس کی پبلک Importance اتنی ہے کہ اس کو Discuss کیا جائے Under rule 48 تو اس کی تو جناب ' ایک بڑی واضح بات ہے کہ پہلے پورے کوئینٹز پر Discussion ہوگی۔ پھر یہ کوئی ایک ممبر اکیلا Determine نہیں کرتا بلکہ بہت سارے کوئینٹز Public importance کے ہیں۔ کوئینٹز Determine ہوگا۔ اس میں جناب ' ابھی تک تو پورے کوئینٹز بھی ہم نے Discuss نہیں کئے کہ جن میں ہم پہلے ہی Single out کر لیں ' یہ بات۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ جیسے کہ آپ نے Rightly observe کیا ہے کہ اس کیلئے پھر بھی دو دن کا وہ نوٹس Required ہے اور تیسری بات جناب ' یہ جو گزارش ہوئی ہے ' فرمایا جاتا ہے کہ Suspension of rule تو اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ جس کو آپ بڑا بہتر بھی سمجھتے ہیں کہ It is not normally done. آپ کے اختیارات میں یہ ضرور ہے ' اس میں کوئی شک نہیں مگر اس میں بھی Certain limitations ہیں اور یہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے کہ جبکہ کوئی ایسی Inconsistency یا Difficulty arise ہو For the implementation of these rules, اور اگر کوئی ایسی بات ہو تو Then they should explain کہ وہ کونسی Difficulty ہے اور وہ کونسی ایسی Irregularity ہے جو Arise ہوئی ہے؟ اس کو آپ Determine کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں جی ' I got your point میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس سلسلے میں سپیکر کو Practical aspect کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ Residuals powers بھی ہیں ' Discretionary powers بھی ہیں ' کافی زیادہ ہیں لیکن میں آپ سے صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ اگر اس میں Allow کر بھی لوں تب بھی وہ فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہے۔ I am sure کیونکہ جی یہ آپ نے ایجنڈا دیکھا ہے ' میرے آفس والوں نے چار تاریخ تک ایجنڈا Circulate کیا ہے۔ قانوناً اس میں یہ ہے کہ ہم تین دن کے Entitle ہیں اور وہ

بھی I am thankful to Hajj Adeel کہ Calculation میں انہوں نے کہا
 Otherwise دو Thursdays ہم نے Utilize کئے ہوئے ہیں آپ کے بجٹ میں، وہ تو
 آپ کا Entitlement بنتا ہے اس Private Members' day پر لیکن انہوں نے
 پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ ایک کل بھی جمعرات ہے حالانکہ میرا خیال تھا کہ شاید کل بدھ کا
 دن ہے تو Otherwise I was not agreeing with him، لیکن جب بی بی نے بھی
 بتایا اور حاجی صاحب نے میرے دفتر میں کہا کہ نہیں، کل بھی جمعرات ہے تو کل چونکہ
 آپ کا اپنا دن بنتا تھا تو تین دن کا -جینڈا- یہ میرے اختیار میں ہے تو گورنمنٹ کو
 Respect کرنا چاہئے اور I am bound to take that اور اس کے بعد Naturally اب
 I doubt کہ وہ کس طرح Prorogation نہیں کریں گے تو ایک پریکٹیکل میں یہ ہے
 جی۔۔۔۔۔

بیگم نسیم ولی خان، محترم سپیکر صاحب! زما خیال دے کہ دا سوال دومرہ
 زیات اہم وی او دومرہ پرے دا ممبران زور کوی نو خودوی دبل خل لہ بیا
 راپورتہ کری کنہ۔ نہ اسمبلی خلاصہ دہ، نہ دا ممبران چرتہ تلی دی۔ غلہ
 خلاص شو کہ شپے خلاصے شوے؟ خو بل خل لہ بہ نے راواخلی، تاسو بہ نے
 راپورتہ کری چہ ہیر لونے بحث پرے کوئی۔ بتولہ ورخ د پہ دے یو سوال
 اولکوی، جو ریزی ترے غہ؟ ہلو دوی بتولہ ورخ پہ یو سوال اولکولہ جو ر
 بہ ترے غہ شی؟ دا تاسو خپلہ چہ غہ طریقہ دہ، غہ خپلہ طریقہ او کری۔

جناب سپیکر، نہ جی، بل پہ دے سلسلہ کین بہ صرف او صرف دا یو Request
 زہ کومہ، تاسو چہ دا دومرہ خفہ کیڑی جی نو صرف او صرف پہ دے وجہ
 چہ تاسو خپل تائم پخپلہ، دا زہ نہ وایم چہ Waste کوئی، No, I will never
 say that you are wasting your time, I will not say. تاسو جی پہ

پوانٽ آف آرڊر پاسي، په پوانٽ آف آرڊر يو ممبر له څه زه Permission ورکړم بيا څما سترگه شرميری څه ده له نه و له ورنه کړم، هغه له نه و له ورنه کړم، نو په هغه کښ هغه خپل پانم حالانکه او بله هم تاسو ته دا وایمه جی څه که داسه دا رول 48 خو تاسو لولئ، د هغه لږ مخکښ اوگوری که Within two hours د هغه دغه او نه شی نو هغه ستاسو Discussion دے کښ Allow کړی، نو هغه بیا هم نه شی Discuss کیدے، You can't discuss that. نو تاسو دوه دوه، درے درے گهنټے رول لږ ښه سټی کوی. دا څه زه وایمه څه "نیم حکیم خطرہ جان" دا قصه نه کوم خو لږ ښه سټی کوی و له څه دے په یو بل رول دے، هغه ته اوگوره که دوه گهنټو کښ ملاو نه شی بیا سا هغه Admitted question څه کوم دے، You can't discuss

جناب فرید خان طوفان، سپیکر صاحب! ډیرے خوبے خبرے د اوکړے، یوه پوښتنه درنه کومه. تاسو په اردو کښ اووے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه مرچکی واله پوښتنه خوبه نه کوے؟

جناب فرید خان طوفان: نه، تاسو نه خو دا پوښتنه کوم تاسو دا په اردو کښ اووے څه "میں نے دل میں غلط سمجھا تھا" تاسو راتہ دا اووایڼ څه تاسو سوچ په زړه کوی که په مزغو کوی؟ (تہتم)

جناب سپیکر: هغه پریس والا باره کښ جی خبره وه کنه۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! زمونږه هغه پریس والا روزنه راغلل۔ هغوی ته مونږه خوش آمدید وایو او که د گورنمنټ د طرف نه ورسره څه خبره شوے وی نو پکار دی څه هغه دلته بیا یو پخه غوندے خبره وی جی، څه داسه نه وی څه هغه بل نخل هم پریس سره د گورنمنټ د طرف

نه خبره اوشوه او په هغه باندے عمل او نه شو، نو دے خل زما گزارش دا دے

چه کومه خبره ورسره شوه وی، په هغه باندے د عمل اوشی۔ (شور)

جناب سپیکر، جی، هغه پریس والا په باره کښ خبره وه۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین، سپیکر صاحب! دا جی داسے ده چه د پیرو اوږدو خبرو نه

پس دوه درے مسئلے وے د هغوی، یو د مشرق اخبار نه درے کسان وتلی دی

جی او بل د این این آئی د چیف بیورو مسئله وه جی او بل د پی تی وی نه

چه کوم یو صحافی دوی اخوا کرے دے، عبدالرحمان جی، نو د دے دوو

خبرو خو ورسره انفارمیشن منسٹر صاحب پخپله خبره اوکره چه زه به

هغوی راوغواړمه او ډائریکټر صاحب نه راغوسته هم دے، د انفارمیشن

ډائریکټر دلته موجود دے، ورته نه وے چه زه به د دے پخپله معلومات

اوکړم او چه غومره زمونږ نه کیدے شی نو دا مسئله به حل کړو جی۔ دوی

به د گورنمنټ د طرف نه تاسو ته پخپله هم خپله خبره اوکړی په دے باندے

خو د هغوی یوه مسئله د این این آئی والا ده چه هغوی د انفارمیشن ډائریکټر

په مخ کښ هم هغه بیان اوکړو کوم چه لیکلے بیان دلته پیرو ملگرو ته هغوی

Written ورکړے دے او هم هغه رنگ خبره نه ورته اوکره نو هغه کښ

مخکښ هم فیصله شوه وه، ستاسو د چینږ نه دا خبره شوه وه چه دا Suo

moto د دوی واخلی او انفارمیشن کمیټی د دا واخلی چه په دے باندے ډیټیل

خبره اوشی۔ نو دوی هم دغه رنگ مونږ سره متفق شو چه Suo moto دغه به

واخلی او انفارمیشن کمیټی ته د د این این آئی دا مسئله لاره شی چه حقیقی

پوزیشن معلوم شی چه دا حقیقت څه دے؟ نو په دے وجه باندے مونږه هم د

صحافیانو رورنو شکر یه ادا کوو چه زمونږ خبره نه او منله او هغوی خپل

بانیات ختم کرو او دننه راغلل۔

جناب باز محمد خان: Suo Moto مخکین هم تاسو ونیلی وو او دوی اوس هم دا ذکر اوکړو۔ مانن هغه کمیټی ته حواله ته کړے دے چه دا Suo moto مونږه واخلو او دا اجلاس پرے راوغواړو، میتنگ پرے راوغواړو او انشاء الله په هغه کښ به دا Discuss کړو چه څه ----

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! یہ صحافی بھائیوں نے پریس گیلری سے واک آؤٹ کیا تھا اور پھر ہم گئے تھے اور اسمبلی میں بات ہوئی تھی۔ اس وقت بھی یقین دہانی دلائی گئی تھی کہ ان کے مسائل حل ہوں گے۔ اب دوبارہ یقین دہانی ملی ہے تو یقیناً امید ہے کہ اس مرتبہ کی یقین واقعی یقین دہانی ہوگی۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Honourable Minister!

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): یقین دہانی جی؟ حاجی صاحب وو او تاسو هغه ریکارډ هم کتلے شی، یقین دہانی مونږ په دے طریقہ ورکړے وه چه ستاسو جانز کومه مسئله ده، غومره حده پورے حکومت هغه حل کولے شی، د هغه به مونږ کوشش کوو۔ او حکومت خپل کوشش کړے دے۔ دانریکټر دوه درے خله تله دے، مشرق اخبار والا سره نه خبره کړے ده او هغه چه د کوم حده پورے هغه نه وی، لیبر کورټ شته، مونږه ورته اووے چه تاسو لیبر کورټ ته پکار وه چه لارشی، لیبر دانریکټر دے، د هغه سره پکار وه۔ د اسمبلی دے سره څه کار دے؟ دا خودیر کسان وی، مزدوران وی، په ملونو کښ کار کوی، نورو خایونو کښ کار کوی، د هغوی سره زیاتے کیږی، هغه باقاعدہ لیبر کورټ ته ځی۔ یو طرف ته خو په حکومت بیا دا الزام لگوی لکه اوس چه څنگه د این این آئی هغه خبره هغه کوله، هغه دانریکټر

ورته مخامخ او وے چه ما نه تا ته وئیلی دی، نه زه د دے خبر و خبریم، دا ته چه کومے خبرے کوے او حاجی عدیل متعلق خبره اوکره، هغه وے چه دے خو زما ډیر خاص دوست دے، زه خو د هغه و ویر یه او تاسو واینی چه د حاجی عدیل خلاف بیان ورکړه. نو وے دا ټول ما پورے هسه الزام لگوی، دا خبره قطعاً نه ده شو، ما دا خبره نه ده کړه۔۔۔۔

جناب سپیکر، اوس تاسو۔۔۔۔

وزیر جنگلات، هغه راغلی دی جی، بس خبره د حکومت د طرف نه ورله مونږ سفارشی دغه کولے شو جی۔ لکه مشرق ته مونږه سفارش کولے شو چه مهربانی اوکړی او که واقعی دا سرے، دا صحافیان تاسو ویستلی وی نو وانخلي، د سفارش نه علاوه، مونږ ته که دا څوک وانی۔۔۔۔

میاں افتخار حسین، سپیکر صاحب! زه بښنه غواړم۔ زه دوی ته په دے مینځ کښه۔۔۔۔

وزیر جنگلات، بلیک میلنگ وانی چه تاسو اوکړی او بلیک میلنگ په دے طریقہ اوکړی، اشتهاړونه بند کړی۔ نو اشتهاړونه خو بیا به وانی چه تاسو بلیک میلنگ (کوی جی۔ اشتهاړونه بندول او آزادول، دغه خو یوه داسے غلطه طریقہ ده چه زه وایم چه دغه خپل طریقہ باندے تقسیمیدے او ورکړے کیدے چه دا خبره پکښ د سره نه کیدے۔ د بلیک میلنگ نه علاوه چه حکومت سره نور څه لار وی، هغه به مونږه کوو جی۔ بلیک میلنگ به نه شو کولے جی۔

میاں افتخار حسین، جناب سپیکر صاحب! داسے بڼه د منسټر صاحب خپل انداز دے، زه خو بښنه غواړمه، ډیر په خوشگوار ماحول کښ خبرے شوی دی

او د انفارمیشن منسٽر ورته پخپله دا خبره اوکړه چه زه به مالک راوغواړمه او انفارمیشن ډائریکټر به هم راسره وی، هغوی سره به کینو او ستاسو دا مسئله به حل کړو۔ پاته شوه چی د بلیک میلنگ خبره، د صحافیانو د طرف نه د بلیک میلنگ هیڅ خبره نه ده شوه۔ دوی ورته صرف دا اووه چه حکومت سره Power مخه ده؟ نو هغوی ورته دا Power اړینوږ چه تاسو سره دا Power شته چه کوم اخبار ناچانز کوی نو کم سے کم ستاسو په لاس کین دا اشتهارات دی چه دا تاسو په دهرکه خلقو له ورکوئی، نو لږ ډیر د هغوی په ده طریقہ کنټرول کیده شی۔ د بلیک میلنگ خبره نه وه۔ ډیر په ښه انداز کین خبره شوه ده نو سپیکر صاحب، اوردومه نه نه خکه چه د دواړو خبرو حل هم راوتی ده او بله کمیټی ته لاره نو د ډیټیل خبرو ضرورت پرته نشته ده چی۔

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! ما په هغه واپیدا باندے په پوائنټ آف آرډر باندے خبره کړه وه چی۔۔۔۔

جناب سپیکر، دده یو خبره نه بل خواته نه خوکنه۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! ادا کوم زمونږه صحافیانو روږو چه واک آوت اوکړو بیا د ده هاقس کمیټی لاره او خمونږ معزز وزیران صاحبان او د اپوزیشن محترم ممبر صاحب لایل او په وزیرانو کین چه کوم ډیر شریف سره ده، هغه پخپله باندے هلته موجود وو۔ داسے ده چه مونږه توقع دا نه کوو چه که غلطه خبره مونږه اوکړو، کشران یو خو چه فتح محمد خان صاحب خبره کوی۔۔۔۔

جناب سپیکر، هسے ټول وزیران شریف دی چی۔

جناب فرید خان طوفان، خہ، تاسو جی خپل موضوع ته یو منت ما پریږدئ۔
 زه دا وایمه چه مونږ غونډه کشران خلق غلط خبره اوکړی نو سره پره
 افسوس کوله یا خفه کیده نه شی خو زه د فتح محمد خان صاحب ډیر
 احترام کومه، دا ورته وایمه چه فتح محمد خان صاحب، چه زه دا خپل زړه
 داسه کلک اونیسم نو ما ته پته لږی چه د حکومت هر وخت کښ د دے
 اشتہاراتو ورکولو نه ورکولو لیور چه کوم دے، دا استعمالوی۔ جناب
 سپیکر صاحب! دے حده پوره زه دا خبره په ریکارډ راوستل غواړمه چه
 که په پریس کلب کښ الیکشن کیری او که په پریس گیلری کښ الیکشن
 کیری، که د صحافیانو بهر ته لیگل کیری، که صحافیا نو ته پلاټ ورکړه
 کیری، که صحافیانو پولیس سره څه مسئله راخی، دا ټوله مسئله دا شان
 دی، زمونږ چیف منسټر صاحب پرون نه هغه بله ورځ لار دے، پریس
 کلب کښ چیف گیسټ وو، زه دا خپله خبره، دے وخت کښ چونکه باز
 محمد خان مهربانی کړه ده، Immediate هغه خپل میتنگ راغوسته دے۔ دا
 ټول څیز به مونږه هلته کښ اوږو، هلته کښ حکومت دا نمونه اختیارات نه
 شی استعمالولے۔ یو حکومت هم اسمبلی ته په زیو کښن ضرب نه شی
 ورکولے۔ دا د این این آئی والا چه کومه مسئله اوچته کړه ده، په هغه کښ
 هغوی یوازے جناب سپیکر، دا ډائریکټر صاحب نه دے یاد کړے۔ دا
 ډائریکټر صاحب چه کوم دے، هغه دلته کښ څو څو څو څو څو څو څو پاته
 شوه دے۔ د هغوی خبره چه کومه ده او د این این آئی د رپورټر خبره، دا
 دواړه چه تاسو کینی او بیا په اخباراتو کښ چه کوم رپورټر راغله دے
 او د هغه Cutting شوه دے نو جناب سپیکر، دا زه درته په دے هافس کښ

په ایمانداری سره وایمه چه دے ډائریکټر داسے خبرونه Feed کړی دی او هغوی دا وتیلی دی او هغه اخبار د پېښور نه اوځی، 'The Frontier Post' او هغه د هغوی نمائنده چه کوم دے او په پېښور کښی چه کوم اخبار د کوم خانے اوځی نو په هغه خانے کښی ډمه وار صحافیان چه کوم دی، قبالان صحافیان چه کوم وی نو هغه په هغه مقامی خانے کښی موجود وی خو که د هغه اخبار خبر د لاهور نه یا د پښتني چه کوم چهاپ کښی نو په هغه کښی به د چا Interest ضرور وی۔ نو ځکه دا وایمه چه فتح محمد خان صاحب، د خپل خان د پاره تاسو بلیک میلنگ ورته مه وایی، که تاسو هغه لیور استعمالوی نو دا هم جائزه خبره ده۔ که صحافیان غریبان، خواران، صحافیان هغه خلق دی چه په معاشرے کښی د عزت روزی چه کومه ده، هغوی د قلم په زور باندے، د علم په زور باندے او د دے صوبے د خلقو د خبرونو په بیناد، د دے صوبے یو مقدس خدمت کوی۔ د هغوی آواز خو بل نشته، مونږ هغه خلق چه د غریبانو د پاره نمائندگی، Majority ځمونږه Followers، ځمونږه Supporters چه دی هغه دا غریب خلق دی نو نن مونږه د هغوی په Interest کښی پاسیدو۔ که حکومت غواړی نو مشرق اخبار یا 'The Frontier Post' یا 'The News' یا بل اخبار، زه جی تاسو ته یو بل عرض هم په دے کښی کول غواړمه چه دا لونه ملکي اخبارات چه کوم دی چه هغه د دے خانے نه اوځی، مشرق اخبار او 'فرنټیئر پوسټ' اخبار نه، چه هغه د پنجاب او د لاهور او د کراچي نه اوځی، د هغوی اشتہارات د دے صوبے د ټولو نه زیات دی او دوی هغه هم کنټرول کولے شی که دوی غواړی۔ د څه د پاره؟ د خیر د پاره، د شر د پاره نه۔ دوی خو هغه خبر Kill

کولے شی چہ ہغہ دلته کنیں راشی چہ پراپرتی تیکس چہ کوم دے، دا شریعت کورٹ غیر آئینی کرے دے۔ ہغے کنیں دوئی اودریری چہ نہ، دا کول غواہی او ہغہ خبر چہ سبا لہ پہ اخباراتو کنیں نہ راخی نو دوئی نے کنٹرول کری۔ زہ فتح محمد خان صاحب تہ دا وایمہ چہ تاسو سرہ وسیع تر اختیارات دی او چیف منسٹر صاحب اوس اوس پریس کلب تہ تلے دے او Commitment نے کرے دے او دا خبرہ چہ کوم دہ چہ کہ تاسو غواہی چہ پہ خوش اسلوبی سرہ د حل شی نو دا حل کیدے شی۔ دا خبرہ چہ مونر کوف، دا خبرہ درستہ نہ دہ۔ جناب سپیکر! زہ دے خبرے نور وضاحتونہ کول نہ غواہہ خکہ چہ د ہغے کمیٹی پہ درے غلورو ورخو کنیں بہ میتنگ کیڑی۔ دا بہ مونرہ، ڈائریکٹر صاحب او ممبران صاحبان بہ ہم ناست وی او جرنلسٹان بہ ہم کمیٹی والا راوغواہی او دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی بہ دیر زر اوشی او دا رپورٹ بہ دے اسمبلی تہ بیا راخی۔ زہ پہ دے خبرہ بانندے ستاسو دیرہ شکر یہ ادا کوم جی۔

حاجی محمد عدیل: لیبر کورٹ اور لیبر ڈائریکٹوریٹ کی بات کی ہے جناب سپیکر، میں نے اسی ایوان میں ہمیشہ صحافت کی آزادی کیلئے اور صحافیوں کے حقوق کی بات کی ہے۔ بے شک اخبارات کے مالکان بالکل میری کوئی خبر شائع نہ کریں۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں، مجھے اس کا اندازہ ہے۔ جناب سپیکر! لیبر کورٹ اور لیبر قوانین کی بات ہے تو یہ ویج بورڈ ایوارڈ دیا جا چکا ہے، کیا پراونشل گورنمنٹ کا یہ فرض نہیں ہے کہ اس کی Implementation کرائے؟ جب لیبر قوانین ہیں اور کوئی ادارہ اگر لیبر قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے تو مداخلت کیلئے لیبر ڈیپارٹمنٹ ہے، ویج بورڈ ایوارڈ دیا جا چکا ہے اور اس کی کچھ شرائط ہیں اشتہارات کے حوالے سے۔ اگر پراونشل گورنمنٹ انہی شرائط پر

پوری نہیں اتر رہی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اشتہارات بلیک میلنگ کیلئے استعمال نہ کرے، ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ کیلئے استعمال کرے۔ شکر ہے۔

جناب سپیکر، جی، ہسے فتح محمد خان۔۔۔۔۔

وزیر جنگلات، حاجی صاحب چہ دا کومہ خبرہ کوی، دا خبرہ خو ما اوکرہ

جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، یو عرض ستاسو پہ خدمت کنس اوکریم جی، دہ مخکنس ہم د صحافیانو حضراتو پہ دے باندے کرے وہ او بیا تاسو ورغلے وی۔ ہغوی دا یو لیکلے کاغذ پہ بولو تقسیم کرے دے۔ ما تہ ہم راغلے دے۔ ہغوی وائی چہ دوئی Commitment اوکرپی او Commitment نہ Honour کوی۔ نو زہ ہسے گورنمنٹ تہ دا وایمہ جی یو خل تاسو پہ ہاؤس کنس داسے شہ خبرہ اوکرپی نو د ہغے دلته کنس کاپیانے پرتے وی، ریکارڈ کیپی، ہر شہ کیپی، نو د ہغے پہ مطابق مہربانی کونی چہ لہ عمل پیرے کوی۔ نو پکاردی چہ کوم Commitment اوشی چہ ہغہ بیا Honour کوی، ہغہ Honour کوی۔

وزیر جنگلات، د ہغے متعلق خو ما تاسو تہ اوونیل جی چہ تاسو ہغہ ریکارڈ راوغواہی او تاسو نے اوگورنی کہ Commitment مونر بل شان کرے وی۔ مونر دا ونیلی وو کہ د حکومت غومرہ وس دس کیپی مونرہ بہ ہغہ طریقے سرہ، ہغہ خمونرہ فرض دی چہ مونر کوؤ لکہ غنکہ چہ فرید خان اوونیل مونرہ ہم دوئی سرہ ملگری یو چہ صحافیان زمونر رونرہ دی او د ہغوی تحفظ چہ شہ قسمہ د حکومت نہ کیدے شی، دا بلہ خبرہ خو ما د خان نہ اوکرہ چہ ما اوونیل چہ اشتہارونہ بندول، ما پہ خپلو الفاظو کنس درتہ اووے چہ دا بلیک میلنگ بہ وی کہ شہ طریقہ باندے حکومت کوی نو

تھیک نہ دہ۔ داسے نہ چہ پہ دے طریقہ نے کوی، دا تھیک دہ او پہ دے طریقہ
 نے کوی نو دا تھیک نہ دہ۔ ہرہ طریقہ چہ کوی نو ہغہ تھیک کوی۔ مونہ
 وایو چہ پہ دے کسں حکومت بالکل مداخلت نہ کوی جی او یو خانے کسں
 ہم نہ دہ پکار او چہ کومہ د اشتہاراتو یو طریقہ او Criteria جو رہ شوے دہ
 پہ ہغہ طریقہ باندے د اشتہارات ورکھے کیری او اخبارونو تہ د د خپلے
 آزادنہ رائے اظہار وی۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ما مخکسں Request کرے وو۔ دا
 فتح محمد خان یو رنگ خبرہ کوی او میاں صاحب بل رنگ خبرہ کوی۔
 فتح محمد خان Ambiguously دا خبرہ کوی چہ مونہ بہ کوشش کوؤ او
 دا دے لیبر کورٹ خبرہ چہ دوی کوی نو ہغہ صحافیان عاجزانو تہ د
 اخبارونو مالکان Appointment letters ہم نہ ورکوی نو ہغہ بہ کوم
 کورٹ تہ لارشی؟ او بل دا چہ دوی دا وائی چہ مونہ بہ کوشش کوؤ نو
 کوشش ولے، دوی خو کولے شی۔ د کوشش خبرہ خو داسے وی چہ
 غنکہ خلق وائی چہ انشاء اللہ چہ خدانے اوکری بیا بہ نے کوؤ، دا خو یو
 تیرکالوجی والا خبرہ دہ۔ نو پکار دا دہ چہ Openly خبرہ اوکری چہ تاسو د
 دوی Favour کوئی کہ نہ بہ کوئی؟ طریقہ خو دا دہ۔ چہ دا مونہ چہ د آزادی
 صحافت خبرہ کوؤ، اؤ دا ہم وایو چہ جمہوریت چہ دے نو پہ غلورستنو
 باندے ولار دے او پہ دے کسں Parliament, Judiciary, Executive او پریس
 دے او کہ پریس تاسو داسے ملیامیت کوئی او پہ دے اشتہارونو باندے تاسو
 Pressure اچوئی او صحافیان چہ صحیح خبرہ اوکری، تاسو وائی چہ نہ دا
 غلطہ خبر مو پریس تہ ورکھہ او دا ورکھہ او دغہ شانے اوکھہ۔ ہغہ

وخت تاسو Pressure اچولے شی۔ ما ته یاد دی، یو خلیه راجیو گاندی نه چا تپوس اوکرو چه دا زرد صحافت نن سبا دیر زیات شوے دے نو هغوی اووے چه د زرد صحافت او د بنه صحافت Balance اوکری نو د بنه صحافت 'پڑا' زیات راخی۔۔۔۔

جناب سپیکر، دا چه د چا چا کال اٹینشن نو تسونه او ایجرنمنٹ موشن وی، دے ته لڑ سوچ کوئی۔

جناب بشیر احمد بلور، جناب سپیکر صاحب! زما دا خواست دے چه دا حکومت د صفا Commitment اوکری چه هغه کوم غریبان خلق چه دوی ویستلی دی، هغوی ته دوی خا مخا به واپس روزگار ورکوی او بیا دا هم ورته اووایی چه دا کوم لوئے لوئے اخبارونه دی او دوی ورته د کررونو روپو اشتہارات ورکوی، دا د کوم قانون لاندے ورکوی؟ دا په Liking او په Disliking باندے ورکوی، نو پکار دی او بیا فتح محمد خان صاحب دا او فرمائیل چه مونڑه پریشر نه اچوؤ۔ دا تاسو۔۔۔۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات): یہ اپوزیشن کی طرف سے میں صاحب ساتھ تھے، میرا خیال ہے کہ یہ بتا دیں گے۔ After all وہ واپس آئے ہیں، واک آؤٹ انہوں نے ختم کیا ہے، کچھ Satisfy ہوئے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: زہ دا عرض کوم چه میان صاحب شیورنگے خبره کوی او وزیر صاحب بل رنگے خبره کوی، نو مونڑه وایو چه دوی د کلیر کت خبره اوکری چه هغه صحافیان به په خپل خانے باندے بیا Reinstat کوی۔

جناب سپیکر، یره جی، داسے کار دے۔۔۔۔

وزیر جنگلات: یو منت جی، زہ عرض اوکرم۔ بشیر خان، مونڑه وایو چه کوم

زمونرہ اختیارات دی، ہفہ اختیاراتو کنن دننہ مونرہ مکمل طور بہ کوشش کوؤ خو دغہ قانون د دوی مونرہ تہ اوبنائی چہ د کوم تحت مونرہ ہفہ اخبار والا Force کولے شو چہ د دے قانون تحت تہ فوراً دا سرے واخلہ۔ ہفہ قانون د دوی مونرہ تہ اوبنائی چہ مونرہ ورسرہ د دے خانے نہ ہفہ آرڈر شانع کرو۔ ددے خانے نہ بہ نے اوس ورکرو۔

میال افتخار حسین، سپیکر صاحب! زہ پرے مخکنے-----

جناب سپیکر : دا نجم الدین خان یو شل خل پاسیدو، پریزیدہ چہ دوی پرے خبرہ اوکری۔

جناب نجم الدین : یو شل خل پاسیدم۔ زما درخواست دا دے چہ دلہ انفارمیشن منسٹر صاحب شتہ، ہفہ تلے وو او مونرہ ورسرہ تلے وو، برہ د ہغوی سرہ نے خبرے شوی دی۔ ہفہ د وضاحت اوکری چہ ہغوی سرہ ہغوی خہ معمہ فیصلہ کرے دہ؟ یو تکه دا دے۔ دوم دا دے چہ سٹینڈنگ کمیٹی تہ بتول کیس ریفر شو، دا خبرے چہ ما سرہ اختیار شتہ او کہ نشتہ او د دائریکٹر نہ تپوس کولے شی کہ نہ شی کولے، بس ہفہ د سٹینڈنگ کمیٹی چیئرمین اوونیل ہفہ بہ خبرے اترے اوکری۔ دغہ صحافیان بہ ہم راشپی، مونرہ ممبران بہ ہم پکنن ناست یو، د حکومت خلق بہ ہم ناست وی، پخپلہ بہ "دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی" شی۔

میال افتخار حسین، جناب سپیکر! داسے دہ چہ ما مخکنن ہم سر کنن اووے چہ زمونرہ د وزیر صاحب خپل انداز دے، نیت بہ نے گتہ ود نہ وی، دے ہسے یریری چہ کوشش بہ کوؤ لکہ چہ گنی لوئے بلا تہ مخامخ دے، ہیخ خبرہ داسے نشتہ۔ انفارمیشن منسٹر ورتہ مخ پہ مخ اووے چہ زہ بہ دائریکٹر

صاحب ہم راوغواریم، مالک بہ ہم راوغواریم، تاسو بہ کینوم، دا خبرہ بہ زہ حل کرم۔ نو اوس دے کین لفظ د "کوشش" ورکوی او کہ بل ورکوی او کہ بل ورکوی۔

جناب سیکر، انفارمیشن منسٹر خو پریردہ چہ ہغہ یوہ خبرہ اوکری کنہ۔ تاسو خو ہغہ ہدود سرہ پریردی نہ۔ ہغہ چہ نے آن کوی نو بشیر خان نے ورلہ آف کری چہ تہ اوردیرہ چہ زہ پاسم۔ ہلتہ کین چہ ہغہ پاسی نو ہغہ ہم پریردی نہ چہ خبرہ اوکری۔ اصلی سرے خو گورہ دادے کنہ۔

جناب ثناء اللہ خان میاں خیل (وزیر اطلاعات)، جناب سیکر! میں مشکور ہوں۔ ہم ویسے بھی حقیقت یہ ہے کہ جب اسمبلی آن ہوتی ہے تو مسکین اور غریب کے نام سے منسوب ہوتے ہیں اور باقی یہاں پر ایک مظلوم کی حیثیت سے آپ کے کھڑے میں۔ صحافی ہمارے بھائی ہیں، ان سے میری بات ہوئی ہے۔ جہاں تک لیگل جواز کا تعلق ہے یا حکومت کا کسی ادارے پر Impose کرنے کی بات ہے، میں اس میں نہیں جانا چاہتا ہوں لیکن مجھے امید ہے کہ میں نے اپنے بھائیوں کو بھی یقین دہانی کرا دی ہے اور ان کی انتظامیہ سے بھی بات کریں گے، انشاء اللہ I hope کہ میسٹہ حل ہو جائے گا۔ سر! جہاں تک قانونی بات ہے، تو اس میں ظاہر ہے کہ جس جگہ پر جس کو Appointment ملتی ہے، چاہے وہ پرائیویٹ ہو یا وہ سرکاری ادارہ ہو، وہاں پر کوئی نہ کوئی Terms and condition طے کئے جاتے ہیں لیکن شاید میں اس کے متعلق زیادہ علم نہیں رکھتا ہوں کہ وہ ویج بورڈ ہے یا اس کے جو ہیں، ابھی تک وہ چل رہے ہیں یا جو بھی ہیں، وہ نہیں ہوئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس صورتحال میں جو کہ موجودہ اخبارات اور ان کی چل رہی ہے، میں زیادہ سچ میں بھی نہیں جانا چاہتا اسلئے کہ سچ بولے تو بھڑی لٹ جائیگی کہ یہاں پر اکثر نائنڈے بغیر اخبارات کی تنخواہ یا ویج کے کام کر رہے ہیں۔ انشاء

اللہ اس کیلئے بھی جو کوششیں ہوئیں، وہ اس کے ساتھ Relevant نہیں ہیں اور ہیں بھی، اس کیلئے بھی کوشش کریں گے لیکن جو موجودہ مسئلہ ہے، اس کیلئے میں ان کے ساتھ بات کر کے آیا ہوں۔ انشاء اللہ ان کے ساتھ میں اپنے ذاتی نوعیت سے Efforts کر کے اس مسئلے کو حل کرانے کی پوری پوری کوشش کرونگا۔ (تائیاں)

جناب سپیکر، جی، د دونی دا جواب ورکری، ایجنڈا بہ Carry over کرو، بل خونے غہ علاج نشتہ۔ تانم ختم شو۔

جناب اکرم خان درانی، زمونہ جی د واپدا خبرہ وہ، بنوں کنیں پروں غہ واقعہ شوے دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، نہ، یو خانے بہ نے واخلو کنہ۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی، د ہغے د تہیکیداری سسٹم باندے د کولو خلاف چہ کوم احتجاج شوے دے، د گورنمنٹ د طرف نہ داسے غہ خبرہ د مونہ تہ اوکرے شی چہ ہغہ دیر سنگین حالات دی جی ہلتہ۔ ہلتہ خو دیر تکلیف دے۔ ہغہ خلق دیر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، یہ ان کی بجلی کے بارے میں پتہ کر لیں کہ کیا پوزیشن ہے؟

وزیر مواصلات: درانی صاحب، معذرت چاہتا ہوں میں اخبار والوں کے پیچھے گیا ہوا تھا، میں نے سنا ہی نہیں۔

جناب اکرم خان درانی، میں ابھی بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! یوسف ایوب صاحب بہر و و۔ د دے نجکاری چہ کوم اول فیز نے پہ بنوں کنیں شروع کرے دے، پہ ہغے باندے ہلتہ کنیں خلقو چہ کوم احتجاج کرے دے، ہغہ باندے دیرے اور دے خبرے پرے شوی دی۔ یوسف ایوب صاحب چہ راغے، دے بہ جواب کوی

خوزه يو نازڪ ترين صورتحال د بنون د دوتى په نوٽس ڪنڊ راوستل غواړم او دا مے خواهش دے چه ټول هافس د دے نوٽس واخلی۔ بنون خاص قوم چه دے ڪنه د دے يو خپل خاصيت دے۔ دا سياست چه كوم دے، دوتى په سياست تقسيم نه دی۔ بنون قوم چه دے، په بنون ڪنڊ اوسيدونكى خلق، دا په سياست ډير كم تقسيم کيری۔ پرون چه كوم Reaction شوه دے هلته ڪنڊ، بنون ڪنڊ جی يو اتحاد دے چه اقوام بنون نوم نے ورکړے دے چه هغه ڪنڊ ټوله پارټی دی او چه ڪله د بنون د خلقو، دا دومره جذباتی خلق دی، دا دومره اجتماعی خلق دی چه دوتى په نتانجو که بيا وروستو نے هر څه ريزلټ راوخی، هغه به راوخی خو چه كومے خبرے ته يو خل راپاسی، يونيورسټی جوړولو خبره وه، په هغه نے Agitation کړے دے او بيا زه تاسو ته دا خبره كوم، د ډويزن خبره وه چه بنون د ډويزن جوړ شى نو تاسو جی يقين اوکړی چه پرائم منسټر، نواز شريف صاحب سره مونږه په هغه جلسه ڪنڊ موجود وو چه د بنون خلقو د دے ټول مسلم ليگ او اے اين پي چه مونږه ڪنټرول ڪول غوښتل، مونږه هغوى ڪنټرول نه کړے شو او هغوى ونيل چه يو ډويزن غواړو او اوس جی درته دا وایم چه هغوى واتی چه تاسو په ټول پاکستان ڪنڊ که نجکاری کوئ، گرچه دا جی د ټوله واپدے خبره نه ده، د ټرانسميشن ده، د پاور جنريشن نے نه کيری۔ دوتى ډسټري بيوشن کوى نو ډسټري بيوشن چه کوى نو دا منے چه د دے صوبے هم ډير شديد اعتراض دے۔ زما يقين دے چه زمونږه د دے صوبے چيف منسټر به هم په دے باندے څه اعتراضات کړی وی نو زه درته دا وایم جی چه په بنون ڪنڊ چه كوم احتجاج روان دے، بنون ڪنڊ گرم گړه ده

او د بنوں بجلی زمونڙه دے ټولو ضلعو ته راځي۔ دا ورته په نوټس کښ
 راوستل غواړم چه دا مسئله ډير په همدردني سره حل کړي، دا ډير په
 احتياط سره Handle کړي۔ د بنوں خلق چه کوم دی دا به بلا تفریق، د ټول
 سياسي جماعتونو چه دی، په دے څنيز راوتي دی چه داسے مسئله جوړه نه
 شی چه هم نه کرم گرهی وی او نه نوره مسئله وی۔ دا درته وایم چه هغه
 ډير جذباتی خلق دی، لږ په احتياط سره دا مسئله Pending کړي او د هغوی
 تسلی اوکړي۔ دے سره ځکه چه ټولے صوبے کښ جی گر بر روان دی،
 ځنځنه خانے کښ کلرکان راوتي دی، ځنځنه خانے کښ تیچران راوتي دی او
 دا جی اوس داسے خبره ده چه د واپیا یو نجکاری چه کیری هغه د بنوں نه
 ستارت کوی او بنوں داسے پرآمن خلق، هغه پښتو کښ وانی "دوی هغه
 خانے گروی چه کوم خانے نه نه گریږي" چه کوم خانے کښ خاموشی ده نو
 دوی وانی چه دوی ولے خاموش ناست دی؟ بنوں د ولے په آرام ناست وی
 نو که بنوں دسترب شو، زه دا دوی ته تسلی ورکوم چه نه به نه بیا فوج
 کنترول کړي، نه به نه اے سی کنترول کړي۔ نو دا ورته په همدردني اپیل
 کوم چه په دے غور اوکړي او د هغوی تسلی اوکړي۔

جناب سپیکر، دا تاسو اتفاق کوئی چه دا، یو منت جی، یو منت جی، تاسو

اتفاق کوئی چه دا نننی ایجنډیا به Carry over کړو سبا سره؟

آوازیں، او جی، او جی۔

جناب سپیکر، دا اخری خبره اوکړه جی۔

جناب اکرم خان درانی، د فرید خان جی شکریه ادا کوم۔ دا یوه داسے مسئله ده
 جی چه دا نن په بنوں باندے ده، ما مخکنے هم اووے چه مونږه هغه خلق یو

چہ تجربے پہ مونرہ کوی۔ چہ چرتہ پہ دے صوبہ کین غلط کار وی نو
 ہفہ زمونرہ د پارہ نے خوین کرے وی نو دا خلق اوس زمونرہ د خلقو غیرت
 او ایمان گوری چہ آیا کہ چرتہ پہ دے خلقو کین غلط غیرت ایمان وی نو بیا
 بہ دا خبرہ کہ دوی خوبنہ نہ کرہ بیا بہ د صوبے نور خلق ہم نہ خوبنہ وی۔
 نو اوس یوسف ایوب خان تہ مونرہ دا وایو، دے دلته ناست دے چہ زمونرہ
 دا مسئلہ د یو پارتنی نہ دہ، دا د تولو سیاسی پارتنو مسئلہ دہ۔ ہلتہ تاسو نن
 اخبار اوگورنی چہ غومرہ پارتنی دی پہ بنوں کین، ہفہ تولو Even دا چہ
 ددوی د مسلم لیک پریزیڈنٹ دے، ہفہ ہم پہ جلوس کین ہلتہ موجود وو۔
 نو اوس دا خبرہ جی اول خو زمونرہ احتجاج پہ دے دے، د دے صوبے نہ
 چہ مونرہ ہمیشہ دا گلہ کوو چہ تاسو مونرہ پہ اقلیت کین گنری۔ پہ ہرہ
 خبرہ کین مونرہ تہ پہ دے نظر گورنی چہ یرہ د دے خانے خلق غننگہ دی؟
 اوس د توله صوبے چہ غہ دی، پہ دے تولا ملک کین ہفہ بیا ہم پہ مونرہ
 باندے راغلل۔ نو زمونرہ شدید احتجاج دے پہ دے باندے او خدانے د پارہ دا
 فیصلہ د دوی واپس واخلی جی۔ مونرہ یقیناً، ہفہ فرید خان خو اووے
 جذباتی خلق نہ یو حالانکہ کہ چرتہ مونرہ جذباتی خلق وے نو پروں پکار وہ
 چہ د دے واپدا یو کس ہم ژوندے نہ وے راگلے د بنوں نہ کہ چرتہ مونرہ د
 جذباتیو نہ کار اغستے وے۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till tomorrow morning. We
 will re-assemble at 9.30 am tomorrow morning. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس 2 جولائی 1998 بروز جمعرات ساڑھے نو بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا۔)

